

فہرست

تفسیر ابن کثیر پارہ نمبر ۷ تا ۱۲

31	1	سانہار پارہ	۱	مذنی پر مذنی کی تفسیر	31
32	2	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	2	آپ کے لئے قرآن کے لئے	32
33	3	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	3	مذنی پر مذنی کی تفسیر	33
34	4	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	4	آپ کے لئے قرآن کے لئے	34
35	5	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	5	مذنی پر مذنی کی تفسیر	35
36	6	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	6	آپ کے لئے قرآن کے لئے	36
37	7	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	7	مذنی پر مذنی کی تفسیر	37
38	8	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	8	آپ کے لئے قرآن کے لئے	38
39	9	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	9	مذنی پر مذنی کی تفسیر	39
40	10	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	10	آپ کے لئے قرآن کے لئے	40
41	11	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	11	مذنی پر مذنی کی تفسیر	41
42	12	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	12	آپ کے لئے قرآن کے لئے	42
43	13	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	13	مذنی پر مذنی کی تفسیر	43
44	14	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	14	آپ کے لئے قرآن کے لئے	44
45	15	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	15	مذنی پر مذنی کی تفسیر	45
46	16	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	16	آپ کے لئے قرآن کے لئے	46
47	17	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	17	مذنی پر مذنی کی تفسیر	47
48	18	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	18	آپ کے لئے قرآن کے لئے	48
49	19	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	19	مذنی پر مذنی کی تفسیر	49
50	20	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	20	آپ کے لئے قرآن کے لئے	50
51	21	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	21	مذنی پر مذنی کی تفسیر	51
52	22	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	22	آپ کے لئے قرآن کے لئے	52
53	23	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	23	مذنی پر مذنی کی تفسیر	53
54	24	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	24	آپ کے لئے قرآن کے لئے	54
55	25	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	25	مذنی پر مذنی کی تفسیر	55
56	26	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	26	آپ کے لئے قرآن کے لئے	56
57	27	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	27	مذنی پر مذنی کی تفسیر	57
58	28	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	28	آپ کے لئے قرآن کے لئے	58
59	29	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	29	مذنی پر مذنی کی تفسیر	59
60	30	ابن ابی جبہ قرآن کے لئے قرآن کے لئے	30	آپ کے لئے قرآن کے لئے	60

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
81	مشرکوں کے لئے کھری کھری قومیں تھیں	53	مولا نے خدا و رب تعالیٰ کی مرضی سے کیا ہے
82	جب سچا اور مخلص قوم نکلیں گے	53	پاک اور پاکیزہ قوم
84	انہی تعالیٰ کے براہ کھریاں گات	55	دو قومیں اور دو تہیں تھیں
85	شرک ایک لکھتوں کی تھیں	55	تھیں مانی اور تھیں مانید، تھیں کی تھیں تھیں
86	آیت کا تھان تھان	56	تھان تھان تھان
87	قرآن اور سچ تھان تھان	57	تھان تھان تھان تھان
88	سچ سے تھان تھان	58	تھان تھان تھان تھان
	تھان تھان اور تھان تھان تھان تھان تھان	60	تھان تھان
90	تھان	62	تھان تھان تھان تھان
91	تھان تھان کی تھان تھان تھان تھان	63	تھان تھان تھان تھان
93	تھان تھان کی تھان تھان		تھان تھان تھان تھان تھان تھان تھان
94	تھان تھان تھان تھان تھان	64	تھان تھان تھان تھان
94	تھان تھان تھان تھان	65	تھان تھان تھان تھان
96	تھان تھان تھان تھان	68	تھان تھان تھان تھان
97	تھان تھان تھان تھان	68	تھان تھان تھان تھان
97	تھان تھان تھان تھان	69	تھان تھان تھان تھان
99	تھان تھان تھان تھان	70	تھان تھان تھان تھان
100	تھان تھان تھان تھان	71	تھان تھان تھان تھان
	تھان تھان تھان تھان	77	تھان تھان تھان تھان
101	تھان تھان تھان تھان	77	تھان تھان تھان تھان
	تھان تھان تھان تھان	78	تھان تھان تھان تھان
101	تھان تھان تھان تھان	79	تھان تھان تھان تھان

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
122	احمد علی ہاشمی پر فاشی ہے	103	اصغر خان قاسمی نہیں ہے		
126	اشترکین کی حال و اس میں خود ساختہ تحسیم	104	ایچی بیس مارا گویا کی غارت سے		
125	مٹی پڑا دھلا بوجہ ام کرنا لگا کام ہے	105	اگر لے کر مہربان ہے میرے آغا دھوپ سے		
127	از مہربانی کر دینا دوست حق پر مہربان ہے	106	اگر مٹی پڑا دھلا بوجہ ام کرنا لگا کام ہے		
128	احمدی جھٹ کی امید اور مطالبہ اس کے قدامت ہے		ہائے افسانہ میں ہائے افسانہ کا زمین پر آئیے جہانیت کا نور و		
129	اشترکین کا نیکو بیرونی ادبی	105	میرزا پور نہیں		
129	بہر خوری اور دلاشانی بستیوں	106	جہان رشتی بعد از موت رشتی ہے		
130	پندرہ مہینہ جہانیت		کئی نام نہاد بے ادب نے ماہ کے چہرے دیئے تھے		
133	ماریٹ کا ایک نئی رسالہ ہے ماریٹ اور ماریٹ جہانیت	110	انہیں پیر		
134	راست گئی اگلی کو نازل کر دیا قرآن الہی	112	تین صدیوں کا ماریٹ		
125	لکھنے کے کتاب میں لکھنے اور جھٹ کا کلمہ کر دیا ہے	114	دو مہینہ اور مہینہ اور مہینہ کا کلمہ ہے		
126	قیامت اور ان کی کتابیں		ماریٹ کا ایک رسالہ ہے ماریٹ اور ماریٹ		
137	ایک اور نئی جہانیت	114	جہان پور		
137	ایک اور نئی جہانیت	115	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
137	ایک اور نئی جہانیت	115	بھوں میں لکھنے اور ماریٹوں		
138	لکھنے اور ماریٹوں کے ایک اور نئی جہانیت	117	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
129	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں	118	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
140	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں	119	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
141	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں	120	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
143	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں	120	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
144	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں	121	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		
145	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں	122	نہا ماریٹوں اور ماریٹوں اور ماریٹوں		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
165	جنتیوں کو امن بخشے ہوئے	146	نکاح کی شہادت کی تہ
166	امین پانچ ارکان کا نام	147	قیامت کے دن ترازو کا
168	قیامت کے دن اٹھائے گئے لوگوں	147	حق کے حقوق پر امانت
169	جنتیوں کے بارے میں	148	حق کی امانت سے تم
170	موت کے بعد جنت میں	149	حق کی امانت سے تم
171	حق کی امانت کی پوائنت	150	حق کی امانت سے تم
172	حق کی امانت کی پوائنت	150	حق کی امانت سے تم
174	حق کی امانت کی پوائنت	151	حق کی امانت سے تم
175	حق کی امانت کی پوائنت	152	حق کی امانت سے تم
176	حق کی امانت کی پوائنت	153	حق کی امانت سے تم
177	حق کی امانت کی پوائنت	154	حق کی امانت سے تم
178	حق کی امانت کی پوائنت	154	حق کی امانت سے تم
182	حق کی امانت کی پوائنت	155	حق کی امانت سے تم
185	حق کی امانت کی پوائنت	156	حق کی امانت سے تم
185	حق کی امانت کی پوائنت	158	حق کی امانت سے تم
186	حق کی امانت کی پوائنت	159	حق کی امانت سے تم
186	حق کی امانت کی پوائنت	159	حق کی امانت سے تم
187	حق کی امانت کی پوائنت	160	حق کی امانت سے تم
188	حق کی امانت کی پوائنت	160	حق کی امانت سے تم
188	حق کی امانت کی پوائنت	161	حق کی امانت سے تم
188	حق کی امانت کی پوائنت	162	حق کی امانت سے تم
189	حق کی امانت کی پوائنت	164	حق کی امانت سے تم

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
206	لوگوں کی قید سے نجات دینے والی حالت ہے	190	قوربانیت و قربانی کا مفہوم اور نتیجہ و ناکست
206	حق کی ذمہ داری اور ان کی ذمہ داری	190	ایک سے پہلے کا لفظ اور اس کا
207	حق کی ان سے نجات	191	محبت اور عشق میں حق ایک ہے
209	حق کے چند انسانی وصف		ہر انسان حق کی پوجت کے ساتھ کھول دیتے
210	حق کا نتیجہ	192	جو ہے حق
211	سرکاری قانون اور ان کی حقیقت و درست	192	ان سے سب نجات اور ان پر عمل
212	حق کی صورت اور ان کی پوج	193	حق کی صورت اور ان کے پوجنے کے نتائج
213	کوہ پر حق سے قربانیت	194	حق کی پوج اور ان کی قربان
213	حق کی صورت اور ان کی پوج	195	حق کی صورت اور ان کی پوج
215	قوربانیت اور ان کی صورت	195	حق کی صورت اور ان کی پوج
216	قوربانیت اور ان کی پوج	196	حق کی صورت اور ان کی پوج
217	قوربانیت اور ان کی پوج	196	حق کی صورت اور ان کی پوج
222	حق کی صورت اور ان کی پوج	197	قوربانیت اور ان کی پوج
223	قوربانیت اور ان کی پوج	197	قوربانیت اور ان کی پوج
334	قوربانیت اور ان کی پوج	198	قوربانیت اور ان کی پوج
225	قوربانیت اور ان کی پوج	198	قوربانیت اور ان کی پوج
227	قوربانیت اور ان کی پوج	200	قوربانیت اور ان کی پوج
228	قوربانیت اور ان کی پوج	201	قوربانیت اور ان کی پوج
229	قوربانیت اور ان کی پوج	202	قوربانیت اور ان کی پوج
230	قوربانیت اور ان کی پوج	204	قوربانیت اور ان کی پوج
234	قوربانیت اور ان کی پوج	205	قوربانیت اور ان کی پوج

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
262	ایک روز جان مغلہ کو تہجد	237	میرے ائمہ خیرین سے جو کچھ میں
	میرے ان درمیں کی کھٹکتی دعا میں اور اللہ کی طرف		میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
265	سے اللہ کی طرف سے	238	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
266	و شیعہ تھا، یہ دعا پڑھنا ہر روز	239	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
270	ایک سے میرا دعا پڑھنا ہر روز	240	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	240	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
272	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	240	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
274	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	241	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
274	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	241	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	242	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
275	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	244	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
275	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے		میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	245	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
278	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	248	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
278	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	250	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
280	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	252	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	253	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
286	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے		میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	253	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
282	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	255	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
284	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	256	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے
286	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے	260	میں ان کو دعا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو اللہ کی طرف سے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
314	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	287	نورانی اور فاضل کے درمیان
315	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	289	نورانی اور فاضل کے درمیان
316	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض		مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
317	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض		مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
320	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	291	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
322	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	295	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
323	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	297	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
325	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض		مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
328	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	298	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
323	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	299	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
324	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	302	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
325	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض		مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
326	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	302	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
326	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	303	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
328	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	303	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
329	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	304	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
330	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	304	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
334	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	306	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
336	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	308	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
337	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	309	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
339	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	311	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض
340	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض	313	مسلمانوں کے حقوق اور فرائض

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
364	غلاموں کے ناشی۔ عہدِ مہرث و مہرث کہ	343	چار سکنوں کی مرمت اقتدار سے ہے
364	رشتہ دارین کے انجام سے جہتِ بظاہر		شرائین سے دوست والے مضمون میں بھی دو پہل
365	مسلمین ایک دوسرے کے دست و پاڑا ہیں	346	آواز
366	جنت کے حسین نظارے نورانی دہشت	348	بہشت و جہنم کے والوں کو تحیہ
367	سابقین سے جہاد جاری رکھئے کاظم	349	نئی سیکھنے اور سیکھتی غار کے ماحول
371	ذہا منظور ہوئی قرآن پادشہ و بھول گیا	350	عکس مد کی دوا میں بچے کو بھاری
372	سابقین کے لئے انتظار اور بہارِ انتظار و راز ہے	351	میراثوں کے حصے میں نہ تو
373	مناظروں کی بد گوئی اور مسلمانوں کی حوصلہ شکنی	352	بچے مسلمان جیسے برائے نہیں بناتے
	سورج کی گرمی سے بچنے والے مہم کی ایک کیوں نہیں	353	مناظروں کی ریاضہ و انہول اور شرارتوں کا ذکر
374	یاد کرتے	354	مناظروں کے لئے سونہ کی تلاش ہمہ جہت ہے
375	مال کے بھوکوں کو جہاد میں نہ بھلئے	354	مناظرت و دوستی و دوست ہے
376	سابق کا جہاد و جہاد کے کیمنافیت	355	مسلمانوں کی خوشی و سابقین پر بھاری
376	مرد و زول سابقین جہاد نہیں کر سکتے	355	جہاد کے دینی انجام ہیں
378	سچے مسلمان ہی اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ہیں	356	مال و عا کو لپٹائی ہوئی نظروں سے نہ رکھو
379	مجددِ مہم دگر نے دلوں کو سمجھ	356	سابقین کی غیر مستقل عزائی اور مصروفی نہیں
379	سچے کھلم اور عدم جہاد کے شرعی غدار	357	مال و دوست کے غریب سابق
380	دوسواں پارہ اختتام ہوا	358	ذکر کے مصادیق کی تفصیل و رد و ضابط
	گلگیا و ہمارا پارہ	360	سابقین کی جہاد سرائی اور ان کا نسبت و مضاف
381	مجددِ مہم دگر نے دلوں کو سمجھ		مناظروں کی ہر وقت اپنے نفاق کے ظاہر ہونے کا ذکر
382	اعراب کی مزاح و طبیعت کی طرح کو مضاف حق	361	و جہا ہے
383	امروانی بچوں کو چھٹنے کے بارے میں حدیث	362	مناظروں کا استہزاء اللہ تعالیٰ اور قرآن سے
383	جہاد میں وائے دار و ان کے پیروکار	363	مناظروں کی چند اور مضافات

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
416	عشقِ عظیم اور عہدِ عالم	384	عاشقین نے پارے میں مسمات اور مہر سے عہد اپنے
417	آفرینِ نادر و نیکِ نادر	386	نے اور سستی پر پڑا پڑے
	یہ نادر ہی ہے کہ سدا تان و نوح و اندکِ قدرت نے	387	سعدی ہر کا قافیہ اور محدثِ مایہ کی علامت
418	نکاح ہیں	389	جنوں کے زائد شہیم و خیر چاہتا ہے
419	ایہ دنیا کی پانچاٹھ وادیوں	390	زینتِ ناز سے چھپے تے دلوں کو حاضر
419	بستِ ملائی و مگر ہے	391	عاشقین کی سب جہانِ عالم نے کٹر صدمہ
	اپنے اور اپنے اہل و عیال سے کبھی کبھی نہیں کرتی	394	محبہِ تقویٰ کی آستین اور مسکندہ ہر کا انجام
420	چاہتا ہے	396	موتوں کے مصائبِ ابدیہ
421	انسان کی اس دنیا کی روشنی	398	عاشقین کے تے وہاں مہر کی مہر کی مہر
421	وہاں ہی رہتی ہے شہوت	401	اندر عام بہت سے صدمہ ہے اب بھی لگتا
	شہوت سے لڑتی ہے وہاں ہی رہتی ہے شہوت	402	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
422	کبھی	403	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
423	آج کل کی یہ بھی مددِ شہوت کی ایک شہوت ہے		موتوں کا کٹر دہر ہے موتوں کی سب سے چھپے رہنے
425	عاشقین کی شہوت کی شہوت ہے	407	موتوں کی شہوت
	عاشق کے طلاق کی شہوت کی شہوت ہے	408	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
426	بہت سے	408	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
427	عاشقین کی شہوت کی شہوت ہے	410	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
428	وہاں ہی رہتی ہے شہوت	412	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
429	نکلیوں کا شہوت کی شہوت ہے		عاشقین کی شہوت کی شہوت ہے
430	بہت سے	412	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
	بہت سے ایک شہوت کی شہوت ہے	413	بہت سے ایک شہوت کی شہوت
431	بہت سے ایک شہوت کی شہوت ہے	415	بہت سے ایک شہوت کی شہوت

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
457	کئی امر پارہائی کی طرف سے دیا	432	نہیں اس کے حق میں ثابت ہوئے تھے
458	ت کے وقت قیومن و جان لانا	433	ناشی کا خدا کی بات سے
459	امریکیوں کی اطلاع سے تیار	434	آپ کے ایک اور آپ اور آپ کے آپ سے
456	دانش و زبان میں سے دیکھ لیا جان لانا		لیا ہے اس میں ہی وہ دیکھ لیا وہ صرف اپنے
	خطاب و کلمہ لایا جان لانا قیومن و جان لانا	435	نے دیکھا تھا
450	اللہ کے معنی دیکھا	437	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
457	حاجت و حاجت اللہ کے لیے دیکھا	437	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
458	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	436	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
459	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	439	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
460	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	440	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
460	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	441	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
461	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	442	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
462	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	443	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	444	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	445	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
463	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	446	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
460	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	447	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
464	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	448	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
464	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	449	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
465	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	450	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
466	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	450	آپ کے دیکھ لیا جان لانا
467	آپ کے دیکھ لیا جان لانا	451	آپ کے دیکھ لیا جان لانا

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
490	قوم کو فرائض کا خطاب	467	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
490	حضرت شہید علیہ السلام اور موت قریح	468	قرآن مجید اور قرآن مجید کی روشنی میں
	حضرت شہید علیہ السلام کی قوم پر جو آپ کی کرامت	469	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
491	پہنچنے والے کا خطبہ پڑھنا	470	میں ان کے لیے دعاؤں اور تہنیتیوں پر
498	قوم کو فرائض کا خطاب		ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
500	دعاؤں اور تہنیتیوں پر	471	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
502	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	473	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
506	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	474	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
506	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	475	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
506	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	477	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	478	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
507	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	479	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	479	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
508	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	480	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
508	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	481	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
509	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	482	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	483	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
510	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	484	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
512	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	484	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
512	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	485	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
513	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	487	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر
514	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر	488	ان کی دعاؤں اور تہنیتیوں پر

تاریخ پیدائش	مضمون	پرکے نمبر	مضمون
		516	مستند یا خط
		520	مستند یا خط اور عورت آمید
		521	خبر دیں کے جواب کی تعمیل
		521	خبر دیں کے جواب کی تعمیل
		522	مستند یا خط کی تعمیل
		524	مستند یا خط کی تعمیل
		524	مستند یا خط کی تعمیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کہہ گئی ہے بچہ تم فلاں پیا سکو

اس عبارت کو پہلے کے ساتھ ملا لیں تاکہ اسلام کاظم رہے و رشادہ الہی ثانی ہے تعظیماً کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے کہ
خود ہمیں بھی بتا کر کہ تم میں بغض و حسد ہو اگر چہ یہ ہر اللہ تعالیٰ کے ذریعہ نازل ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اب بھی ان
باقوں سے باز آؤ گے کہ نہیں "یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل دستِ خیر و نواہی ہے۔

حرمیت شراب اعلیٰ کی روشنی میں : اب یہ پتا سے مروی ہے کہ شراب کی حرمت محمد اللہ آتی ہے جب کہ نبی اکرم
ﷺ سے پہلے کسی ایسے ایسے انسان کو شراب پیتے تھے جو نے قابلِ کثرت حضرت ﷺ سے الگ رہا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ "یہ
حقِ ذیل ہوئی کہ "قہر شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دو کہ اس میں عام اوقات میں بہت کم افراد میں سے کچھ
میں انھیں بہت زیادہ ہے۔" تو کو کون سے لوگوں کو؟ وہ نہ مہمور، نہ ذوالفہم، نہ تیار کیا ہے، حرام نہیں کیا گیا ہے۔ چنانچہ شراب پیتے رہے۔ لیکن
ایک دن ایسا بھی ہوا کہ ایک مہمور صحابی نے نمازِ صبح میں قرآن پڑھتے وقت بے کلام میں قرآن کو تلاوت سلا اور سلا کا کر دیا۔
چنانچہ یہ قہرِ حق کی "اے مومنو! اس کی حالت میں نماز پڑھا کر وہ جب تک کہ تمہیں خوش رہے کہ کیا پیتے ہو، نہ کیا نہیں کیا۔
آیت پہلے سے زیادہ سخت ہوئی۔ چنانچہ لوگوں نے نماز کے وقت شراب چھوڑ دیا لیکن پھر بھی یہ پیتے رہے کیونکہ وہ اللہ کی عظمت
نہیں سمجھ سکتے لیکن ایک دن شراب میں مست ہو کر کوئی نماز پڑھ رہا تھا۔ چنانچہ مسافت کی صاف آیت نازل ہو گئی کہ "اے لوگو! شراب اور
نہ اور پانے اور نہ یہ سب شہیدانہ ہے۔" لیکن میں تم کو ارشاد کیا تھا فلاں فلاں سکو "تو لوگوں نے کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے
مگر پھر تو ان سے حضرت ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو یہ مسافت کے جانے سے پہلے ہی شہید اللہ قتل ہو گئے تھے، لیکن
موت ہو گئے تھے لیکن شراب پیتے تھے اور جڑا لیتے تھے۔ ان کا کیا کام تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطانی لکھ کر دیا اور مسافت نزدیک رہا تو
یہ نہایت نازل ہوئی کہ "جو لوگ ابھل رہے تھے، جب کھل گئے تھے تو مسافت سے پہلے جو کچھ انھوں نے کرا کر کھا یا پیا وہ انہیں بھی
دہا گیا۔" اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کی زندگی میں ان پر یہ قسم ہو جائے کہ وہ ابھی وہی ایسے ہی پھونکتے ہیں جیسا کہ قرآن
میں آیا۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قومِ نجرانی آیت نازل سے پہلے حضرت عزراؑ نے یہ دعائی بھی لے لی تھی کہ اللہ رب اعز ازہم
شراب کے بارے میں وہ سچا پاس اپنی اپنی جگہ۔ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اس میں انھیں نہ اور کا ذکر ہے۔ لیکن حضرت عزراؑ نے یہ
آیت سن لی مگر انہوں نے پھر یہ اعادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ایمان لائی وہ ان کا نازل فرما تو وہ سنا۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے
کی حالت میں ہرگز نازل نہ ہو۔ تو یہ اگر کم ﷺ کے موانع سے جو حق یعنی الفصولہ کے لیے جو پکار کر دیا کہ ان کے نیکان کی حالت میں
نہ پڑھنے کی مسافت آگئی ہے۔ لہذا پھر یہ بتی جاتی تھی۔ پھر بھی آپ نے کہنے لگے کہ "اللہ تعالیٰ ایمان لائی وہ ان کا نازل فرما۔" تو وہ
بارہمیں یہ آیت نازل ہوئی کہ "شراب بائیں ہاتھ سے اٹھو اور دیکھو کہ جو مسافت سے پہلے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لائی وہ ان کے
جاری اس قسم سے جیت ہے کہ عربین انھیں نے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے غلبہ دینے کو نہ فرمایا کہ وہ تو انھیں دہا کر دیا۔
ان اپنی چیز میں سے جس سے بھی غالی ہائے اور شراب ہے۔" مگر انھیں "شراب" انھیں "دھوا" اور شراب کا خدا ہے جو ایسی شے ہے جو
حق کو صاف دہا کر دے کہ تم کہتے ہیں کہ تم جہنم کے وقت انھیں شراب پلاؤ نہیں گئی۔

ایک اور کی حدیث ہے کہ شراب سے حضرت عیسیٰؑ آتی تو آج چاہا کہ وہ شراب پیا تو انہوں نے کہا
یہ رسولِ اللہ ﷺ ایسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں شراب ہے تو تم کو منع کیا ہے۔ پھر آپ نے حضرت ﷺ کا شوشا ہے۔ یہ دہا
اور یہ آیت نازل ہوئی کہ شراب ترسہ ہوئی "تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایمان لائے وقت نہیں ہیں۔ تو آپ

مٹھتے پھر خاموش ہو گئے۔ لیکن وہ یہ بہت نالوں والی کہ یہ شیلان کا محل ہے اس سے ایک ہزار گناست مٹھتے کے سواں فرمایا کہ شراب حرام ہو گئی۔

ایک دوسری حدیث ہے جو کہ اہل ایمان سے مروی ہے کہ قبیلہ ثقیف قبیلہ اوس کا ایک شخص حضرت مٹھتے کا دوست تھا۔ وہ ایک کے دو آپ مٹھتے سے ملا وہ شراب کا ایک ملا حضرت مٹھتے کو قبضہ میں لیا۔ آپ مٹھتے سے فرمایا کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے تو وہ اتنی دینے کا نام کی طرف جواب دیا اور کہا اسے بارہا میں نے پیا ہے۔ تو حضرت مٹھتے نے فرمایا جس نے شراب حرام کی ہے اس نے اس کی غیور فروخت بھی حرام کیا ہے۔ وہ اس نے اپنے کا نام نہ سمجھا کہ شرع سے بڑے بار بار یہ ملا لڑھا۔

ایک دوسری حدیث جیمہ مروی سے مروی ہے کہ ایک ایام نبی اکرم ﷺ کو شراب کا ایک ملا حضرت مٹھتے پہنچے تھے۔ جب شراب حرام ہو چکی اور وہ حسب معمول ملا کے کر آئے تو حضرت مٹھتے نے مسکراتے ہوئے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے تو اس نے کہہ دیا رسول اللہ ﷺ اچھ سے بچ جاؤ گاؤں۔ تو حضرت مٹھتے نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ وہاں پر سنت کرے جس کے گناہ کو نہ کرے کی چار طرہوں میں کر دی گئی تھی اور اس کو چھن کر وہ طرہیں باہر نکال دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی کی قیمت سب حرام کر دی ہے۔ بالکل ایسی ایک حدیث ہے کہ ایک شخص اس قسم سے مروی ہے جس میں مٹھتے کی شراب حرام کر دی کی قیمت حدیث ہے کہ میں گمان کا یہ حضرت مٹھتے کے زمانے میں شراب کی تجارت کر چکا تھا۔ چنانچہ وہ نے اپنے غلام سے شراب لے سکے تو وہ وہ حضرت مٹھتے کے پاس بھی ایک ملا کر آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے بیٹے میں شراب لے کر دیوں۔ تو آپ مٹھتے نے فرمایا اسے کہاں دے تو میرے پیچھے حرام ہو گئی ہے۔ تو اس نے پوچھا کہ حضرت مٹھتے یا میں اسے فروخت کر دوں گا اس پر آپ مٹھتے نے فرمایا تو کی قیمت بھی حرام ہے۔ تو ایمان کے منکوں کوئے جا کر پاؤں سے غلام کر حرام نہ کرے کی شراب بھری۔

اسی سے مروی ہے کہ میں وہ حدیث کو کوئی حدیث سے مروی ہے۔ ساتھیوں کو شراب پیا اور چاہی کہ یہ شراب تھا کہ شراب نہیں بخور کر دے کہ اسے میں کہی ہے کہ انہیں نہیں خبر تھی کہ شراب حرام نہ گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا اچھی بہا نکال کر دیں گے اور تحقیق کریں گے تو دوسرے صحابہ نے کہا نہیں۔ انہیں اور کچھ ترے لئے میں بتا رہی ہے وہ سب نہ حلال اللہ تعالیٰ کی قسم اب میرے نہیں ہیں گے۔ یہ کچھ اور جو کہ شراب تھی۔ اس وقت اس دوران کے ساتھی ابو طلحہ کے گھر میں تھے۔ ملائی نہ ان کے گھر آگیا کہ نکل کر انہوں اور ملنا تو معلوم ہوا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ وہ یہ کہ میں میں شراب پر رہی تھی۔ میں نے ان کو ان کوں کا کیا ہو گا کہ شراب پیئے تھے اور چہاں میں تھی ہو گئے۔ تو یہ آیت اتری کہ جو سو کی تک نکل کر تھے اور کئے ہیں ان کوئی گناہ نہیں۔

اسی کہتے ہیں کہ میں شراب پیا تھا۔ لوگوں کے سامنے سے اٹھ کر رہے تھے کہ ملائی نے شراب کی قیمت سے ہی تو بے قائلے پائے والے نے وہی شراب بہ دی اور مٹھتے کو دینے۔ میں نے اس کو پیا اور میں نے فصل کیا بعض نے اس سے میرے پاس سے لے کر کھانا کھا لیا۔ پھر مسجد آئے تو نبی اکرم ﷺ نے حرام شراب کی آیت سنائی۔ ایک قوی نے فرما دے کہ کیا کیا تم نے یہ اٹھا سے صاحب اور کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے صاحب انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے مٹھتے بھوت ہوئے ہیں تو تم بھوت بنے ہیں بلکہ تم تو جانتے بھی نہیں کہ بھوت کون ہے؟

پھر اللہ ہی فرما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ماہ شراب اور جو ماہ میں شراب کی شراب اور طبعاً اور چور گناہے جانے کے آلات سب حرام کر دیے ہیں اور صرف کچھ مسلوہ اور ادب فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف سے جو مجلس ہوئی وہ بے جا کر پیش کرے اس کا حکم انہوں نے کیا ہے۔ آپ مٹھتے نے کچھ بدرفت سے کھینچی ہوئی شراب بھی حرام فرمائی اور یہ کچھ اور کچھ

دوست کی ہم۔ یہاں خوب شراب پی۔ یہ شراب کے تمام ہو کر یہ پہلا کار کر ہے۔ جب ہم خوب نوش ہو گئے تو انہیں میں کر
کر سنے گئے۔ انہار کھتے تھے کہ ہم انہیں میں اور فریض کھتے تھے کہ ہم انہیں میں۔ چنانچہ ایک انہار نے اس کی ایک بی بی سے کر
اس کی تاک پر اسے ملای جس سے اس کی ایک بی بی فوت گئی۔ اسی دن وہ شراب کی حرمت اٹل ہوئی جس کو مسلمان نے ہن لیا ہے۔
اسی حال سے مردوں نے کہ شراب کی حرمت کی یہ وجہ ہوئی کہ انہار کے اور قبیلوں نے خوب شراب پی۔ جب سب ہو گئے
تو ایک اور مرد سے دوست وہاں کر سنے گئے اور اب انہار تھے تو کسی کے چہرے پر غم آیا ہوا تو کسی کے سر پر جوت آئی ہوئی تھی
کی کی دھڑکی ہوئی تھی۔ کوئی کچا تھا کہ میرے کان مانتھی نے گئے بہ علم پہنچا ہے چنانچہ ایک اور مرد کے دشمن ہو گئے انہار
پسے انہیں میں جوت میت تھی کینے نہیں تو۔ کینے تھے کہ کر یہ ہے انہار اور تو کسی کے زخمی نہ کر۔ چنانچہ غمی جوت اب انہار
سے شراب کی حرمت اٹل فرمادی۔ لوگ سنے گئے کہ مرے ہوا کر لیا اور کا توئی فری کر جو سمن تک عمل کر کے مر گئے ہیں ان
کوئی کر انہیں۔

اب وہ اپنے آپ سے دوست کرتے ہیں کہ ہم ایک سیکر پیسے شراب پی رہے تھے۔ ہم تین چار افراد تھے شراب کا بار کھا
فہار۔ میں ہوا تھا کہ میں انہار کوئی نرم گئے۔ اس کی آبی دانت تو ہم فری آیت اتنی۔ میں خود اپنے صاحبوں کے پاس آیا اور انہیں
اسی ملای۔ بعض نے شراب پی لی تھی۔ بعض نے کوئی تھی اور کوئی ہاتھ میں دھری تھی۔ کسی کے سر سے شراب ٹپک رہی تھی۔ یہ
سننے کو سنے ہوئی اپنی شراب زمین پر بہادی۔ اور آخری آیت ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا شُرَكَاءَ لَهُمْ﴾ کہ جو انہیں بنا رہا ہے۔
اب ہم رک گئے۔ کچھ عہد میں جاری تھے اور اب آپ کے جگہ لکھ کی میں لوگوں سے شراب پی تھی اور انہیں میں اس روز ملا شہید
ہوئے یہ تو ہم فر سے پہلے کی بات ہے تو آخر یہ وہی اپنے گئے کہ جو لوگ کر ہو گئے اور ان کے چہروں میں شراب تھی تو وہ آیت اٹل
ہوئی کہ جب عمل کر کے اسے دوستیں ہر کوئی آتی نہیں جب نہ تو ہم فر سے پہلے شراب پی ہو۔

بارہن مہدائے سے مردی ہے کہ ایک شخص خیر سے مدینہ کی طرف شراب باقاعدہ کر بیٹا کر بیٹا اور جب مدینہ
پہنچا تو ایک سلطان نے اس سے ماکو شراب تو خواہ ہو جاتی ہے تو اس نے لے جا کر ایک بیٹ پر رکھائی۔ اور اسے کچھ دے اس صاحب رو۔
پھر کی نرم گئے کے پاس آیا اور چھاپی شراب خواہ ہو جاتی ہے "اب" گئے نے لیا ہاں۔ سنے کا ہاں میں مل لے جا کر اس کی آہ اس
آپ گئے نے فرمایا کہ شراب میں اسی کے ہاتھ کی بھی ملازمت نہیں تو اس نے کہا کہ کیا میں اس شخص کو اسے اس جو اس کا جو
ہوا اور انہار سے؟ آپ گئے نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں۔ اس نے کہا کہ اس عبادت میں تجھوں کا بھی وہ لکھو حاکم ہو۔ نہ پر ہوش
ہیں۔ تو حضرت گئے نے فرمایا کہ میں انہار کے نام میرے پاس آتا تھا میں اس میں سے تہہ۔ تجھوں کا جو نہ نہ۔ اور کہ فر
ازیت شراب کی حد میں ملای ہو جاتی۔ آپ گئے نے کہا کہ رسول اللہ گئے شراب کے برائے تو میں ختم افغانی نے اجازت
دیتے۔ آپ گئے نے کہا کہ برائوں کے ساتھ نہ نہ اور شراب بہا اور چھاپی شراب تھی برائی تھی کہ پست زمینوں میں شراب بھری
ہوئی تھی۔ اور ملنے نے حضرت رسول اللہ گئے سے سوال کیا کہ مجھ سے نہ پر ہوش تھی خیر میں کہ ہوش میں ہیں کہ تو آپ کی ہے
حضرت گئے نے فرمایا ہوا اور اب ہوا اور ملنے نے کہا کہ میں کا کہ میں "آپ گئے نے فرمایا نہیں۔ سمن اللہ اور تو تھی
سب نے ہی کی تائید کی ہے۔ مہدائے فر سے۔ روایت ہے کہ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَدَائِنُ افْعَلُوا أَشْعَابَ الْحَبَرِ وَالْبُسْبُرِ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ
تَقْبَلُونَهُ﴾ کہ یہی تہہ قرینہ میں ہی ہے اللہ تعالیٰ نے ہی کو اس نے کاذب کیا ہے کہ میں کو ہوا اور اسے اور کاتے تھانے کے کرت
ہوا۔ سمن اللہ کی "اف" خیر وہ اس سب کو میں خواہ اللہ تعالیٰ اپنی عزت کی قسم کھاتا کہ ہے کہ جہاد حرمت میں نہ ہے تو ہے کا
میں اس تہہ قیامت کے روز نہ نہ۔ کوگا اور جو اس کو چھوڑے گا میں اس کو جنت کے آئینہ ہوش سے شراب پیانے گا۔

يَعْلَمُ اللَّهُ مَنْ يَخَافُ بِالْغَيْبِ فَمَنْ أَمْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥٠ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيِّدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَدِّيًا فَعَزَّاهُ
مِثْلَ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَذِهِ الْكَفَّيَةُ أَوْ كِفَارَةٌ
طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا لَخَفٌ
مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ

[illegible]

لے۔ لیکن حق تو یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سچا دینے کا جو حکم لیا ہے وہ اس لئے زیادہ قابلِ اعتبار ہے۔ انہوں نے حکم لگایا ہے کہ شرفِ سرخ و سفید کا کیا توہین کھڑے میں رہو۔ جنگی گانے کے علاوہ سرگرمی کے لئے اور بن کے بھر میں بکری۔ صحابہ کے یہ فیصلے کتاب الاحکام میں سب کے سب مذکور ہیں۔ لیکن جہاں کوئی سید شریف ہو۔ یعنی ایسا ہو کہ کسی یا کچھ ہانور کے مقابلہ میں وہاں اس کے سامنے حکم لگاتے ہیں کہ اس کی قیمت کے روانہ کر دی جائے۔ مثلاً اس کے رملی پیر۔

قرآنِ شریف میں فرمایا: **فَوَاصِلْ بَيْنَ فَتْنَةٍ** یعنی اس کو فاصلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے دو عادل سلطان ماحرہ رکھے جائیں جو یہ فیصلہ کریں کہ سچی شکوہ میں سچا جانور دیا جائے یا غیر سچی میں قیمت دیا جائے۔ اگر علماء کا فیصلہ ہے تو صرف اس بارے میں ہے کہ ان ۱۱ حکموں میں ایک حکم خود بخود ہی بھی چل جاسکتا ہے یا نہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نہیں چلا جاسکتا۔ اس لئے کہ اس صورت میں اپنا حکم اپنے ہی پر نافذ کرنا لازم آئے گا۔ جس سے ہم ہونے کا اندازہ ہے۔ لہذا ان کا کہنا یہ قول ہے۔ دوسرا قول ہے کہ چلا جاسکتا ہے اس لئے کہ آیت بالکل عام ہے اس میں کوئی اس قسم کی قید نہیں۔ یہ عام شرائطی اور احکامی کا قول ہے۔ پہلے قول کی دلیل یہ ہے کہ آپ ہی تعزیر کے اندر ماحرہ خود محرم نہیں بنایا جاسکتا۔ لہذا اپنی حاکم کی حد سے کہ ایک اعرابی حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے حالت احرام میں ایک حکار کو مارا ہے۔ آپ نے جواب دیا ہے۔ آپ نے یہی ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس سے جو پاس ہی اپنے ہونے سے جو چاہے تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟ اعرابی نے کہا میں تو شہداء کے پاس آکر تم ظہیر و رسول اللہ ﷺ کو چن کر خود دوسرے سے پوچھتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم کیوں اور عرض کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے خود کہا ہے کہ دو عادل سلطان مل کر کوئی حکم لگائیں۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھی سے مشورہ کیا کہ مجھ کو ان کی حالت پر مشفق ہو جائیں گے تو کہنا کہ فیصلہ نہ ہو گا۔ یہاں اس وقت کا حال تھا چند صدیق نے جب دیکھ کر اعرابی جاہل ہے اور عادلین کے مسئلہ سے واقف نہیں تو فرمایا اور فرمایا ہے اسے مسجد یا کوہِ جنات کی آواز دے۔ لیکن عرض کیا کہ صاحب علم جو جہاد کی آواز دے اور یہ بیان کرتے ہیں کہ اس جاہل سے روایت ہے کہ ہم ایک دھندلے کے املا سے لکھ کر لے آئے اور ہم جب سچائی فرماؤ گے۔ اپنے قادیانی سواروں کے پیچھے پیچھے پھرتے اور ہاتھی کرتے چھ ایک دن سچا کیا اٹھل ہوا کہ ایک ہرن اور کھل دیا۔ ہرن سے ایک ساتھی نے اس کے ایک پتھر مارا وہ پتھر نہ پھٹا۔ ہرن مر گیا۔ یہ شخص ہرن کو مردہ چھوڑ کر سو سو کر چل دیا۔ ہم نے اس شخص پر سخت اعتراض کیا اور جب کے پہنچے تو میں مریں انقلاب کے پاس آیا اور ان سے سلام اللہ بیان کیا۔ مگر کے ساتھ ہی ایک اور صاحب بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ نے چاند کی طرح سلیقہ سے جواب دیا کہ میں نے اس کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دیا تھا مگر میں اس آواز سے بے چارہ ہوا تو نے ہر اس کو مارا یا فساد ہوا جس نے کہ پتھر تو میں نے اور فساد تھا لیکن اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ حضرت فرماتے کہ مارا اور پھور خطا دونوں کے اور یہاں تھے یہ عمل مردہ ہوا تھا چنانچہ ایک بکری نے اس کو فضا کر اس کا گوشت مردہ کر دے اور اس کی کھال کو لے گئے کہ میں لا۔ اب ہم وہاں سے اٹھ کر لے آئے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا اللہ تعالیٰ کے حدود شریعت کی عزت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ جو کہہ کر نے بوجھ تھا۔ امیر المومنین خود اس سے واقف تھے۔ حتیٰ کہ اپنے ساتھی سے بوجھ۔ اب تو سحائی کے حور و اہلی باقہ کو ان کا گھر سے۔ لیکن ہے کہ اس جے جے کی ممانعت ہو جائے۔ قصہ کہتے ہیں کہ مجھے سورہ فاتحہ کی حد میں دلی آیت یاد تھی۔ لیکن اتنی تھی۔ میرے اس مشورہ کی خبر مڑ کر پہنچے اور وہ لے آچکے۔ میرے ساتھی پر ایک کوڑا برسیلا رکھتے تھے کہ کیا تو حرم میں قتل کرے؟ اور حکم میں یہ خوف کہ حکم جاتا ہے۔ ہر میری طرف حجب ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین اگر آپ نے مجھے مارا تو میں مارا اور کوئی سبب نہیں کہوں گا۔ تو کہنے لگے: اے قصہ میں مارا اور تو جو جان ہے کہسے دل والا خوب بولے ولا ہے لیکن اگر کسی کو یہ نہیں تو مارا تو بھی بھی اچھی ہوں اور صرف ایک بری ہو تو میں ایک مرد کی اچھا نہیں پہنچاؤں۔ فوجوں کی فوجوں سے تیار۔

انہی جہاد لکھتے کہتے ہیں کہ حالت احرام میں ایک ہرن کا شہ بے شمار کر لیا۔ حضرت فرماتے ہیں اسے اس کا کر لیا۔ تو آپ نے

مصلحت نے فرمایا کہ غلامی سے فرائض قرآن و حد اپنے ہیں۔ ان کو مصلحت نے ہونے والا، جس کے حدود و حدود قرار دیے ہیں ان سے تمہارا کو
راہ و جہاں حرام کی چیزیں ان کے سرِ حلقہ سے نکال دینا۔ میں اہلِ باطن سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ تمہارے اہلِ فکر و حد سے کہہ دیا ہے۔ اس
میں ہونے کے سبب حاکم بھی ہوا ان مصلحت پر موقوف نہ ہو۔ چنانچہ اہلِ باطن نے فرمایا کہ اس سال میں وہ کمال کا سوال تم سے پہلے کی
قوسوں نے کیا تھا۔ جو اب آیا تھا۔ غلامی ہونے کی وجہ سے انہوں نے عمل نہیں کیا، کار کا ہو گئے۔ یہ کہ انہوں نے نہ ہونے طلب
ہدایت میں نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ مصلحت پر موقوف نہ ہو۔ چنانچہ اہلِ باطن نے فرمایا کہ میں نے جو چیزیں یا تمہاری چیزیں جو وہ قسم اور اختیار
نہ ہو۔ غلامی نے جیسا کہ اس پر قائم رہا ہے اس سے باز رہو۔ انہوں نے ماحول کا ماحول نہیں اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ غلامی کی قدرت کی
چاہنے کے بجائے خود میرے کچھ کا اختیار اور مصلحت سے پہنچنے کے بغیر غلامی قرآن خود میرے سوال کی مصلحت میں بدل رہا ہے۔ گام
ان باتوں سے غلامی کے کہ کچھ اور وہی اور مصلحت اور عام سے مصلحتی حواصاں نہ اس کی مصلحت ہے۔ اگر کوئی مصلحت مصلحتاً علی
نہ غلامی کے بعد کی مصلحت اللہ من مصلحتاً و لا مصلحتاً کو مصلحت ہے۔

خبردار کہنے ہیں کہ ۱۰۰ سال پہلے کے زمانے میں سارا زمین پر فطرت کی طرف سے قریش کی اکریم ﷺ سے
 باہات اور نہیں گئے تھے اور کہتے تھے کہ یہ منافق ہے اسے ۱۰۰ سال پہلے فرما دیا کہ یہ منافق ہے اسے ۱۰۰ سال پہلے
 ہمارے لئے کتاب اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ منافق ہے اسے ۱۰۰ سال پہلے فرمایا، یہ منافق ہے اسے ۱۰۰ سال پہلے
 ساریہ لاکھوں نے گلے کر دی۔ ہم نے خود کو اپنی روحانی دکان بچا دی، انہوں نے اس سے ساتھ ٹھہر کر یہاں سے نکلے مرنے
 خوف کے لئے تھے ہیں۔ انہیں کھا کھا کر جان کر گئے ہیں کہ انہوں نے اسے پاس بکھڑا کر دیا، ضرور ایمان لائیں گے، وہ اپنی اسیر
 کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں جن کے فرشتے نہیں انہیں سب سے پہلے انہیں گئے تو انہیں ایمان لائیں گے ہم نے ان کے دلوں کو اس
 ہے انہیں پروردگار والی ہے۔ سب ساریہ ایمان لائیں گے تو انہیں۔ انہوں نے سب کتبوں میں ان کو اور ہمارے ہیں اگر ہم ان پر
 کاٹے بھی بدل کر دیں، سارا ہی کران۔ انہیں گئے نہیں اور ہر جگہ چلے گئے ان کے ساتھ آسمانوں کو بھی ایمان لائیں
 لائیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی کویت سے ایمان لائیں گے۔ لیکن ان کو سب سمجھے نہیں۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّدَةٍ وَلَا أَلَاءٍ لَهُ وَلَا وَجْهٍ لِي وَلَا حُجْرٍ وَلَا يَكْفُرُوا
يَعْتَدُونَ عَلَى النَّبِيِّ الْكَذِبَ وَالْأَكْثَرُ لَمْ يَعْقِلُوا ۖ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
وَالْيُوسُفُ قَالَوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَكُنَّا إِيَّاهُمْ لَاعِلِينَ ۚ شَيْئًا
وَلَا يَحْتَدُونَ ۝

[illegible]

توں کے نام پر چھوڑتے اسے جانورانی کی حقیقت۔ تجربہ مندوں نے ہمیں کامیاب نہیں دے سکتے اور کہتے تھے کہ یہ توں سے ہم نے کوئی کام نہیں کیا تو۔ سنا ہے اور فوراً چڑھ کر کے اس میں مہذبہ جہان میں نہ ملایا اور جہانِ اسلامی کی جانی۔

آوی اٹھ کر کہنے لگا کہ اس سے بڑھ کر شہادت نصیر اور کی جاتی کہ ایک دوسرے کو شریک کہے " تو اس آوی سے کہا کہ میں قسم ہے نہیں
 پوچھ رہا ہوں میں تو شیخ سے بیٹھیں ان کے منہ سے پوچھ رہا ہوں۔ پھر عبد اللہ بن عمرؓ سے مسئلہ پوچھا کہ اپنے انہوں کو کیا سمجھیں؟ تو انہی نے فرما
 لے کہ ہاں اتنی قہر اچھا کرے " کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں قسم دوں کہ یہ وہ نہیں قہر کراد۔ تم تو تو چاہتے کہ انہیں نصیحت کرو۔
 یہ وہ کوئی سے روکا " اوروں نے بھی تو تم پر کچھ نہیں۔ اور ان کہتے ہیں کہ میں زمانہ حجاز میں رہا تھا۔ وہاں چند مسلمان بیٹھے ہوئے
 تھے۔ ایک نے یہ آیت پڑھی ﴿عَلَيْكُمْ الْفِسْكَ لَابِطٌ﴾ غم من حلیٰ ہے تو انہی میں سے ایک کہہ لیا کہ ان قہر کا مفہوم وہی طرف
 سمجھتے تھے۔ پھر یہی غیر کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی موجود تھا اور میں سب سے کم سن تھا۔ موصوف
 بحث ہمارے حاضر وہی منظر۔ میں ہوں اسی وقت قتالی نے نہیں فرمایا کہ ﴿عَلَيْكُمْ الْفِسْكَ﴾ وغیرہ تو سب کے سب میری
 طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تم نہیں جانتے آیت کا مطلب ابھی طرح نہیں سمجھتے۔ میں نے دلی میں کہا کہ ان میں نہ دوتا۔ پھر وہاں
 خیالات نہ رہنے لگے۔ جب مجلس پر رخصت ہونے کی توجہ پھر بھی بنے ہو آیت کا صحیح معنی نہیں سمجھتے " انہیں یہ وجہ تھی اور انہی نے بھی
 پھر جب لوگ تکمال ہو چکے " غور و بحث نظرانی کی جاتی رہی " انہیں " ہر شخص اپنی اپنی رائے پر کڑ کر ہو گئی تھی نہ متحاب " تو یہ
 وہی زمانہ ہے۔ حسن نے کہا کہ اتنی کالی کا مطلب نہ تو وہ دونوں میں کسی اور موجود ہو موصوف میں کسی سے کہتے ہیں کہ ان سے متاح وہی
 متاح ہیں لیکن وہ ان کے منہ سے دینا سمجھتے ہیں۔ " جب کہتے ہیں کہ یہ زمانہ اس وقت آئے گا جب کہ وہ منہ سے نصیر کو کر اگر سمجھ جاتا
 ہوتا گا۔ لیکن نصیب بد ہوتا ہے۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحْضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ جِدْنَ الْوَصِيَّةَ الَّتِي فِي ذَوَا
 عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَوْخَرِينَ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَاصْلَحُوا لَكُمْ مَصِيبَةَ
 الْمَوْتِ تَحْسِبُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيَقْسِمُنِ بِاللَّهِ إِنْ أَنْتُمْ لَا تَشْكُرُنِي بِهِ
 تَمَاءً وَكَوْكَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا تَكْتُمُوهَا لِلَّهِ إِنَّكَ إِذَا لَيْتَ الْأَشْيَيْنِ فَإِنْ غُثِرَ عَلَى
 إِلَهُمَا اسْتَعْفَا إِلَهُمَا فَالْعَرَبُ يَكُونُ مِنْ مَقَامِهِمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَايْنِ
 فَيَقْسِمُنِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتِكَ أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنْتَ إِذَا لَيْتَ الظَّالِمِينَ
 ذَلِكَ أَذَى أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ
 آيَمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَالسَّمْعُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

ان آیتوں اور احادیث سے انہیں میں وہ عقیدہ ہی ہوا کہ سب سے پہلے تم میں سے کسی کو موت آئے تو پھر جب وصیت کرنے کا وقت ہو۔ اس
 ایسے حال کو کہ اگر وہ ان میں سے ہو تو پھر تم سے اس شخص کو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔ اور وہ جب ہو
 ان دونوں کو جو خدا رکھے۔ پھر وہ ان کے قہر کا کہیں کہ ان میں سے کسی کو موت آجائے۔ وہی آیت اور اس کے بعد

اللہ تعالیٰ کی بات کو بجا و شیعہ نہ کرنے کے نام اس حالت میں سخت گنہگاروں کے۔ پھر اگر اس کی نظروں پر کہ ۱۰۰۰ آدمی کسی گمراہ کے مرتعہ پر
ہو جائیں تو ان کو اس میں سے جن کے مقابلہ میں ان کا ہوا، کتاب کو اٹھا کر دے، یعنی ہر سب میں ازب و تہیں چھٹی ۱۰۰۰ آدمی لکھ جائے جو کہ ہے
۱۰۰ آدمی لکھ جائیں پھر دونوں صفوں کی قسم کھائیں کہ انہیں عادی یہ قسموں دونوں کی اس قسم سے زیادہ سست ہے اور ہم نے دراجہ نہیں
نہایت ہم اس حالت میں سخت عالم ہوں گے۔ یہ فریبہ جو ہے کہ اگر کوئی گمراہ کو دیکھ دے تو وہ اس کو دیکھ کر غم و غم نہ کرے بلکہ اس سے دور ہو کر
سے نصیب لینے کے بعد جس سے متوجہ کی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اللہ تعالیٰ کا حق کو توں کو روک دیتی نہ کریں گے۔

مفسر کی مہرت کا وصیت کرنا یہ آیت کریمہ ایک غم و غم لایز پر مشتمل ہے اور یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ منوع ہے۔ حیثیت کریمہ
نہی و انکار کے خبر ہے اور یہ شہادۃً بینکم و بعد میں سب کی مشیت رکھتا ہے جو یعنی شہادۃً بینکم منہادۃً اللہ کے ہوا۔ اور
ان کا یہ شہادۃً بینکم منہادۃً خارجہ وقت کرنا ہوا اور منہادۃً یعنی انکار کی کہ اس کا ذکر کتاب کرار ہے اور یہ بھی کیا گیا
ہے کہ یہ شہادۃً بینکم منہادۃً خارجہ وقت کرنا ہوا اور منہادۃً یعنی انکار کی کہ اس کا ذکر کتاب کرار ہے اور یہ بھی کیا گیا
ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے وصیت کرنے والے میں ہے جو من غیر تکلیف سے بن عذر النفسین پر یا علی کتاب مردانہ۔
یعنی ہر آدمی کے فیصلے کے اور کوئی اور وہ فیصلہ دے سکتا ہو۔ جو صورتہ فی الواقع ہے کہ اس کا یہ سب قسم طرحی ہو اور جیسے
سوت آجائے تو قریبوں میں سے دو گروہوں اور مسلمانوں کو تو غیر مسلم کی کسی۔ یہاں اس بات کا ذکر لکھا ہے کہ مسلمان
وصیت کے وقت سب مسلمان سوجھنا ہوں تو جیسے تو کوئی بلا ہو سکتا ہے۔ شرع کیجئے جس کی سزا اور وصیت کے وقت کے ہوا۔ اور
انسانی کی شہادت کی ہر وقت جائز نہیں۔ حق اگر نے مسلمان پر اہل ذمہ کی شہادت جائز نہیں سمجھی اور امام ابو حنیفہؒ کی تو یہی
پر جائز قرار دیتے ہیں۔ زہری کی کہتے ہیں کہ طریقی سنت میں ہے کہ گواہی شہادت نہ مگر میں جائز ہے نہ مصری شہادت کا حق صرف
مسلمان بن کر ہے۔ اس پر یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان وقت اثری سب کہ آئندہ آدمی مر گیا اور اس وقت وہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ شرع امام
کا نہ تھا۔ سب وہاں رہتے تھے۔ ان کے کافر تھے۔ ان کے گواہی کا توں نہ تھا۔ بلکہ وصیت تقسیم ہوئی تھی۔ یہ وصیت منوع ہو گئی اور
اور اس وقت فرض ہوئی کہ اگر وہ مسلمانوں کے وقت پر عمل نہ کرتے تھے۔ ان کے مرتے ان کو وصیت کیا ہے۔ یہ صحیح اور قابل غور ہے۔ واللہ اعلم۔

پھر اس میں اختلاف ہے کہ یہ صحیح یا غلط ہے کہ اس کی مگر ہے کہ دونوں وصی ہوں یا کوئی ہوں۔ ان مسودہ کہتے
ہیں کہ ایک آدمی نے سزا کی ہو اس کے مرتے ہو تو اگر مسلمانوں میں سے دو آدمی اپنے آپ کو چاہا کہ ان کے پیرا کرے۔ اور دو مسلمان
کو ہوں تو بھی اس پر گواہ بنائے۔ یہ تو وصی بننے کی صورت تھی اور صحیح من غیر تکلیف سے مراد ہے کہ یہ دونوں گواہ ہوں اور
ظاہر میں آیت کریمہ میں ہے۔ پس اگر ان دونوں نے یہ تھ میرا وصی سوجھنا ہو تو ان دونوں کو ہوں میں وہ اپنے ہر شہادت
اور دونوں صاحب سمجھنے کے جانتے ہوں۔ یہی کہ قصہ عظیم اور یہی کہ ہر آدمی کو ہوا کہ سب جس کا تو ان کا شہادت آئے گا۔ ان کے
نے ایک اٹھل چٹائی کیا ہے کہ سب یہ دونوں کو ہوں تو کو ہر قسم میں ہوا کرتی۔ لیکن یہ ایک مستقل عمر جہاں جہاں کا مگر تمام اہم
کا قیاس اس پر نہ ہو گا۔ یہ ایک غلط شہادت ہے اور اس موقع کے لئے اس میں اور بہت مرہ کی ہائیں ہیں جو دوسرے احکام میں
نہیں۔ اس سب شک کا قیاس تو ان آیت کے اندر کے مطابق ہی کو ہوں یہ قسم ہے۔ ان دونوں کو ہوں کہ گواہ کے بعد اس کو ہوں
تو ان کے بعد اور ان میں ہائیں لکھیں کہ ان دونوں کو ہوں کی ہائیں کو ہوں کے بعد۔ متعدد یہ ہے کہ یہ دونوں گواہ ہوں
جہاں ان کے غیر نے سوچا ہے یہ ہائیں میں سے ہوا اور شہادہ ہو گئی اور جیسے شک ہو کہ وہ خود بیان کریں نے خیانت کریں گے تو
ان کی صورت میں انہیں قسم بھی لکھائیں کہ انہیں غائی کی غواہی کی گئی کہ ہم میری قسم کے اور جو نہیں مانتے گے۔ اور چھادی قسم
کی ہوا۔ یہ شہادہ کو کہہ نہ سکتے ہیں کہ ان کی شہادت کو نہیں سمجھیں گے۔ اور شہادت کی اہمیت کے سبب شہادت کی

مخالف کے ساتھ ہے۔ دوسرے یہ کہ خود تعالیٰ **وَإِنْ لَعَنَ عَلَيْهِمُ** اور **إِنْ لَعَنَهُمُ** کے معنی نکمہ شریف ہے اور آیات و کتاب میں دینی اور
دنیا کی جب غلطیاں یا مسخرت کی شرط اخراج سے لئے اٹھادی گئی تھیں یہ انوں اور لیس غور طلب ہیں۔ اس لئے کہ غلط فہمی، تاویلات اور
قیامت سے اکثر امور غلط فہمی سے جان کئے گئے ہیں تاکہ وقوع اور ثبوت پر دلیل کافی بن سکے، **وَإِنْ لَعَنَهُمُ** کے کماثر جب تمام سو
سے تو قیامت کا ان کی جگہ پر ہے۔ چہ ازلی تاہر اور **وَإِنْ لَعَنَهُمُ** کی مرضی کا ان میں لائق اور غائب کیا گیا ہے۔ اور شرط یہ کہ جو چاہے مخلوق
ہو، اور قیامت کے لئے منکھلی نہیں ہو سکتا۔ آیات قرآنی میں اس کی بہت سی تعلیمیں موجود ہیں۔ خدا کا بیان ہے وہ بار بار صاف ہے کہ
قیامت کے دن ان کا شمار ہے تاکہ قیامت کے اس سب سے سارے عباد کی کامل تکمیل جائے اور جدید اور نئی ہو سکے۔ اور سوئی شیعری
سے روایت ہے کہ حضرت **عَلَّقَ** نے فرمایا: قیامت کے دن انہیں اور ان کی اہلیہ و اولاد کو جانی کی بھر بیسی، تاہر اسلام طلب کے لئے جائیں
گئے ان پر مظہر احسان فرمایا جائے گا اور قرار فرمایا جائے گا کہ ان سے یہ سوال کیا جائے گا تو وہاں سے کہیں گے کہ میں نے اپنی امت
سے اپنی ہر قسم کے لئے نہیں کیا تھا۔ اب عبادی بلانے جائیں گے ان سے ہر قسم کی اور انہیں سے کہیں گے کہ میں نے اپنی امت
وہاں سے ہر خوف کے ساتھ یعنی علیہ اسلام اور انہیں کے پاس کھڑے ہو جائیں گے۔ قریشی ان ہمارے کو قیامت میں سے ہے۔ یہ
عبادی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ہزار سال تک ہوا کرتے تھے خواستہ رکھے جو کس کے حق کی ان پر جنت کا نام ہو جائے گی اور اس بات
ان کے سامنے آئے گی۔

کتاب دینی کی سزا میں سلیب تو ان کا پیشہ تھا، ادا جاتے گا۔ پھر یہ لوگ اور ان کی طرف بٹے جائیں گے۔ وہ تو راجہ منسلک
ہو چکے ہیں لیکن ان لوگوں کا فلسفہ یہی ہے کہ اس جواب میں صحن ادب کی کس قدر غرضی حیات ہوئی ہے، مٹی طبع السلام کے دل میں
نہیں انہی، کل اللہ کی گئی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ میں بات کا مجھے کوئی حق نہیں، آخر میں اس بات کیسے کہتا ہے، وہ تو ہوتا ہے، پھر ان میں نے
یہ کہا کہی ہو گا تو ضرور تو جاننا ہی ہو گا کہ جو تو پھر کوئی بات نہیں سوتی تھیں۔ تو میرے دل کی بات نہ سنا ہے لیکن میں تیرے دل کو
میں جان سکے ہو، تو نے مجھے علم یا غم میں نے اس سے ایک حرف بھی نہ بولا، نہیں کہا، میں نے تو یہی کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں
جو میرے لیے ہر قسم کے، ابھی رہا ہے، میں جب تک اس میں وہاں کے افعال کا گراں، ہاں وہ جب تو نے مجھے افعال کا تاب تو ان کا
گراں کا، ہر گز اور تو تیرے کچھ گراں ہے

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں غضب وچے ہوئے لڑایا کہ اب تو واقعات کے زمانہ تھے اور میر
تکون غصہ پہنچا جسے کہ یہ انہی کے وقت تھے۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو ہاں پہنچایا جائے گا۔ اب میری امت کے لئے
لوگ سامنے جائیں گے جنہیں دوزخ کی نشانی کے طور پر ہاتھیں طرف دکھائے گا۔ تو میں کہوں گا کہ یہ تو میری امت ہے تو کہا جائے گا کہ
تم نہیں ہو گے کہ تمہارے بعد تمہاری امت تو پھر دوزخ کی آگیا جس میں ان لوگوں نے جاری کیے۔ تو میں آیت نہ آسان کی طرف سے کہوں گا
کہ جو مبینہ حیلہ اسلام کے لئے تھا۔ کہا جائے گا کہ تمہارے بعد وہ لوگ جو دوزخ میں جاتی ہو گئے تھے۔

[illegible]

ہاں سے مراد ہے کہ کئی بار حضرت علیہ السلام نے توجہ دے کر کئی محرموں کو سزا دیا ہے جس میں سے

ان کا جبکہ دوسری قومیں نہ ہو سکیں۔ پہلے لوگ تو جانے دے وہ ان کی طرف چلے گئے اور امتحان میں کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے بھی پہلے کے لوگوں کی طرح عمل کر لیا۔ مابعد وہ ان کی طرح یہ بھی دیکھ کر رہ گئے۔ چنانچہ اب تو وہ اس بات سے ڈر کر نہیں بھی کہیں دینے کی حالت سے مابعد نہ پڑے۔ تم سے انہماک خالی کے لئے ان سے زیادہ کام تو نہیں۔ تبار رسول میں کی تم عذاب کو دے ہو تو یہ قرآن کے رسول سے بھی زیادہ کر رہے اس لئے اگر ان خالی خالی میں حوریں مہربانی و محبت کرتے تو تم زیادہ عذاب کے مستحق

۔۶۰

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ كُلِّ فَتٍ ۖ قَرِطَانٍ ۖ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالُوا لَئِنْ كُنَّا إِلَّا
 بِعِزِّ مُوسَىٰ ۖ وَقَالُوا لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مَلَكَ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكَ ۖ لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا
 يُنْظَرُونَ ۖ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكَ ۖ لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا ۖ وَلَكِنَّا عَلَّمْنَاهُ مَا لَا يُبْصَرُونَ ۖ وَلَقَدْ
 اسْتَهْزَأُوا بِرُسُلِهِمْ مِنْ قَبْلِكَ فَمَأَىٰ بِالَّذِينَ اسْتَهْزَأُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۖ
 قُلْ يَسْأَلُونَكَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۖ

اور اگر ہم کاد پر کھڑے ہو کر فرشتے پہ پہ نازل فرماتے مگر ان کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چرہ میں پینے میں بھی یہ کارواں دیکھ کر کہتے کہ یہ تو بھی نہیں مگر صحرانہ جاوے۔ اور یہ لوگ جوں کہتے ہیں کہ میں کہی کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا تھا اور اگر کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو مابعد ہی فخر جاتے کہ میں خود مہلت دے رہا ہوں۔ اور اگر ہم ان کو فرشتہ بھیج دیتے تو وہ ان کو کہتی کہ میں نے اور عذاب میں عمل سے مگر ان پر عذاب کیا ہے۔ انہوں نے اب اعلان کر رہے ہیں۔ اور واقعی آپ سے پہلے ہر چیز میں ان میں ان کے ساتھ بھی انہوں نے کیا کیا ہے۔ ہر چیز میں ان کے لئے تو عذاب یا فتنہ۔ اور عذاب کے انہیں کچھ کچھ نہیں ہوتے تھے۔ آپ فرما دیجئے کہ ان میں میں عذاب دے رہا ہوں کہ لوگ کہتے ہیں ان کا انجام بد

شرابیوں کی ذہنیت اور عفاف و پاکیزگی کا بیان: شرابیوں کے لئے اور عذاب و عجزہ کی خبر دیتے رہے۔ مگر یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم خبر کوئی ایسی بھی کتاب نازل کرتے تو کادوں میں بھی کوئی جاتی نہیں اور اناج سے بھی بھرنے لگتے ان کو انہوں سے اتنا زیادہ کھتے تو میر بھی یہ کافر بھی کہتے کہ یہ تو کاد ہوا ہے۔ جیسے کہ مسومات کے اندر بھی یہ کی تھا۔ پھر طبیعت کا کہنا یہ کہ اگر ہم ان پر آسمان کا ایک بار اور کھول دین جس میں ہاں چرتے بھی نہیں۔ تو وہی کہیں لے کر دیتی تو انہیں ملتی تھی جس میں ان پہ نظر پڑتی ہو گئی ہے۔ چنانچہ کہ فرمایا کہ آسمان کے کھولے بھی کرتے ہوئے انہیں تو انہیں کہ ہاں کے کھولے ہیں۔ اور پھر ان کا کھانا بھی کہ کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی فرشتہ کا پلنگ کیوں نہیں رہتا ہے۔ تو انہی تعانی فرماتے کہ اگر میں یہ تو پھر تو بہت فخر ہے۔ وہ فرشتہ دیکھنے کے بعد بھی وہی ہوا دیتی۔ دیکھ لیں گے تو انہیں گئے تو انہیں میں دیکھتی کی طرف۔ وہ کہتے ہیں کہ آئے ہے۔ بہت ہی ہی نہیں جانتی۔ فرما نہ ب لہی آپ اپنے گا۔ اور فرمایا کہ جس روز وہاں کھڑا کوئی کسی شے کے تو کھڑا نہیں لے لے کوئی کھینچ کر ہے ہی نہیں۔ پھر بہت عذاب بار میں رہا ہے کہ اگر ہم انسان رسول کے ساتھ کسی فرشتہ کو بھی نازل کرتے تو وہ بھی انسان کی ہی عقل و صورت میں ہی نہ مانتے آتا۔ تاکہ وہ لوگ اس سے عذاب کر نہیں والی سے کوئی شہد یا نہیں۔ اور وہی میں حور و عذاب میں یہ مشہد ہو جاتی کہ جیسے رسول بشری نے ہاں میں شہد کر رہے ہیں۔ ملک بشری کے وہ ہیں میں یہی شک نہیں۔ مگر یہ تو پھر وہ بھی کہ ان میں ہی عقل و صورت۔ اکتا

ایک کہ جوئی رحمت میرے غضب پر غالب ہے کی روایت ہے کہ یحییٰ بن قیس سے روز قیامت جب کوئی شخص کہے گا میں اللہ کے بندہ ہوں تو اس کے جسم مبارک میں ہے کہ ہم سترہ کے وقت وہ اپنے مبارک بدن کو بیچ کر گدے کو منجن کو تو اس میں جب تک کہیں کائن کا غریب ملک میں چلے وہ نہ جائے۔ حضرت علیؑ سے سہلی کہا گیا کہ یہاں غصے بھی ہیں؟ آپ علیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم وہاں غصے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جگہ چھ انبیاء اپنے اپنے خصوصیات پر وہاں ہیں گئے۔ اللہ پاک سزا پر فرشتے بھیجے گا جس کے ہاتھ میں آگ کے دانے ہوں گے اور انھار کے خصوصیات پر وہاں رہنے والے لگاؤں تو اس سے باہر لڑا گئے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت میں ہے آپ علیؑ نے فرمایا کہ جوئی کا ایک جوہر دو گنا رکھے امیر ہے کہ جو سے خوشی پر سب سے زیادہ متوجہ ہو گا۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو آخرت کے لالچ سے گھٹائے ہیں وہی ہیں جو ایمان نہیں لائے ہیں۔ جس میں اس کو ایمان آخرت سے ڈرتے نہیں۔ پھر فرمایا کہ جو حقوق محمدیؐ میں ملتی ہیں وہ اس کے تحت تھم رہے ہیں۔ ان میں ان انصاف و بندہ کی باتوں کو مستحب ہے اور ان کی حرکات کو مستحب۔ وہاں سے عیدوں کو جانتا ہے۔ پھر اپنے رسولؐ سے جس کو وسیع عظیم اور شرعاً قویہ عنایت فرمائی۔ فرماتا ہے کہ لوگوں کو صراطِ مستقیم کی طرف لانا اور کہہ دو کہ آسمان اور زمین میں کیا اللہ تعالیٰ سے سوا کسی دوسرے کو الٰہی حال ہے۔ جو کہ فرمایا یہ وہ ہے جہاں الٰہ نام مجھے علم دے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجوں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ فطر و سموات اللہ علیہ ہے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس نے زمینوں میں ان کو دوزخ بخشا اس کو چھوڑ کر کسی اور کو کیسے پاؤں۔ دوسرے کو لکھا ہے اس کو نہیں چھوڑا جاتا۔ حالانکہ وہ بندوں کا حاکم ہے جس کی طرف مطلقاً سوا ہیشہ کہ فرمایا کہ میں دامن کو جس نے صرف اپنی عبادت و عبادت کے لیے بند کیا۔ بعض نے لا یتطیعوا جہا ہے یعنی وہ خود راہ نہیں صاف حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ اہل قبائے ایک انصاری نے نبی اکرمؐ علیہ السلام کی رحمت کی۔ جو سب بھی گئے۔ آپ علیؑ جب گھائے سے نکل رہے تھے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عطر دو ہوا ہے اور خود راہ نہیں تھا۔ ہم پر انصاری فرماتا ہے۔ ہمیں صاف چھوڑا چلی پڑا ہمارے برہنہ جسم پر لباس پہن لیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ نگرانِ محنت نہیں کر سکتے۔ اس سے بے نیاز رہا کرتے ہیں۔ اس نے کمر اس سے ہٹا دیا۔ اس کے اندر سے اس سے دور تھا۔ صوفی فکر و کلام پر ہمیں فضیلت حاصل نہ تھی۔ یہ وہاں ہی اچھے علم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلا مسلمان بنو اور شرط کہ نہ اس نے فراموش نہ فرمائی کہ ان کو اچھے مذاہب جو ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ قیامت کے روز میں اس سے خدائے ہمت گواہی اس پر دینی رحمت ہوئی اور یہ بہت بڑی کامیابی تھی۔ یہ کہ فرمایا کہ خود راہ سے اور نہ چاہا اور جسے جس چاہا یہ وہاں کا مہذبہ شخص ہے۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْغَنِيُّ ۝ قُلْ أَيْ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۚ قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ أَتَيْكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ قُلْ لَا أَتَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌُ وَاحِدٌ ۚ وَالَّذِي بَرَأْنِي يُشْرِكُونَ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَىٰ

تہ اجماعاً نہ کرتے وہ اس سے کہ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے سب سے ۱۱ حج ہوئی ہیں تو کھنڈ خنڈ کر رہے ہوں اور اگر چہ اس کی تعداد میں اضافہ ہو تو اور خلاصہ اور وہ قول خوب جانتا ہے کہ وہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں جو اسے تمام مخلوق سے کہیں کو کوئی نہیں جانتا کہ اسے اور وہ کہہ سچے وہی کہنا ہے کہ یہ نامہ تخلیق میں ہیں اور نہ نیکو اور نیکو میں ہیں اور ان کی پالیسی کو تاکر وہاں کو بھی جانتا ہے اور ان کی انوشکی کے ساتھ کہ جس میں کئی پتہ اور ان کی خود نہ ان کی شکستہ چیز مرقی ہے خوب سب کتاب میں ہیں۔

۱۔ لہذا کہ جسے کہ جس صورت میں نے جاننا جانتا میں دلائل اور دلائل کے ذریعہ حریف اور جدوجہد وغیرہ کو واضح کر دیا اس صورت میں جتنی جن کے صاحب اختیار ہیں وہ اس سے جانتے ہیں اور اس لئے بھی کہ مجھ میں کوہ است کھلی کر رہے تھے اچانک اس کی (مکلف) اکبر اور کہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجی ہے ان پر میری رائے ہوئے کاظم ہوں اور تم نے تو حق کو چھپا دیا ہے۔ تم جس مذہب کی چلنی کر رہے ہو وہ میرے ہاتھ کی بات نہیں۔ حکم تو سرور اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے کہ وہ جلد تو میرے مذہب کا چلتا ہے تو انہی آدمیوں کو وہ وہ دیکھ رہا ہے اور ان کی شکستہ طبع سے تمہیں سہاگت ہے تو ان کا اختیار ہے اس لئے کہ ان کو حق طریق قرار دیا ہے اور ان کا وہ قیام کے فعل کر رہے ہیں اور نہ وہ اس سے کہ میں ان کو کئی شکستہ کرنے میں حق پر ہوتا ہے۔ تم کہہ دو کہ اگر میرے مذہب چلنی ۱۱ میری اختیار ہے نہ ہوئی تو تم جس مذہب کے سختی کو میں تو اس کو تم پر انہی کتاب کر دیا اور نہ تعالیٰ تو علم کرنے والوں سے خوب واقف ہے۔ کریہ کہہ جائے کہ اس آیت میں اور اس حدیث میں یہ دعویٰ و مسلمہ ثابت ہے جیس میں حق و باطل کیا ہے۔ یعنی: حدیث جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ اس سے بھی کوئی شے اس آپ پر کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جانتے تھے کہ میں نے اس قوم سے سخت ترین تکلیف دیکھی تھی اور یہ اس قوم میں کبھی جب کہ میں نے ان میں عیادتیں پر اپنے کو پیش کیا تو میری دعوت میں نے منکر نہیں کی۔ میں نہایت تمکین پر کر چلا کر اس میں تمام قرن مذہب میں آکر میرے اس عقیدے کو میرے دور میں نے سرخوہا تو دیکھا۔ ایک اور یہ کہ آپ پہلے ہوئے اس میں جرح کی کھلی دے رہے ہیں اور کھستہ کہ میرے ہر ایک کو باطل ﷺ اختیار دے دی قوم نے تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس اہل مذہب انہی اہل مذہب تعالیٰ نے تھا۔ لی طرف بھیجا ہے کہ تاکر تم جو چاہو اس کو حکم دو۔ ملک الہیوں نے بھی آزمادی اور علامہ علی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف اس لئے بھیجا ہے کہ تم غم نہ اور دونوں پر تمہاری قوم پر اور اس۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہیں کاڑھوں کی میں سے پسے ہوگے بھی پیدا کر دے۔ جو میں کہیں اور کسی کو اللہ تعالیٰ کا فریکر نہ بھرا انہیں۔ یہ مسلم کے لفظ ہیں کہ میں پر فرشتے نے اپنے مذہب میں یہ تو حضرت ﷺ نے میں کو مہلت دے دی کہ یہ مذہب میں باخبر کی خواہش کی جو میں کی اصل سے جو میں یہ ہو سکے۔ تو اب شیعہ یہ اور دو ہے کہ اس حدیث اور اللہ تعالیٰ کے قول بلاشبہ تقدیر میں صریح ہو گا۔ مبادتہ تو یہ ہے کہ جو مذہب چھپائے ہو کر مجھے اس پر دسترس ہوئی تو میرا تہرہ رائیلا اسی وقت ہو چکا اور میں اسی وقت تم پر مذہب ہزل کر دے۔ اور یہاں اس سے اس سے کہ وہی حضرت مذہب ہزل نہیں فرما رہے ہیں۔

یہ شہید ہو رہا ہے کہ آیت پاک تو ادا کرتی ہے اس بات پر کہ جس مذہب کو وہ طلب کرتے ہیں تو طلب کرتے ہیں تو فرمایا مذہب ہو جائے تو وہ حدیث میں یہ نہ کہ کہیں کہ انہوں نے مذہب طلب کیا تھا۔ بلکہ فرشتے نے اپنی طرف سے مذہب کی پیش کش کی تھی کہ اگر آپ چاہیں تو یہاں میں ہوں میں دیکھ رہا ہوں ان کو تمہیں کہہ دے میں ان پر کر دیا اس میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ اور ناخبر سے کام لینے کی خواہش کی۔

پھر اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ فریبنا ہائیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں یہ نہ کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فریبنا ہائیں میں ہیں اور یہ کہ قیامت کا وقت اللہ تعالیٰ سے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اسے اپنی کارنامہ میرے یہ کہ عمل میں لڑا کہ یہ بالائی۔ چوٹے یہ کہ کل کوئی

[illegible]

خدا کی رائے اس بات سے متاثر ہو کہ جس شخص نے تم کو اس شخص سے نفرت میں لایا ہے، اس شخص سے نفرت میں لانا اور اس شخص سے نفرت میں لانا۔

[illegible][illegible]

جاہل انہی خشک ہے۔ اہل بیت کے کہہ:۔ ہاں محمد اللہ بن مرزہ حقا میں معاذ ہے جس آیت جو انصار کا ایک گاؤں ہے اور کہ کیا تم جانتے ہو کہ قبلہ کی جس مسجد میں نبی کریم ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا: ہاں۔ اور ایک خوشے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر چہ چہا وہاں آپ ﷺ نے کئی بھی دعویٰ کی دعوت کی تھی۔ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ کوئی دھرم میری امت پر غالب نہ ہو اور کچھ نہیں بدلتا کرتے۔ تو یہ دونوں دعویٰ منظور کر لی تھیں اور یہ دعویٰ بھی تھا کہ ان کی آیتیں میں جگہ نہ ہو تو یہ دعویٰ قبول نہ ہوئی۔ تو محمد اللہ بن مرزہ نے کہا کہ قرآن لکھا تھا۔ چنانچہ ریاست تک مسلمانوں کے جنہوں میں انہیں یہ دعویٰ تھا کہ یہ دعویٰ صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ لیکن ان کی اس جگہ اور قوی ہے۔

معاذ اللہ! میں سے عداوت ہے کہ نہیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے یہی تو آقا کا کیا کہ انکی ہے گئے ہیں۔ جیسا کہ آج کا ہوا کہ انکی
 یہاں سے چلے گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی دیکھ کر غارت ہوئے۔ کچھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ غارت ہوئے کہ ہو گیا۔
 آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت لمبی غارت ہوئی۔ غارت کے بعد میں نے کہا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ہی غارت ہوئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے
 ان میں ملوث ہوئے اور غارت ہوئے۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انکی انی میں انکی کا ذکر فرمایا۔

والی کہ اس وقت کی وفات سے پہلے ہی میں جو عیسیٰ نے اپنے گناہوں کی معافی کے واسطے مانگا اور جو وہ لوگوں کی دعا کیوں میں جگہ دیا۔ وہ اس وقت کے امت کا عقیدہ تھا کہ وہ اس کی گواہی دے گا۔

اس آیت کے بارے میں عبد اللہ بن مسعودؓ کہہ رہے ہیں کہ یہ آیت ان کے لئے ہے کہ ان کو ان کے گناہوں کی معافی کے واسطے مانگا اور جو وہ لوگوں کی دعا کیوں میں جگہ دیا۔ وہ اس وقت کے امت کا عقیدہ تھا کہ وہ اس کی گواہی دے گا۔

ان کے لئے ہے کہ ان کو ان کے گناہوں کی معافی کے واسطے مانگا اور جو وہ لوگوں کی دعا کیوں میں جگہ دیا۔ وہ اس وقت کے امت کا عقیدہ تھا کہ وہ اس کی گواہی دے گا۔

یہ آیت ان کے لئے ہے کہ ان کو ان کے گناہوں کی معافی کے واسطے مانگا اور جو وہ لوگوں کی دعا کیوں میں جگہ دیا۔ وہ اس وقت کے امت کا عقیدہ تھا کہ وہ اس کی گواہی دے گا۔

وَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا غَيْرًا ۚ وَلَوْلَا إِيمَانُكُم بِغَيْرِ اللَّهِ لَكُنْتُمْ مِنَ الْغَالِبِينَ ۚ

اور نہ کہہ دو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ اور اگر تم ایمان نہ کرتے کہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے، تو تم لوگ ہار جاتے۔

ہے۔ ہم کو یہ علم ہوا ہے کہ ہم کو اسے پہنچا دیا جائے گا۔ اور یہ کہ غلامی، یعنی گروہروں نے نہ دلا دیا ہے جس نے اسے فرما
 سب بھگت کے ہاں اور وہی ہے جس نے آقاؤں اور ان کے گولانہ دیو کو کیا، جس وقت اسے خالی نکال دیا گیا کہ وہ جو پانی دیا وہ پڑ گیا، اس کا
 کچا باؤٹ اور سپک گودہ بھی بھگت دیا ہے۔ کی، ساری حکومت خاص اسی کی ہو گی وہ جانتے ہیں یہ پشیدہ وچروں کا اور خیر چروں کا، اور حق
 ہے یہی نصرت الہیہ کی خبر رکھتے ہیں۔

شرکوں کو فیصلہ کن جواب۔ مشرکین نے مسلمانوں سے کہ تم کہہ دو کہ ان کے چٹا کو چھوڑ دو، تو انہوں نے یہ نصرت
 اٹاری کہ یہ وہ کیا ہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی جاس کی پرستش کروں گا۔ لڑکھٹے ہیں نہ خدا کی کھوار تھپ کر کے ایم، لڑکھٹے چرنا ہیں
 جا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ شکر دیا ہے کہ ہماری جیسی عقل ہو جائے تو جیسے کسی کو شیطان نے بھگا دیا ہو، کچھ ایمان لانے کے بعد کچھ
 اختیار کر لیا ہے جیسے کئی عقلی سزا دیا ہو، نہ بھگت کیا ہو اور شیطانوں نے اسے بھگا دیا ہو، اور اس کے ساتھ ہی یہودی مرد ہوں
 اور اس کو بگاڑ رہے ہوں کہ، سب پانی آجا انہیں یہی روایا ہیں اور وہ انکار کر دیتے ہیں۔ یہ وہ نصرت ہے کہ جو ان کی کرم چٹا کو بھگت کرنا
 جانے کے باوجود کھرا ہوں کی جڑوں کی کڑے کاٹنے کا جو ہے اور یہی کرم چٹا اسی کو سیدھی روایا ہمارے ہوں۔ یہ وہ اسلام کی رو
 ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جن اہل بیت پر مشن کی مہلت ہوتی ہے کہ ان کو ان کی جو جہالت الہی کی طرف بلاتے ہیں۔ جیسے
 کوئی راستہ سے بھگت کرنا چاہے اور کوئی پارتے والے راستے پر نہ دے کہ ان کو راستہ کی طرف لے کر دے اور ان کے دوسرے مسئلہ ہمارے ہوں
 کہ بھگت الہی کی طرف سیدھی روایا کو اپنی روایا پیلے اٹھائی کرے تو اس کو بے جا روایت کے لئے میں ذرا دل دے گا۔ اور اگر
 دوسرے لوگوں کی بات سنے گا تو اس کو سہی، وہ جہالت پر پہنچائیں گے۔ پہلا بلانے والا بھی اس کے نیا میں جس سے ہے۔ یہ میں سے
 اس شخص کی جہالت خالی سے ہوتی ہے نہ انہوں نے بہت شرع کر دیا اور وہی میں مسطرت تھیں۔ اور جب اس کو موت تو جانے کی تو
 نہ موت پہنچتی ہے۔ یہ وہاں بھگت کے نیا میں ہوتے ہیں جو اس کو اس کی پاپ دے کے دوسرے گروہروں کا کام لے کر جاتے ہیں
 تو ان کی جڑوں کی کڑے لگاتے ہیں اور اس میں مسطرت نکلتے ہیں۔ اب نیا میں اس کو کھانکے میں اٹھاتے ہیں جہتیں اسے کھانکے میں بھگت
 جیسا بھگت میں بھگتے رہتے ہیں ان کے جاکے (خواتین) سے جہتیں ہے۔ جیسے کہ کوئی عقل بھگت اور جہتیں بھگت رہا ہو۔ ان
 جہتیں کچھ ہیں نہ خالی کی ہدایت کو قبول نہیں کر سکتا شیطان کی امانت کرنے والا، گروہروں کے کام کرنے والا، عقل مر ہے۔ اس نے
 رہی حالانکہ اس کو ہدایت کی طرف رجحان دیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے کہ یہ شیطان کا بھگت دیا ہو جس کے دلہا انسان ہیں۔
 دایت اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے اور اگر کوئی وہ ہے کہ جس کی طرف شیطان بلاتا ہے۔ اسی کو اس کی جہت دیتا ہے۔ مگر جاکہ پانی کو
 ششکلی ہے۔ جس نے ساتھی اس کو گروہروں کی طرف دیا ہے ہیں اور ان کے کرتے ہیں کہ جی بھگت ہے۔

کوئی کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ہے۔ لیکن یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے ہم شرعاً حق اس قدر ہے کہ
 طرف دیتا ہے۔ جس پر اگر نہیں کہ اس کو کرنا ضروری ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے وہ خبر دی ہے کہ وہ بدعت ہے، یہ بات تو اسی
 ہے جو انہیں جڑوں کے کھانکے باقی بہت اس بات کی منتظر ہے کہ (کافری) انہوں نے الشیطان ہی ان کا حصہ جڑوں کے یہ حال
 ہونے کی وجہ سے نصرت کے عمل میں ہے۔ لیکن میرے اعلان انہیں کی حالت میں وہ اس کے صاحب نے روایا ملے۔ ہے جس کو اس
 نے اس کو پہلی روایا دیا ہے اور اسے اسی راستہ پر آئے کہ اس نے جس کو اللہ تعالیٰ نے مشن کے عہد پر فرمایا اب اللہ تعالیٰ کا ہوا ہوئی کہ وہ
 ان کے جانے پر انکار کرے، ان کی طرف وہ نہیں کرنا اور اگر نہ چاہتا ہوں کہ جہت لے کر اس کو سیدھی روایا دیتے ہیں۔ اسی
 لئے فرمایا کہ (خواتین) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اس کو کوئی گروہروں نہیں کر سکتا۔ اور فرمایا کہ ان کے
 روایا کرنے کے کچھ حق نہیں ہیں کہ نہ وہ اللہ تعالیٰ جس کو گروہروں کے لئے ان کو ان روایا لائے اور ان لوگوں کو کافی دیکھ رہے ہیں۔

اور خدا ہوتا ہے کہ ﴿وَاعْرِضْ لِنُكُلِمْ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یعنی ہم پر کہ غلوس سے اس کی عبادت کریں اور کتابیں پابندی سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے اور اس پر حال میں پرہیزگار رہیں اور اسی کی طرف سب قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔ اسی نے قوموں اور زمین کو مخلوق کے ساتھ پیدا کیا اور ان کا مالک اور رب ہے۔ وہ قیامت کے روز صرف "کن" کے کلمہ اور طرفہ اجمین میں سب چیزیں اور خود بارود و جوہر میں آجائیں گی۔ یہاں ﴿يَوْمَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ لِّخَلْقِهِ﴾ میں یوم کے لفظ کو نصب ہے "یا تو" و ﴿وَالْقُلُوبُ لَهَا فِي سَفَلٍ﴾ قرار دے کر جس کی تقدیر ہو گی ﴿وَالْقُلُوبُ يَوْمَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ لِّخَلْقِهِ﴾ یعنی ذرا ان دونوں سے "وہ" کہ نصب ہو گا اس بنا پر کہ ﴿حُلِقَ السَّمُوتُ لَهَا فِي سَفَلٍ﴾ یعنی راز اس دن سے جس راز وہ کہے گا "کن" چنانچہ ابتداء لفظ ہو اور اللہ تعالیٰ کا کرہ ہو اور یہاں راز مناسب بھی ہے۔ "وہ" کہ نصب ہو گا اس بنا پر کہ فعل یہاں مقدر تھا کیا ہے تو تقدیر ہوں ہوئی کہ یاد کرو اس دن کو جب کہے گا "کن" یعنی ﴿يَوْمَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ لِّخَلْقِهِ﴾ کہ جو اس سے پہلے ﴿حُلِقَ يَوْمَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ لِّخَلْقِهِ﴾ پھر ارشاد باری کہ ﴿قَوْلَهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ﴾ ہے یہ وہ جسے ہیں ان دونوں نبیوں کا کل جس پر اس بنا پر کہ یہ دونوں خطوبہ انجمن کی مسند الیہ ہوئے ہیں اور قول باری تعالیٰ ﴿يَوْمَ يَنْفَعُ فِي الصُّورِ﴾ محفل ہے کہ یہ بدل ہوئے ﴿يَوْمَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ لِّخَلْقِهِ﴾ یوم یففع فی الصور ہے کہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ حرف ہوئے ﴿وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يَنْفَعُ فِي الصُّورِ﴾ کا جیسا کہ فرمایا ہے ﴿لَنْ يَكُنَ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارُ﴾ یعنی آج مسندت کسی کی ہے "واحد" قہاری کی مسندت ہے جیسا کہ فرمایا ﴿الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ﴾ و ﴿يَوْمَ يَنْفَعُ عَلَى الْكَافِرِينَ عَذَابًا﴾ اس روز زمین کی مسندت برحق ہے اور وہ ان کا فرد پر پڑائی وقت ہو گا۔

صور اسر اہل کی حقیقت اور اولیائی
نہ کہا ہے کہ صور جمع ہے صور کی۔ ان جرثوبے ہیں کہ جس طرح "صور" شہر کی شہرہ کو کہتے ہیں اور یہ سورہ کی جمع ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ "صور" سے مراد وہ قرن ہے جس کے اندر اہل حبہ اسلام چھ گھنٹے گئے۔ ان دن پر نہ کہتے ہیں کہ گھنٹہ ہی ہے جس پر حدیث نبی سے روشنی پڑتی ہے۔ یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسر اہل صور کو نہ ملے گا نہ ہونے ہیں۔ سر جھکے ہوئے ہیں اور خطر ہیں کہ کب صور چمکے گا علم صادر ہو گا ہے۔ ایک اعرابی نے بھی حضرت ﷺ سے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قرن جس میں چمک کر جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ایک وقت اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ بیٹے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک جب آسمانوں اور زمین کے پیرائے سے فارغ ہوا تو سور کو پید کیا اور اسر اہل کو پادشہ کو اپنے میں ملے گا نہ ہونے ہیں آئیں عرض کی طرف گئی میں خطر ہیں کہ کب صور چمکے گا علم ہو گا ہے۔ تو اوپر بڑھ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا وہ قرن ہے۔ پوچھا کہ کیا ہے۔ کہا بہت بڑا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے مجھے بھیجا اس کا عرض تھا ہے۔ یعنی آسمانوں اور زمین کی پیرائی۔ جس میں میں وقت چمک جائے گا۔ پہلی خبر بہت دور پریشانی پیدا کرنے والی چمک ہو گی اور دوسری سب کو بیوقوف کر دینے والی اور تیسری پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آکر نہ ہونے کی۔ اللہ پاک پہلی چمک کا حکم دے گا اس سے ساری دنیا جہان کے لوگ گھبرا اٹھیں گے مگر جس کو اللہ تعالیٰ مستحکم رکھے۔ جب تک دوسرا حکم نہ ہو گا سور چمک جائے گا۔ گارے گا نہیں۔ جیسا کہ فرمایا ﴿وَمَا يَنْظُرُ خُلُودًا إِلَّا صَبَاحًا وَآخِرًا لِّهِنَّ مِنْهُ﴾ یعنی وہ ایک زبردست بیخ اور بہت ہی بلند آواز ہو گی پھر اہل کی طرف اشارہ ہے ہوں گے اور زمین بیٹے ہو کر چمک لے گی "جیسے سمندر میں شعلہ سفید جس کو مومیں ہر طرف و شعلہ برقی ہیں جیسے کسی قندیل کو جو چمکتے ہیں اعلیٰ ہوئی" ہوا چمک لاتی رہتی ہے۔ فرماتا ہے ﴿يَوْمَ تَرْفَعُ الرُّوحُفَ﴾ اور ان روز اپنے والا سور چمک جائے گا اور اس کے بعد یہ دوسری بار چمک جائے گا۔ اس روز سب کے سب بے اختیار زلزلہ ہوں گے۔ لوگ گرج رہیں گے "میں دودھ پینے والے بچوں کو بھول

کار اور اعلیٰ تو علم اور حکم تھا۔ کھٹ کھٹ چمکا جاتے چاندیوں کی چوڑی پر چمک رہی تھی۔ ان کی نور میں ایسی آتشی جلیں تھیں جیسے کہ شہر کی گلیاں کہ زمین و آسمان ان سے بھر جاتے۔ اب علم وادی تھائی تو کانکرہ میں اپنے اجسام میں داخل ہو جائیں تو وہ جانی ساری ہو جائیں۔ اور اعلیٰ جوئے نہیں تھی اور انھوں کی روح جسموں میں آئیں کی جیسے وہ کسی مار گزراؤ کے جسم میں سمایت کر جاتا ہے۔ پھر زمین چٹنے لگے کی اور لوگ دھواؤں کو اپنے رب کی طرف سے نکلنے والے گیس کے اور سب سے پہلے ہی کی قریبی گئے۔ اور تھائی غلاب گندہ کی طرف سب جائیں گئے۔ فاف نہیں گئے کہ یہ دن توجہ دینے میں ملوث ہو جائے۔ لوگ نہ رہے اور غیر متحین ہوں گے ایک ہی جگہ کھڑے ہوں گے۔ مگر ان کی عام ہے۔ کانکرہ تھائی نہ انھیں دیکھے گا۔ کوئی فیصلہ کرے گا۔ لوگ اور ان کی طرف سے نہیں ہے۔ آگ جسم ہو جائیں گے تو ان کے انھوں سے چٹنے لگے گا۔ لوگ اپنے پیسہ میں شرا ہو جائیں گے۔ انھوں میں غلاب اپنے پیسہ 1000 ہو گا۔

[illegible][illegible]

کی۔ اب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہی آدم کیا ہیں نے کھنکھیں اسے رکھا تھا کہ شیطان کو نہ پوچھا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تم میری ہی عبادت کرتے ہو یہی میرا مقصد ہے۔ اس شیطان نے تو یہوں کو گمراہ کیا ہے۔ کیا قرعہ عمل نہیں رکھتے تھے۔ یہ وہ جنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا یہ خود راہ میں کو تم پہنچاتے تھے۔ ہر سو انہوں سے ٹک ہو جا۔ اللہ تعالیٰ یہ اسحق کو لنگ لنگ کرے گا۔ زنا وادی تعالیٰ ہے کہ یہ نئی مخلوق انہی پر امت کو محفوظ کرے گی نری ہوئی نہ کھر گئے۔ برامت کے پاس اس کا جہاد اعمال ہو گا اور انہی اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے۔ اب اللہ پاک اپنی تمام حقوق کے دو میدان فیصلہ شروع فرمائے گا پہلے جن راہیں کا بھی مضبوط

اب وحوش اہل ایمان کے درمیان فیصلے کرے گا حتیٰ کہ ایک ظالم اور سبک دانا کبریٰ کے علم کا بدلہ بھی دوسری کبریٰ سے دلائے گا۔ حتیٰ کہ جب انصاف دلائے گا تو یہی ہمارے بھی ہدف نہ رہے گا تو ان کا حال اور اس سے کہے گا کہ کئی ہو جاؤ تو کار کئے تیس گئے کہ کاٹیں ہم بھی اسی مذہب سے نپٹے کے لئے کئی ہو جاتے۔ غرض یہ کہ اب بدوں کے دو میدان فیصلہ شدت ہو گا۔ سب سے پہلے کئی۔ خون کے عقبات پیش ہوں گے۔ اب ہر وہ عقاب آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھلی کر دے گا اس نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ قاتل کو عذاب کا۔ مقتول کو مرہطے گا۔ ہر سو عمل کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھ کر اس سے بھیے کیوں قتل کیا خود اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ اے اللہ! خود جو بتا ہے کہ کچھ کچھ کو ماری کہے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی مارتا اور تیرے ہم کی خاطر۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کئی کہتے ہیں۔ وہ اس کا چہرہ دار کسی کی طرف پھینکے کہہ گا کہ اس کو جنت کی طرف لے کر چلے جائیں گے۔ اسی طرح دوسرے مقتول بھی اپنی آستین پر رہے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں سے اسی بھیے گا کہ کتنا کئی کیا تھا ان کو کتنا ہمت گا کہ اپنی شہادت و ایم کی خاطر۔ تو فرمائے گا ہاں کہ ہو جے تو ہر مقتول کا عقوبہ پیش ہو گا اور انصاف ہو گا اور ہر ظلم کا بدلہ ظالم سے لیا جائے گا۔ جس کو لہو کو اللہ تعالیٰ چاہے عذاب دے گا اور اس پر چاہے وہ اپنی ہمت ڈال کر لڑے گا۔ پھر مادی حقائق کا انصاف ہو گا کہ کوئی مظلوم اب نہ بچے گا کہ ظالم سے بدلہ نہ دیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ ہر وہ آدمی پائی ہو کر چیتا ہے اور کہتا ہے تو میں ہے اس کو بھی سزا دی جائے گی۔ اور فرمائے والے کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی۔ اس سے بھی جب فرشتہ ہو جائے گی تو ایک خداوندی دلا دے گا اور مادی حقائق سے کئی ہرگز نہ ہو جائے گا کہ اپنے خدا کی طرف نہ چلا اور اپنے سہاراں کا زمین بھڑکا۔ اب کوئی ہمت پرست ایسا نہ ہو گا جس کے بت اس کے سامنے ڈھیل پڑے ہو گئے ہوں۔ ایک فرشتہ اس دن فروریہ اسلام کی شکل میں آئے گا۔ ایک فرشتہ کو بیٹنی بن کر پہنچا اسلام کی صورت دی جائے گی۔ چنانچہ یہود تو فرمایا۔ اسلام کے پیچھے ہو جائیں گے اور بیٹنی خد اسلام کے پیچھے بھاڑی ہو جائیں گے۔ پھر ان کے یہ فرشتی معبود ان کو دروغ کی طرف لے جائیں گے۔ اور وہ کہے گا کہ اگر یہ ان کے رب ہوتے تو اپنے ہاتھ انہوں کو اور ان کی طرف کھینٹ لے جاتے۔ اب یہ رب اور فرشتہ دوام پذیر ہوں گے۔ اب جب کہ صرف سو سنیں باقی اور جائیں گے میں میں منافقین بھی شامل رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس سے کھلا اپنی جس دست متبدل میں کہ چاہے گا اور فرمائے گا کہ لوگو اسب بچنا اپنے خداؤں سے جاتے ہیں قرعہ عمل جن کی عبادت کرتے تھے ان سے جاتو یہ سب لوگ سو سنیں ہو شمول منافقین یہ سنیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تو تھا تیرے سوا ہم کئی اور نہیں۔ لہذا اب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس سے جت جائے گا۔ پھر اپنی حقیقی شان میں آئے گا ان کے پاس رک۔ اب جب تک کہ چاہے پھر مانتے تھے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برابر اپنے خداؤں سے جاتے ہیں تم بھی اپنے معبودوں سے جاتو وہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم تیرے سوا اللہ تو کئی اللہ تعالیٰ نہیں۔ ہم تیرے سوا کئی اور نہیں ہوتے تھے اب اللہ پاک اپنی رشتہ کو حل دے گا اس کی عظمت سے نہ ہو یہ بات روشن ہو جائے گی کہ ان کا اللہ تعالیٰ کیا ہے کہ ہر سب کے سب جہت سے ہر طرح کی ٹوپیوں کے جنس جو مانی ہوں گے وہ اپنے کئی کئی گریں گے۔ جہت کے لئے جہت نہ عین کی نہ کئی جہتیں گئے کی چوٹی کی طرف سید گم رہ جائیں۔

حقاک کہ آپ الہی کی عبادت نہ کر دیتے تھے نہ کھاتے نہ پہنتے تھے۔ ان کی ہر کار کا تعلق ہے۔ سے بپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے علم حاصل ہوا ہے۔ ہر قوم کو نہیں دیا اس لئے میری بات سناؤ میں تم کو بالکل سیدھا راستہ بتاؤں گا۔ آپ شیطان کی مصلحت سے نہ کرو۔ شیطان اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ سے بپ سخت اندیشہ ہے کہ تم پر غلبہ غالب ہو جائے گا۔ تم شیطان کے دوست قرار پاؤ گے۔ تو اگر نہ بپ دیکھو کہ تم اور عجم آپنا تم میرے اہل بیت سے۔ نہ کرو میں جو۔ اگر تم میں دشمن ہے نہ تو تم کو کھانا کھاد کروں گا اور تم کو بالکل چھوڑ دوں گا۔ تو اگر انہیں علیہ السلام نے کہا سلام عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے استفادہ کروں گا۔ میرا اللہ تعالیٰ نے میرا ہی ہے نہیں میں تم کو بھی چھوڑ دوں اور تمہارے سپردان باطل کو بھی۔ میں تو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنا رابطہ جوڑوں گا۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا میں دیکھے تاہم نہ دے۔ مگر چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حیات اپنے باپ کے لئے استفادہ کرتے رہے۔ جب باپ شریک پر ہی مرمی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ شریک کے لئے استفادہ کام نہیں دیتا تو استفادہ کرنا چھوڑ دیا۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ ابراہیم کا استفادہ اپنے باپ کے لئے تو صرف اس وجہ سے تھا کہ اس نے باپ سے وعدہ کرنا تھا لیکن جب ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہے تو اس سے چھڑا دی ظاہری ہے۔ لیکن ابراہیم علیہ السلام جو ہے نہ پرست اور عبادت کرتا نہیں اور وہ ہے کہ قیامت کے روز ذرا اپنے باپ سے ملے۔ میں نے تو کہہ دیا۔ سے کہیے گا کہ اے بیٹا تو جس شہادت کی خاطر میں نے کہا کہ تو ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے عرض کریں گے کہ "اے باپ! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے دن داخل نہ کرے گا اور میں ہر سے ملے اور تو کوئی رسولی نہ ہوگی ہے کہ میرا باپ اس حال میں ہے" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے اللہ تم اپنے پیچھے دیکھو تو اپنے باپ کو دیکھنے کے بجائے ایک رکوؤ۔ انہیں گئے۔ ہر کچھ میں تھوڑا ہوا ہے اور اس کی ہر کچھ کراہی اور ذرا کی طرف کھینچ کر لے جایا ہے۔

آسمان وزمین کے ملکوت پر نظر: چنانچہ اللہ پاک فرمایا ہے کہ ہم نے اس طرح ابراہیم علیہ السلام کو: میں زمین کے ملکوت میں نظر کر رہے ہیں اور اس کی نظریں۔ ابلیس تو کہہ رہے ہیں کہ اس طرح وہ ثابت اللہ عزوجل پر زمین اور آسمان کے ملکوت کی قیادت ہے جس سے ہر چیز ان کا خلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کوئی اور ہے نہیں۔ ابلیس کی دلاست فی النظر کو ملکوت سمجھتے ہیں۔ لیکن کمال دلاست فی النظر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کون سی ملی۔ یہاں کہ فرمایا: **وَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ**۔ اور مری جگہ ہے۔ **وَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ**۔ لیکن لوگوں کو آسمان وزمین کی مخلوق پر قدرت کی نظر کرنی چاہئے انہیں اپنے آگے پیچھے زمین اور آسمان کو دیکھنا چاہئے۔ اگر ہم یہ ہیں تو انہیں زمین میں دھندلیں اور چاندی تو آسمان سے نکالیں پر کر رہے۔ رحمت اور جبرائیل۔ فرماؤں گے کہ اس میں ٹیپاں ہیں۔ لیکن ملکوت کے بارے میں ابلیس جبرائیل سے بیان کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی نگاہوں کے سامنے آسمان چھٹے گئے تھے اور ابراہیم علیہ السلام آسمان کی سب چیزوں کو دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی نظر فرشتہ تک پہنچی اور ساتویں زمین ان کے لئے کھلی تھیں اور زمین کے اندر کی چیزیں دیکھنے لگے۔ بعض نے اس ضمنوں کا بھی اندازہ کہ ہے کہ دو لوگوں کے سامنے ہو گئی دیکھنے کے تھے اور انہیں ہر دو عالم کے لئے کچھ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اسے ابراہیم میں کہتے تھے تو اپنے بندوں پر کر رہے ہیں "کیا جب کہ بعد کو تو یہ کر لیں اور جبرائیل اس آیت سے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی قدرت سے آسمان وزمین کی کھلی ہوئی اور طبعی مدد کی چیزیں دکھادیں۔ ان میں کچھ بھی چھپاتے نہ۔ اور جب وہ صاحب ثواب ہو گئے اور بے تھے تو فرمایا کہ ابلیس اور اس کی ہر دو عالم کو نہ کر دیا۔ ہر دو صوبہ مافیہ جو گئے ہیں۔ نے مشکل ہے کہ ان کی نگاہوں پر سے چار اہمیت جو ہر نہاں ان کے لئے عیاں ہو گیا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو الہی کی انہیں سے دیکھا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و ہر دو عالم کو معلوم کر لیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو عالم کی ہر

عالم غریب میں اللہ تعالیٰ ایک بھری عقل میں جس سے پس آپنا رخ فرماتے لکات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ میں کیا بحث ہو رہی ہے آپ میں نے کیا کیا
ربہ میں نہیں جانتا تو اس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا کہ اس کی انگلیوں کی غصہ ک میں اپنے سینے میں پائے لگا۔
اب ہر چیز جو پر عقل تھی اور میں سب کچھ دیکھنے لگا کہ اول کیا کہ و لکنکون من النور فیض کے میں کہا گیا ہے کہ اہل آیت میں اور کون کون
ہے اس کی تفسیر بیان ہوئی کہ کہ ملکوت السموات والأرض لکنکون من النور فیض کے یعنی بننے والا ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں ہے
وذلكم فضل الله للبیت وللشعین سبیل الضحیٰ میں کہ اس میں آیات کے بعد وہ آیت ہے۔ یہی نہیں کہا گیا ہے کہ نہ دیکھیں کہ بلکہ
ساتھ بات کی بنیاد پر بات کو اٹھایا گیا ہے۔ یعنی ہم نے اس پر حکمت ظاہر کروایا تاکہ وہ دیکھے اور یقین بھی کر لے۔ اب قول بدلی ہے کہ جب
یہ ایک بات ہو گئی تو اہل انہم علیہ السلام نے جب سنا کہ کو دیکھا تو کہا یہ میرا اب ہو گا لیکن جب وہ عاتب ہو گیا تو کہا کہ تو اب جانتے
واہوں کو تو میں پسند نہیں کرتا نہ عاتب ہو جانے والی چیز اللہ تعالیٰ ہو سکتی ہے۔ قرآن کہتے ہیں کہ اور انہم علیہ وسلم نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ
وہ وہاں ہے جو ان کے پاس ہو۔ پھر جب جانے کو روکنا دیکھا تو کہا یہ میرا اللہ تعالیٰ کا نام ہو گا اب وہ کیا تو کہا یہ بھی اللہ تعالیٰ نہیں۔ اور سچا اللہ
تعالیٰ میرا اور انہی نے فرماتے تو میں کمر لوی ہو چلا گیا۔ پھر جب سورج کو طاق دیکھا تو کہا یہ سورج ہے اور سب سے بڑا ہے لیکن وہ بھی
دوب لیا تو کہنے لگے کہ اے قوم! میں خود تیرے دربار میں آتا ہوں تمہاری ان تمام چیزوں سے بہن کی قرعہ مشق کرتے ہو۔ اب میں نے تو اپنا رخ
کر لیا ہے اس بات کی طرف میں نے تمہاری اور زمین کو بھیہ لیا ہے۔ اب میں داخل اس کا ہوں اور مشرق میں جس سے نہیں ہو سکتا اور اپنی
مہارت و مشق اسی لئے خاص کر چاہوں جس نے آسمان اور زمین کو بھیہ لیا آپا ہوا ہے حالانکہ اس کی کوئی تھکے تحقیق کے وقت اس کے سامنے
نہ ہو گی۔ اس عرض میں مشرک سے توحید کی طرف آتا ہوں۔

میدان مناظرہ یا مقام غرور و فکر: مسخرین نے اس مقام پر اختلاف کیا ہے کہ کیا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام غرور و فکر ہے یا قوم سے مناظرہ کا مقام ہے اور دو قوم سے ایک مناظرہ کرنے والے کے موقف میں اکثر سوال کرتے ہیں۔ ایسی جہاں اس کو ابراہیم علیہ السلام کا مقام غرور و فکر قرار دیتے ہیں اس قول سے استدلال کرتے ہوئے کہ اگر یہ ابراہیم ہی تھے نہ اہل بیت نہ قرآن میں کوئی ایسا جہاں گھر میں اسحاق لیتے ہیں کہ یہ ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا کہ وہ بچپن کا فدا کی بات ہے یا بچپن کے افسانے کہ ان کی ماں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ غرور و فکر کا مقام ہے اور وہ ان کے خوف سے ولادت کے وقت وہاں میں تھے اسی قصہ پر۔ غرور سے تعجب نہیں ہے کہا تھا کہ ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے کہ جس کے ہاتھوں میں تبارک و تعالیٰ ہے۔ تو اس نے عہد کے کہا تھا کہ اسی مہل جتنے لڑکے ہیں انوں کو سب قتل کر دیے جائیں۔ ابراہیم جب حاملہ ہوئیں اور وقت وضع حمل قریب آیا تو وہ شہر کے باہر ایک غار میں چلی گئیں اور لڑکے کو وہیں چھوڑ کر چلی آئیں۔ اس سلسلے میں وہ بہت سے خالق حالات چڑھ کر کرتے ہیں۔ جیسا کہ اسی خیال پر مسخرین سلف و خلف نے بھی ذکر کیا ہے لیکن یہ تو یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم سے یہ بیان بہ حیثیت ایک مناظرہ کرنے والے اس عہد کو باطل کرنے کے لئے کہ تم جو جہاں دانستم کو کہتے ہو یہ سب سچ ہیں۔ چنانچہ مقام اول میں وہ دعوت اسلام سے متعلق اپنے باپ کی فطالہ کرتے ہیں یہ اسلام انہوں نے فرشتوں کی ہمتی کے بارے میں تھے تاکہ یہ پہلے خالق عظیم کے لئے ان کی شجاعت کریں۔ حالانکہ وہ بہت خودمان کی اپنی نظر میں بھی تھے اور یہ معنی تھے۔ لیکن وہ کوئی طاقت کی عبادت کرنے سے پہلے تھے کہ دور دوری اور دوسری ضروریات سے متعلق اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی ستارہ کیا کر رہی چنانچہ اس مقام میں ان کی اہل اور گھر کی غلامی کی ہے۔ یہ یہاں سات ستاروں کے تھے یعنی قرآن میں "مطار" زہرہ "شمس" مریخ "مشتی" زحل "سب سے زیادہ چمک دار ستارہ شمس ہے پھر قمر ہے پھر سب ستاروں میں روشن تر زہرہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اسی ستارہ زہرہ کو کیا اور قوم کو بتایا کہ الیہ کی ان ستاروں میں مسابقت نہیں۔ خود اپنے ہیں ان کی قدرت تعین شدہ ہے۔ یہ سچ ہے یا نہیں۔ ابھی اپنے استعارے نہیں جملہ کرتے۔ یہ تو ابراہیم علیہ السلام کی مسابقت نہیں۔

کیا ہے۔ لیکن اگر حمیرہ ابراہیم علیہ السلام کی طرف پھیریں کہ یہی کام ایسا ہی ہے تو یہ تو بہت اچھا ہے لیکن اشکال یہ ہے کہ اگر ہم علیہ السلام کی روئے کے سلسلے میں لڑکا لکھ بھی قیاس ہے مگر وہ علیہ السلام ابراہیم ہے۔ علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں بلکہ ان کے بھائی ہیں۔ ان میں ازہ کے بیٹے ہیں کیا جب کہ علیہ السلام کی طرف سے طہران کی ذریت کے شخص میں ان کو نہ دیا گیا ہو۔ جیسا کہ اس قول باری میں بھی ہے ﴿ اَنْتُمْ خَلْقْتُمْ خُذْ دَاوُدَ حَصْرَ بَغْضَاتِ الْعَوْتُ ﴾ یہاں قیاد یعقوب علیہ السلام کے سلسلے میں اسامیل علیہ السلام کو بھی یہ آیت ملے حالانکہ اسامیل علیہ السلام تو ان کے چچا تھے یہ سلسلہ کام میں غیب و انکسرت کی جارہا ہو اور وہی طرح کی دوسری آیت ہے ﴿ فَصَدَّ عَنْهُمْ لَهْمُ الْمُنَافِقِينَ ﴾ انیس کے جہاں ملائکہ کو عبد کا حکم دیا اور مخالفت کی کہ مت کی گئی وہاں انھیں کو کہہ رہے تھے بلکہ ان میں شامل فرد ہے کہ اسٹیلی کیا کہہ کر کہ وہ ملائکہ کے ساتھ تھے یہ رکھنا اور نہ تو ملک نہیں تھا۔ جن میں سے تھا۔ اس کی طبیعت ہر حق اور فرشتوں کی طبیعت ہر حق۔ نیز اس لئے کہ یہی علیہ السلام کو ذریت ابراہیم علیہ السلام یا نوح علیہ السلام کے سلسلے میں ملا گیا ہے۔ گو یہ شخص بھی ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں کہ گیا۔ اس دلیل کی بنا پر یہ بھی کہ اولاد بھی آدمی کی نسل ہی میں سے بھی جاتی ہے۔ جب اگر مبین علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے تو صرف اس بنا پر کہ ان میں مریم علیہا سلام ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ہی تھیں۔ کہتے ہیں کہ جہاں نے بھی ان میں سے کہا کہ میں نے تمہارے تعلق سے ہو کہ میں اور حسین ذریت بنی امی میں سے ہیں حالانکہ وہ اولاد ابراہیم کی ذریت سے ہیں اور پھر یہ بھی دعویٰ کرتے ہو کہ اس کا ثبوت قرآن سے ہے۔ میں نے قرآن کو نال سے ”فرمیں پڑھا لیکن اس کو نہ پایا۔ تو میں میرے کہا کہ کیا تم میرے ہاں نام میں نہیں پڑھا کہ وہ میں کو نبیہ داؤد و سلیمان حتی کہ وہ بھی وہ جیسی تک پڑھتے چل گئے کہا کہ ان پڑھا ہے۔ کہا کہ مبین علیہ السلام کو ذریت ابراہیم میں نہ دیا گیا ہے اور حالانکہ وہ اب نہیں دیکھتے تھے ”صرف نبی کے تعلق سے ذریت میں قرار دیا گیا تو پھر نبی کے تعلق سے حسین اور حسین ذریت میں نہیں کہہ سکتے ہوں۔ جہاں نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔

اس لئے جب کوئی آدمی اپنی میراث کو اپنی ذریت کے نام پر وصیت کرے یا وہ غیب یا یہ کہ ہے تو کیا ذریت میں اولاد عطا ہوگی اور علی بھی جاتی ہے۔ لیکن جب اچانک نبی کے نام سے دیا ہے، اذکر کہ ہے تو خاص مصلیٰ یعنی یہی شخص ہوتے ہیں اور چہ۔ اور دوسرے نے کہا ہے کہ اس میں اولاد عطا ہوگی اور علی ہے کہ کوئی شخص جو نبی کی وصیت ہے کہ دوسرے انھیں نے حسن بن علی کے بارے میں فرمایا کہ میرے چچا سے ہے اور انھیں خالی اس کے ذریعہ مسلمانوں کے اوپر ہے فرقوں میں صلح کر دے گا اور جنگ کا ختم دہ جائیگا۔ چنانچہ حسن کو ان کے قتل سے قہر کیا اور اسی کے نام سے کہ وہ وہاں میں داخل گئے جاتے ہیں۔ اور قول باری ﴿ وَجَنَّا اسْمٰہُمْ وَفَرَّ اسْمٰہُمْ وَاسْمٰہُمْ ﴾ یہاں ان کی نسل اور نسب دونوں کا ذکر ہے اور بدایت وہ گزیرے کہ ان میں سب پر شامل ہے۔ اسی نے فرمایا ﴿ وَاجْتَنِبْهُمْ وَاجْتَنِبْہُمْ اِلٰی عَصَاہِمْ فَاسْتَنْفِمْ ﴾ یعنی میرے ان کو نبی اور میرا مستقیم کی بدایت کی۔ پھر فرمایا ﴿ ذٰلِكَ خُذِیْ اِلَہِ یٰہِیْہِ مِنْ نِّسَاۃٍ مِّنْ عَصَاہِہِ ﴾ یعنی یہاں کو منہ خانی کی توفیق دے جس کی بدایت کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

شرک ایک اچھا ہی گھناؤنی تیار ہے۔ ﴿ وَلَوْ اَشْرَکْنَا لَخَطَّ عَقَبُہُمْ مَا کَانُوْا بِمُضِلِّیْنَ ﴾ یعنی اگر وہ شرک کریں گے تو ان کے سارے ایمان بیک سب کر لے جائیں گے۔ یہاں یہ بتا: حضور ہے کہ اگر شرک میں قدر سخت ہے اور اس کی بدائی کی ذریت حتیٰ زبردست ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿ وَلَقَدْ اَوْفٰی اِلَہُکَ وَالِیْہِ فَاذِکَ اِنَّ اَعُوْذَ لِمَنْ یُّعٰذِلُ عَقَبُہُ ﴾ ہے۔ بلکہ کل فرد میں ہے اور خدا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو۔ جیسے کہ فرمایا ﴿ فُلْ اَنْ کَانَ لِلّٰہِ عَمَلٌ ﴾ ہے۔ لیکن اگر منہ کی دوا ہو تو میں سب سے پہلے، لئے وہاں جو اور فرمایا ﴿ لَوْ اَرَادَ اَنْ یُّنْفِذَ لَہُوْا لَا یُخْلَدُوْنَ مِنْ لَّدُنَّ ﴾ ہے۔ یعنی اگر میں کھیل کر شاہد ہی چاہتے تو اپنے پاس سے ہی لیتے۔ اور فرمایا ﴿ لَوْ اَرَادَ اَللّٰہُ اَنْ یُّجِزَہُ وَلَہُ ﴾ یعنی اگر منہ خانی دوا کا ہی ارادہ کرتا تو اپنی طرف میں سے شے چاہتا جس لیتا

کاس سے ہارے میں ہے، وہ ایک ہی سیف سے ہارے میں۔ ان سے کچھوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی انسان پر کتاب نہیں بھیجی۔
 ثانی رسول کے ہارے میں پہلی ہمت پڑھ لی گئی ہے اس لئے کہ آیت قیامت اور یہود و انصاریت کے عارضے تھے کہ انسان پر وہی کتاب
 نہیں آتی لیکن وہ خود قیامت کے آگے کے قائل ہیں اور انہی میں قریش اور عرب جو محمد ﷺ کے مشرک تھے اس وقت میں کہ آپ ﷺ
 پر ہیں اور پھر یہ کتاب انہی ذاتی جبرائیل فرمادی کہ انکے نفس عذابا ان اوحسنا الی دخول مسقطہ ان اللہ الناس کے لئے بھیجی کہ ان کو
 تعجب نہیں ہے کہ انہما انکس میں سے کسی پر وہی سمجھیں کہ لوگوں کا غرر اس لئے اور اس لئے ہے و ما مع الناس ان یؤمنوا انما
 غلب الہدیٰ ہے یعنی جب ان کے پاس یہ ایت تھی تو ان کے لئے سے جو چیز مانگتی تھی وہ یہ کہ ان کا تین قوار کا تھانہ لے آئی ہوتی تو رسول کا
 بھیجا ہے تو اس کی انہ دو کہ مالک اور زمین پر چلتے جاتے ہوتے تو ہم بھی انسان سے کسی ملک کی رسول بنا کر بھیجے۔ اب یہی اللہ پاک
 فرماتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت جیسا کہ چاہتے نہیں پہچانی۔ لیکن یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پر یا کو کمال نہیں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ اب وہ کہ جس سے کتاب اتاری تھی وہی نبی پر جو انہوں پر خود وہ یہ ایت ہوتی۔ وہ کسی کی پیش کی ہوئی کتاب تو یہت جس
 کی کتاب لی ہوئی تھی۔ نہ اور یہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کسی نبی جو ان کی کتاب اللہ کی بارگاہ تھی جس سے ان کے مختلف حکومات میں
 رہتی ہوتے تھے اور شہادت کے کارکنوں میں سپہ سالار کو مخاطب لینے تھے پھر فرمایا کہ تم تو یہت کو خودی و حق تعالیٰ سے نہیں اس میں
 لینے ہوئے خریف و بدلیل بھی اپنی طرف سے لیتے جاتے ہو اور کہتے یہ لو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی آیت ہے اسی لئے فرمایا کہ جو تعالیٰ
 آجوں کو ظاہر کر دیتے ہو اور انکو اوجھڑا دیتے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ تم نے اور کچھ جان لیا جس کو تم جانتے تھے نہ تمہارے اصناف۔
 یعنی کہ انہ اس وقت کہ ان کو جس نے تم کو تبار کی کرشتہ فرمائی تھو اس میں اور نے والی باتوں کی پیش کوئی کردی جس کو تم جانتے تھے نہ
 تمہارے باپ اور تمہارا قہار کہتے ہیں کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں اور مجاہد کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ
 اس سوال کے جواب میں تم آپ ہی جواب دے کہ اللہ تعالیٰ نے بارگاہ میں کو ان میں جاننے کے کہا ہے وہ اس قدر کہ ان میں تیسرے میں
 معینوں سے ایسا نہیں جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا ہے کہ لا ھل اللہ ہے کے معنی یہ ہیں کہ تمہارا یہ خطاب ان کے لئے نہیں ہے اس لئے
 اس لئے کہ یہ پھر صرف ایک قدر یعنی اللہ تعالیٰ ہے اس سے یہ لازم آئے گا کہ ایک مشرک و کفر بھی کفر ہو سکتا ہے جو کفر ہو کہ ہو۔
 لیکن کفر مشرک و کافر کا لغت عرب میں یہ مفید سمجھا جاتا ہے اور اس پر سکوت نہیں ہو سکتا۔ اور قول ہادی تعالیٰ ہے کہ انھیں ملاقات و مجلس
 میں جملنے و حتی کہ موت کے سبب کی یقین کی آگئیں محل جائیں اور ان کے بارگاہ کو جان لیں۔

قرآن اور صاحب قرآن کی شان اور قول ہادی ہے کہ یہ قرآن مبارک ہے اور قریبہ انھیں کی حمد میں کہنے والا ہے
 اور ان کے نام اس کے اور یہ کہ ان کے اطراف میں رہنے والے قرآن عرب کا اور عرب و عجم کے نبی تمام کو کفر و شر کے نہ نتیجہ
 سے اس لئے۔ جبرائیل ایک دوسری آیت میں فرمایا **وَلَقَدْ بَلَّغْنَا الْإِنْسَانَ أَنَّهُ لَئِنْ رَءَاكَ رَبُّكَ وَنَسِيَ لَوَاقِدًا تَلْتَمِسُهَا النَّفْسُ لَهَا لَرَبُّكَ أَدْنٰی** اور انہیں بھی جن تک میرا پیام پہنچے۔ اور فرمایا کہ جو لوگ تم
 کریں گے ان کے لئے اور فرمایا کہ ہے۔ اور فرمایا کہ **لَسَوْكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لَمَّا نَسِيَ لَوَاقِدًا تَلْتَمِسُهَا النَّفْسُ لَهَا لَرَبُّكَ أَدْنٰی** اور انہوں نے لئے وہ دہرائے والا ہے۔ اور فرمایا **وَلَقَدْ نَزَّلْنَا
 الْكِتَابَ وَالْإِنشَاقِ وَالْإِنْشَاقِ فَانْطَلَقُوا فَعَدَا غَدُورُ الْوَدِّ نَزَّلْنَا الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لَمَّا نَسِيَ لَوَاقِدًا تَلْتَمِسُهَا النَّفْسُ لَهَا لَرَبُّكَ أَدْنٰی** اور
 ان پر وہ سب ہی کو ان سے کہہ دو کہ اب بھی تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ اور وہ سلام میں اس کے جواب میں کہ انہ انہی کہیں اور انہی کہیں
 کے قریب اور تمہارا کام ایت کو صرف ان تک پہنچا دیا تھا۔ اپنے بندوں سے اللہ تعالیٰ کا خوف و امان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ و مسلم سے عبادت ہے کہ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بھٹے پانی چیزیں بخشنی کی ہیں کہ مجھ سے پہلے انہی میں سے کسی کو نہیں دیا تھا۔ لیکن میں سے ایک یہ ہے

لے یا تو اٹھا کر لے۔ جیسا کہ قرآن کا حق نہیں کہ مرنے والے کافروں کو لے کر ان کے چہروں اور ہاتھوں پر بوقت حشر مار دیا ہے ہیں۔ اور اسی نے فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعَنَّا لَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَ الْكُفَّاءُ﴾ تاکہ ان کے جسوسات میں ہی روح کو نکالیں۔ اور فرشتے ان کافروں سے نہیں گئے کہ اپنی ارواح کو باہر نکالیں کافروں کا جب وقت مرے قریب آئے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو خبر دیں گے عذاب و نکل کی چیز میں اور وہ سنیں اور حیم کی اور غضب و حق کی تو ان کی روح ان کے جسم میں پھرنے لگے گی نکلنے سے انکار کرے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو مارنے لگیں گے حتیٰ کہ وہ صبح نکل جائیں گے اور نہیں گئے کہ اپنی ارواح نکال بیٹھتے آج تم کو لڑنا لڑنا عذاب و راجا کا۔ ان سزا میں کہ جیسے جہان اللہ پناہ فرماتا کرتے تھے۔ مومن اور کافر کے وقت مرگ سے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ قول باقی ہے کہ نہ فضائی نے ساتھیوں کو ڈنکار دیا نہ آخرت کی لڑائی میں قول ویت کے ذریعہ جیت و قاتم تھا ہے۔ اسی مردہ نے یہاں ایک بہت طویل حدیث سند قریب سے نقل کر دی ہے۔ جو ان عیال سے مروی بتائی گئی ہے۔

مردوداری ہے قبر، دے پاس ایسے فرد خرافہ افک کے جیسے خلقِ اول کی جڑ پھانکے جاتے ہو، اور یہ بات ان سے ملامتِ خدائی ہوتی۔ جیسا کہ فرمایا کہ وہ اپنے آپ کے رستے صاف صاف ہوئی تھیں جہاں کے اور اسی کیفیت میں قوت کے جیسے کہ پہلے خلق کے وقت تھے یعنی جیسا کہ انہوں نے کہا ہے وہی تھا وہ میرے اور تم کی بات کا اظہار کرتے تھے اور اس جو قیامت و مستندہ سمجھتے تھے اور فرمایا کہ انہوں نے تم نے جو حال و وطن میں کر رکھا تھا اس کو اپنے پیچھے پھوڑ ڈالے۔ گنگوہیؒ کہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں قوم کے لیے ایک ہے کہ میرا نبی میرا ہے جس کی تیرا نبی تو صرف ایک ہی تھا کہ تو نے علیہ السلام کا کہا کہ یہاں پر ہمارا کون اور میرا کون ہے اور میرا نبی کون ہے کہ میرا نبی میرا ہے اس کے ساتھ میری دولت دوسروں کے لئے ہے۔ مذہب کا ان آدمی سے ہوا تو وہ ان کی بات سے کرکھاتے تھے کہ اسے وہ بھٹکنا اور بڑھا کر وہیں پھوڑ ڈالے پھر فرمایا کہ اس دن کے لئے کیا آئے کھجور اور کھجور کا کھجور نہیں کھجور پھر فرماتے کہ میرے وہ بھٹکنا نہیں ہیں جن کو تو سمجھتا تھا کہ وہ میرے ساتھ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی حفاظت نہیں کرتے۔ یہ ان کو اساتذہ اور سرورِ خلق کی یاد دہانی ہے کہ وہ نہ نکلیں نہ جان و احسان کو بوجھنا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ وہ ان کی حیات دہوئی۔ حیات آخرت میں خاندانِ بخشوں کے۔ قیامت کے روز تو اس کے عقلمندے ٹوٹ جائیں گے کہ ان کی حیات دہوئی۔ جن کا دل جاتا رہے گا اور انہوں نے انہوں سے خطاب کرے گا کہ تمہارے وہ بات سب کہاں ہیں انہیں تم میرے شر کا وہ فرار دے رہے۔ ان کی بات کہ ان کے کاک۔ اب تمہارے وہ ملعونہ باطن کہاں ہیں وہ کیا تمہاری اس وقت کوئی ذکر کر سکتے ہیں یا تم ان کی ذکر کر سکتے ہو۔ اور اسی لئے فرمایا کہ تمہارے ساتھ آپ وہ شر کا نہیں رکھتی دے رہے ہیں جنہیں تم میرے پاس شیخ سمجھتے تھے اور انہیں بھی متعلق سمجھتے تھے کہ ان کی مروت کی جا۔ پھر فرمایا کہ تمہارے ان کے تعلقات سب باطل ہیں۔

[illegible]

شہر کیہ عقیدے کا بظاہر منطقی انداز میں روزگروں کا موجد ہے خالق ہے۔ اُن کی شکل و رنگ و آواز کی اس نے سامنے نہیں کی۔ چنانچہ بدعت کہہ دیتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ سلف میں اس کی کوئی تصویر نہیں ہوئی ہے۔ لوگ کسی عمل کو اپنا شرع سے ایجاد کر کے اس کو لازم و غلام قرار کا کام لیتے تھے۔ ان کے ماننا کیسے ہو گا اس کے توحید ہی میں نہیں ہو سکتا۔ تو وہ طعنے مٹا دینے سے بہرہ ور ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے مناسب و مشابہ اور کوئی چیز بھی نہیں۔ جیسا کہ قرآن کہہ چکے ہیں کہ میں نے اپنے ایک چنانچہ مانو ہے۔ یہ بانی نبوت بات ہے۔ اس نے ہر شے پر علی۔ چھ اس کی مخلوق اس کی ہی کیسے ہو گی۔ اس کی کوئی تصویر نہیں۔ پھر اس کا چہرہ اس کی تصویر اس نے نہ لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
وَكَيْلٌ ۝ لَا تَدْرِيكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝

یہ ہے ان تونی جہاد میں اس کے جاو کی حوا سے نہ تانی نہیں اور جہاد کیلئے اس کو تمام کی مبارک کہ ان اور بھی جہاد ہے۔ ان اور

[illegible]

اور یہ بھی کوئی نیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ حوالہ دیا گیا کہ نہیں کہ عینکے لیے اور یہاں بہت عجیب ہے اور ظاہر آیت کے خلاف ہے جس کا مطلب ہے کہ اگر خدا کا کہنے "حق" یہ ہے کہ جس "شاہد" سے دوسرا دین کا یہ خیال ہے کہ رویت کو اہمیت ماننے کو ہے اور ان کے انکار کا خلاف نہیں "میں نے کہ" اور ان رویت سے خاص نہ سے صورت خاص کا لگتی ہے عام کی نفی نہیں ہو سکتی اب نہیں لادنا کی کہ یہاں

[illegible]

إِخْلُوعَ مَا أَوْجَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رِجْلِكَ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَأَعْرِضْ عَنِ النَّفْثِ كُلِّهِ ۚ وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيفًا ۚ إِنَّمَا أَنَا عَلَيْهِمْ بِوَكَيلٍ ۚ

آپ خود جس طرف ہی چلے رہے ہیں، اسی کی طرف آپ کے رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور کائنات میں اور
شریکین کی طرف غفلت نہ کیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو حضور سوانح نبیؐ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپؐ کو ان کا ٹکڑا نہیں دیا۔ لہذا آپؐ کو

[illegible]

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ
تُكَايِلُ كُلُّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

میں کو بھی کیا ہوگا! افسانہ خانی کا پھوڑا ذکر سہاوت کرتے ہیں کیونکہ ۱۹۷۰ء کا قتل مد سے گزرا کہ تہ فہلی کی بیوی میں کہانی کرے
میں نے لڑائی طرح پر طریقہ اداں کو ان کا قتل کر خوب یاد کرتا ہے۔ مگر اپنے آپ ہی کے ہاں ان کو جاتا ہے۔ ۱۹۷۰ء ان کا جتنا دے گا جو کچھ اچھی د
لا کرتے تھے۔

مستوران باطلہ کو گالیاں دینے کی ممانعت: خدا پاک، رسول اللہ ﷺ کو اور مومنین کو منع فرما رہا ہے کہ مشرکین کے خداؤں کو گالیاں نہ دو اور یہ اعلان کہ اگرچہ جس میں یہ گندہ صلیحت سی لیکن خدا اس سے بڑھ کر پیدا کرتے ہیں یعنی عقائد ناجی

لیکن ایمان نہ لائیں گے۔ جیسا کہ پہلی دفعہ ان کے اور ان کے ایمان کے درمیان مائل ہو گئے تھے۔ ان عوامین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی ہے من کے کہنے سے پہلے ہی کہ یہ کیا کہنے والے ہیں اور کھل کر کہنے سے پہلے ہی اطلاع دے دی کہ کیا عمل کریں گے اور فرمایا کہ شخص اچھا کے مانند کوئی تم کو کئی بات نہیں بتا سکتا۔ انہیں کہے گا کہ اپنے انہیں خبر دیتی ہو جو کہنا کہ میں نے سنے ہیں۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ وہ نہیں گے کہ کاش ہمیں دیندہ نہ جی کا ایک اور موقع تھا تو ہم بچوں میں سے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں تو ہمیں بھی جانیں تو بھی ہدایت پر نہ چلیں گے۔ اور فرمایا کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں تو ہمیں چلتا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ وہ جہالت کہہ رہے ہیں کہ ایک نہیں گے۔ وہ ایمان نہ لائیں جانے کے بعد بھی وہ مسہ نہ کی مصلحت ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ اس وقت کی طرف اس وقت بھی ہمیں کے دل اور ان کی آنکھوں کو منقلب کر دیں گے اور پھر بھی من کے اور ہدایت متوقع کے اور یہاں پر وہ مائل ہی ہے۔ یہ گھوڑا ہم و ہمیں ان کی سرکشیوں میں جھگڑنے کے لئے جھوڑا ہی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

ہر ایک سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اپنی مرضی اور توفیق کے ساتھ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس توفیق کی قدر کرنا اور اسے بروئے کار لگانا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی توفیق کو بروئے کار نہ لے کر بیٹھ جائے تو اس کی توفیق برباد ہو جائے گی۔

وَكَذَلِكَ نُؤْتِي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

مور ای طرح جنس لغار کہ مغل کے قریب تھیں۔ اُن کے ادا کے احوال کے سبب

[illegible]

يَعْمَلُونَ الْإِحْسَانَ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّبْنَاهُمُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَاذِبِينَ ﴿٥٠﴾

اسے بہت جانتا اور انسانوں کی پانچ ہڈیاں بھی اس کی قہقہے میں تھیں۔ چلیں! لیکن آگے بڑھتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ وہاں کیا گڑے تھے۔ ہر گم کو وہاں آج کے دن کی خبر پتا نہ کرتے تھے۔ وہ سب گم کو اپنے ہاں اقرار کرتے ہیں اور ان کو نہ پتا کہ کوئی ان کے بھول میں رہ گیا ہے۔ ہر گم کو وہاں کوئی گم نہیں پتا۔

انہوں میں نبوت نہیں آئی۔ روز قیامت کافر کفر کا اقرار کریں گے، لاکھ چاک یہاں کافر ہیں، انہیں کو متنبہ فرما رہے ہیں کہ ہم قیامت کے روز ان سے چھٹیں گے کہ کیا تم نے رسولوں کے قتل کی نبوت اور کفر کیا تھا۔ پوچھتے ہیں کہ ہاں ہے، جو نبی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ بخانی۔ جن انہیں لپکا جھٹھوں میں سے، رسول نہیں آئے تھے۔ رسول صرف انسانوں میں ہوتے ہیں انہوں میں نہیں ہوتے ہیں۔ وہی مہس سمجھتے ہیں کہ رسول نبی قوم میں ہوتے ہیں، جن میں صرف ذرا دانے والے ہوتے

خاک میں کوہِ پاک کو اس کے اور بزرگ و پائے میں تم کو گون گونائیں گے۔ یہ ہماری عبادت ان لوگوں کے لئے ہے جو ہم سے ڈرتے ہیں۔ اور فرمایا کہ کہتا ہوں ایسا نہ کرو اور سالکوں سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنا فضل بنائے گا۔ پھر یہ کہ ان سے پہلے کے لوگوں کو اپنا فضل عطا ہوا جو وہ ان کے لئے چند فیوض میں اس پر انہیں چلائے گا اور خوف کے بعد میں ان کی زندگی میں ان سے دس گنا تک اور بعد انی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے امت کو یہ لوگوں پر فخری سے انہیں میں عطا ہے ان کا مال و غیرہ ہے۔

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَ
هَذَا لِشُرَكَائِنَا قُلْ مَا كَانَ لِلَّهِ شَرَكٌ كَمَا قَالُوا فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَ مَا كَانَ لِلَّهِ
يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۱۰﴾

اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ وہ مقرر کیا ہے جس میں ان لوگوں نے اس سے بہتر حصہ اللہ تعالیٰ کا حصہ بنا لیا۔ مقرر کرتے ہیں کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ حصہ سے مجبور ان کا ہے۔ پھر یہ کہ ان کے مجبور میں کوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف میں کتنی اور چیز تھیں اللہ تعالیٰ کی کوئی ہے۔ وہ ان کے مجبور میں کی طرف بھی جاتی ہے۔ انہوں نے یہی کہی تھی جو یہ حال رہ گئی ہے۔

شرک اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا حصہ بھی نکالتے تھے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرکین کو دعوت کی جارہی ہے جنہوں نے کہ یہ تمہیں اور شرک و کفر چھوڑ دو اور دوسری مخلوقات کو اللہ تعالیٰ کا حصہ بنانا خداوند پر حق کا ناقصی پاک پروردگار ہے اور اسی نے فرمایا کہ یہ لوگ بھی ان کی جگہ اور ایسا وہ ہیں ان کی نفس سے جو کچھ اللہ تعالیٰ میں سے ایک حصہ تو اللہ تعالیٰ کے نام نکالتے ہیں اور اپنے ذمہ لیں ان کی دوسرے کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے حصہ ہے اور یہ شرک ہے۔ ہم نے انہیں شرک کا نام دیا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ نے انے فرق نہیں کیا خداوند اللہ تعالیٰ کے نام ہے اور شرک کے انہوں میں فرق کرتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ سے اس آیت کی تفسیر میں فرمائی ہے کہ یہ انہوں نے جب ذراعت یا کھیتان وغیرہ کی کاشت کرتے تھے اور بیج بونہ اور خر حاصل ہوتے تھے تو اس میں سے کسی قدر حصہ اللہ تعالیٰ کا فرماتے اور کچھ ان کے حصہ میں رہتا جو ان سے ہم کو بوجھنا اس کو جمع کر لیتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ کے نام کا کچھ حصہ اس میں سے کر جاتا کچھ آدھ بیج بونہ تو اس کو ان کے حصہ میں ٹھیک کر دیتے تھے اور اگر انہوں نے کئے تو خداوند حصہ سے اپنی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے لئے فرما دیتے جب کچھ بچا کرتے یہ تو خداوند حصہ سے انہوں کے حصہ میں لیتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حصہ کا فرما دیا وہ اپنی آگے بڑھ کر ان کی کاشت والی زمین میں اب کر جاتا وہ حصہ سے دیتے اور اس کو ان میں سے لئے خاص کر دیتے۔ اور جب وہ عام اور وسیع جاؤں تو ان کے لئے حکم میں کر دیتے اور کوئی کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے قلاب کی خاطر ہم سے یہ حصہ انہوں سے لے لیتے ہیں۔ پناہی قیمت میں دے دیا اور انہیں انہوں پر دینی دانی ہے۔ انہوں نے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نام کا کوئی حصہ وہ انہوں میں کوئی حصہ کرتے تو اللہ تعالیٰ نے نام کے ساتھ انہوں کا نام بھی لیتے اور انہوں کا نام انہیں یہ کیا بیان ہوا۔ صرف اللہ تعالیٰ کا نام نہ کہ انہوں نے انہوں کے حصہ کے ساتھ انہوں میں کوئی حصہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتے صرف انہوں کا نام نہیں بلکہ یہ آیت میں ہے سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ یہ انہوں کی تفسیر ہے۔

یعنی اگر اللہ نہ چاہتا تو نہ ہر شرک کرنے والے اسلام لے کر آتا اور نہ ہی کسی چیز کو وہم قرار دے لیتے۔ اسی طرح اگر کہتے تھے 'وَلَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ لَغَلَبْنَا الْكُفْرَ' پس چاہی اللہ ہمارے سامنے کر دے کہ ہر کفار کا کذب اللہ تعالیٰ میں قہر ہے۔ چنانچہ اللہ شہرہ کے سب سے پہلے کے لوگوں بھی کفر اور کفر سے روک دیا۔ اسی پرست اور باطل اور غلامی وعت ہے کہ یہ کہتے ہوئے تھے کہ اسلام پانچ سو سالہ حق کا مذہب ہے لیکن ۱۸۵۶ء ہر ملک کے کچھ جگہ اور مشرق میں تو اسلام کا مذہب نہ چل سکا۔ اسے نبی (ﷺ) کہہ کر تم کو یہ کہیں سے معلوم ہو گیا کہ تمہارے لیا کا رسول سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔ اگر اس کو نبی کی طرف سے کوئی عذر تو خارج قرار دے کر تمہارا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ فرق ہے اسے تو اس بار تک علم حاصل کر چکی ہو کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ فرق ہے۔

[illegible]

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَكَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ لَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطْنٌ وَلَا تَمْتَلُوا أَنْفُسَ الَّتِي حَكَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكَمْ
وُطِّئَتْ بِهِ لَعْنَةُ تَعْقِلُونَ ٥

آپ فرما دیجئے کہ اُنھیں تم کو بھی پسند نہ کرنا تھا جن کو تھوڑے دن پہلے تم نے ختم کر دیا تھا۔ یہ کہہ کر اُنھوں نے قہقہے سے ہنسنے لگے اور کہا کہ وہ تو اللہ کے رسول کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کہا کہ وہ تو اللہ کے رسول کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کہا کہ وہ تو اللہ کے رسول کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کہا کہ وہ تو اللہ کے رسول کے ساتھ تھے۔

ہم اخلاقی اور معاشرتی دھنیں: انہی مسودہ سے مراد ہے کہ جو نبی اکرم ﷺ کی آخری وصیت کو اپنایا جائے وہ مسودہ

سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ قریب القریب کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ ایک سواگت بھی ضرور کی جائے گی۔ مگر یہی جنت آج بھی
 ہیں۔ والدین مسلم ہیں تو ان میں "مسعود" نے یہی حقیقت ہے چھپا کر کوئی بھی افسانہ نہ لایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اے اللہ کے رسول
 پاؤں اور اس کے عرض کیا پھر کوئی عمل لایا تو والدین کے ساتھ ایک سواگت" میں نے کہا کہ "اگر قرآن مجید کی کتب میں اس میں
 مسعود" کہتے ہیں کہ اگر میں طرہ سوال کرنا تو حضرت طرہ جواب دیتے۔ اس صامت" سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ
 کہ اس صامت اپنے والدین کی امانت کرو اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ماری و لاجبیاں بھی نہیں اسے وہ خود اس کی امانت
 قبول کیا نہ اسے اسے۔

جب والدین اور والدہ کے ساتھ کسی سواگت کی بات ہے تو اسے قریب القریب میں فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس
 جنت کے خوف سے قتل نہ کرو۔ شاہین نے یہاں سے مشرکین اپنی والدہ کو قتل کر دیا تھے اور وہ کبھی باپ کو قتل نہ کر سکتے تھے اور
 اپنے تھے اور بعض وقت ان کو قتل کر دیا جانے کے خوف سے وہ اپنے کسی گمراہ حقیقت نے فرماتے کہ سب سے بڑا گناہ تو شریعت
 کے لئے ہے۔ لہذا یہ شریعت خود کے قتل کی حقیقت ہے۔ حضرت ﷺ نے چھپا کر کوئی سواگت لایا تو والدین کے ساتھ اس
 خوف سے کہ انہیں بھی اپنے ساتھ یہ سواگت لایا نہ لایا۔ چھپا کر کوئی سواگت لایا تو والدین کے ساتھ اس خوف سے کہ انہیں بھی اپنے ساتھ
 نے یہی آیت عبادت فرمائی کہ "وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ يَخْلَعُونَ" یعنی جو ان کے ساتھ دوسرے خداؤں کو
 نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی عزت دے دی ہے ان کو قتل نہیں کرنے کی اجازت ہے اور وہ انہیں گناہ سے روک دیتے تو
 "طلاق" کہتے ہیں۔ اسی نے فرمایا کہ رزق تو اس کو اور تم کو ہم ہی دیتے ہیں۔ رزق کی بات میں ان کو قتل کیا تو گناہ تھا جس سے
 قصود تھا۔ یعنی ان کو رزق پہنچانے کے لئے جب قتل نہ کیا جائے تو رزق سب کا رزق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ لیکن یہاں چھپو
 قتل حاصل ہو جو وہ اس کے فرمایا کہ تم وہ ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اس لئے کہ یہاں انہیں بات ہے کہ تمہارا رزق ہمارا ہی دیا ہوا
 ہے اس لئے اپنے رزق سے خوف نہ کرو۔

قرآن تعالیٰ "وَلَا تَطْرُقُوا أَلْفَاظَ مَظَاهِرِهَا وَمَا مَطَرُ" یعنی فحاشی ہے قریب میں نہ جانا تو وہ ظاہر ہوں یا محرم
 میں۔ یہاں کہ فرمایا کہ وہ (محرم) اور بے فحاشی ظاہری و محرم سب کو ہم قرار دیتے۔ اور انہوں نے حکمت سے یہ جو اظہار حق
 ہے اور شریعت سے جو نہیں کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا بھی مسودہ کرنے سے بچ جائیں تو تم نہیں جانتے۔
 و قد و اظہار اللہ و مطلقہ کا جس میں اس کی تفسیر گمراہی ہے۔ اس مسودہ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے
 بڑا خدا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اس کے ساتھ ظاہر و باطن کو احسن حرام کر دیتے ہیں۔ مسودہ میں یہاں کہ اگر میں اپنی عورت
 کے ساتھ کسی مرد کو نہ کرنا دے اسے قتل ہی کر دوں۔ جب حضرت ﷺ نے یہ بات کہی تو فرمایا کہ تمہیں مسودہ کی خبر ہے
 کہ مسودہ ہے اللہ تعالیٰ کی قسم اس حد سے زیادہ غیرت مسودہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت ہے۔ حضرت ﷺ نے مسودہ
 فواحش اس کے حرام کر دیئے ہیں۔ اور اسی مسودہ سے مروی ہے کہ میری امت کی عمر ساتھ دوسرے مائیں ہیں۔

قرآن تعالیٰ کسی شخص کو قتل نہ کرو جب تک کہ یہ شخص نہ ہو۔ حضرت ﷺ نے یہاں کہ "اے اللہ کے رسول ان کو باقی قاتلوں نے
 قتل کر دیا تھا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میں باقیوں کے بھی کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا۔ جب کہ اسلام لانے کے
 بعد ہر کافر کو یا کسی یا مشرک کو قتل نہ کرو۔ اگر وہ کسی کو قتل کر دے تو اس کی بھی سزا ہے۔ جب کہ اسلام لانے کے بعد ہر
 کی قسم میں نے بھی نہ لایا کہ کائنات میں نہ لایا۔ اور بھی نہ ہی یہ فواحش نہ ہی کہ اسلام لانے کے بعد ہر اسلامی
 بدل میں اور نہ میں نے بھی کسی کو قتل کیا ہے جس نے قتل کرنا چاہتے تھے۔ جس نے مسودہ سے مسودہ دیکھا اور اس کی خبر کو

۔ اور نہ صرف نہ ہو۔

لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً لِّعِبَادِهِمُ لِيُذَكِّرُوا ۚ وَهَذَا كِتَابُنَا أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكًا وَنُورًا ۚ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب کی قرآن سے، ان کے لئے، اس پر جس پر ہم نے احسن اور تفصیل سے ہر شے کی ہدایت اور رحمت کے لئے، اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔

قرآن میں ان کے لئے ہر شے کی ہدایت اور رحمت ہے۔ اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔ اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔

یہاں اللہ اپنے قول پر، اور خدا صراطی مستقیم پر، اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔ اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔ اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔

اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔ اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔ اور یہ کتاب ہے جس سے ہم نے ہر نبی کو قرآن کی ساری باتوں کو یاد دلایا ہے۔

[illegible]

أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ۖ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَتَى النَّبِيَّ الْكَذِبُ فَكُفَّا عَنْهُ مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَاجِدِينَ الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَدَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿٦٠﴾

[illegible][illegible]

آنجن کو جھٹانے والے سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ نہ خواہ قرآن سے قانداں اٹھانے احکام کی تعمیل کی بلکہ آیات اللہ کے ابطال سے لوگوں کو بھی بھڑکاد اور ہدایت کی گمراہی سے انہیں غمزدہ کر دیا۔ جیسا کہ آئندہ سورت میں گذرے گا اور ابھی ایمان لانے سے باز رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکنے ہیں۔ وہ اپنے قہوں اپنی ہاں طاقت میں ڈالنے ہیں۔ اور فرمایا جو لوگ کفر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے دوسروں کو بھی روکنے ہیں انہیں دو گنا عذاب ہو گا اور اس آیت کو یہ میں فرمایا کہ "میں میں لوگوں کو سخت عذاب دیں گے جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔" جیسا کہ فرمایا کہ "یہ تمہاری حق کی نافرمانی ہے میں بلکہ عذاب کی راہ میں بھڑکایا۔"

غرض یہ کہ جہنم کی آفتیں اس پر الٹ کر لی ہیں کہ یہ کافروں سے سخت عذاب کرتے ہیں اور جہنم سے بھی مل چکے نہیں کرتے۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ الْمُنْظَرُونَ ۝

یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ کون سے نشان آئیں گے یا تمہاری راہ سے یا تمہارے رب کی کوئی نئی نشانی آئے۔ جس سے آپ کے رب کی ہر ایک نشانی آپ کے لیے ایسے نقص نہ ہوگی جس کے کام نہ آئے گا۔ جیسے کہ ان کے پاس سے آئے ہوئے ایمان میں کوئی نقص نہیں کرے گا۔ آپ فرمادیں گے کہ تم منتظر ہو تم بھی منتظر ہیں۔

قیامت ہوا کی نشانیاں: رسول کے خاص ہیں اور کافروں کو مکمل دلی ہدایت ہے کہ تم تو صرف اس بات کا منتظر نہ رہو کہ ظالمی تم تک آنکلیں یا رب سے ملنا ہو جائے اور یہ قیامت کے روز ضرور ہونے والا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی بعض نشانیاں تم پر مل جائیں اور جب وہ نشانیاں مکمل جائیں گی تو تم میں کوئی کفر کا ایمان نہیں رہے گا۔ اور یہ قیامت آنے سے پہلے قیامت کی نشانیوں کے علاوہ ضرور ہو گا۔ بخاری میں اور ہر جہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کا ٹھکانہ ہو گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب یہ صورت حال لوگ دیکھ لیں گے تو سارے اہل زمین کو یقین ہو جائے گا اور ایمان لائیں گے اور اگر پہلے ایسی کئی نشانیاں آچکی تھیں تو اب ایمان نہیں آتا ہو سکتا۔

ابورؤف سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں جیسا کہ ظاہر ہو جائیں گی تو ان کے ظہور سے پہلے اہل ایمان نہیں رہا۔ مخالف اہل ایمان الہی کا ہے اور پہلے اگر تکمل نہیں آئے تھے تو اب کرنا ہے۔ وہی نشانیاں کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے اور مغرب سے طلوع ہو جائے دوسرے درجوں کا ظلمت قمریہ اور ارض کا ظلمت ہو جائے اور ہر جہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہی شخصوں نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک قیامت نہ آئی تو ان کی قوم قبول ہو سکے گی ورنہ نہیں۔ صوبہ سندھ سے ایک نے اس کو روایت نہیں کیا یا ابھی ان لوگوں میں سے ہے۔

جنوب میں جلالہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں کیا تم جاننے ہو کہ سورج ڈوب جاتا ہے تو کہاں جانا ہے؟ انہی نے کہا میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ اعراف کے سامنے آتا ہے۔ بعد ازاں کہ چاہے جاکر اس سے کہا جائے کہ اچھا میں اس سے۔ اور اسے آزاد و قریب ہے اور ان کے اس سے کہا جائے گا کہ چلیے پادشاہ کو دشمنی اور بارہ کو کہ اس روز اللہ تعالیٰ پادشاہ کو ان کا نظروں سے چھوڑ دیا کہ وہ نہ دیکھ سکے۔

کی طرف اشارہ دوسری آیت تعالیٰ اور، حوالہ کا حرف لکھا ہے۔ یہ باتی ہے کی جب تک کہ اور دوسرا تو یہ اندھ بھی ہو گا اور جس کی یہ منفی سے نکلے گا تو یہ شخص کے دل پر میرنگ بنائے گی جو یہ کہ اس کے اندر ہے سو کہی دوسری ہے اور جس میں ہو چکا سو کہی ہو چکا۔ یہ حدیث اقصیٰ اشارہ دہانی ہے۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ قیامت قیامت میں سے سب گزرنے کے چار نشانیاں آئیں گی۔ طلوع شمس مغرب سے۔ واپس۔ واپس الارض، واپس سورج اور روشنی کا عمل پر مہر لگنے کے عمل اور طلوع شمس سے۔ ان میں سے ایک حدیث مرفوعہ آئے ہے۔ حدیث طویل اور غریب ہے۔

اس کی سند نہیں آتا ہے کہ سوانہ نامہ چاند احمد اور علی نادر مغرب سے طبع کر گریں گے اور نصف آسمان تک پہنچ کر لے جائیں گے۔ یہ حدیث منکر اور موضوع ہے لیکن اگر کے فرعون نے اسے کارروائی کیا ہے اور نصف رملی این عہدیں؟ اور وہ جب کہ اس مسئلہ کے آکر ۱۹۵۲ء میں اس نے ہالکے بھی اس واقعہ میں لکھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ چنگی خلافت کے ظاہر ہوتے ہی کرناکامین کا عمل ختم ہو جائے گا اور انہما کے اعمال پر کوئی دیکھنے کا وقت آجائے گا اور اس سے پہلے ہی جو صاحب ایمان تھا وہ ایک عمل بھی کرنا تھا تو آجائے گا کہ وہ کس زمانہ میں رہے گا اور اگر نیک نہ ہو تو کہنے کے قابل تو بہ سے کیا حاصل اور حق محبت ہی ایسا چھٹا غصہ ہے کہ کبھی مطلب ہے۔ محراب قبل صالح نور نہیں کیا جائے گا جب کہ وہ اس سے پہلے عمل صالح نہیں کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے ہی (مکتبہ) انکبہ وہ اس کا کام بھی اتھا کہ وہ اس میں بھی نظر کرتا تھا۔ یہ وہ کاروں کے لئے سخت چیز ہے جو چنے ایمان اور حق۔ سے نکل رہے ہیں کہ وقت آجائے جیساکہ فرمایا ہے۔ یہ کچھ وقت قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ انہما کو دیکھ جائے گا کہ وہ کب آجائے گا تو پھر موقع کہاں پائی رہے گا۔ اور خدا ہو جائے کہ جب وہ اور عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو امید پر ایمان لائے اور شر کا سے منکر ہو گئے۔ لیکن خدا اب دیکھ چکے کہ بعد ازاں ان کی ساری باتیں بے کار ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَكَّرُوا بِنَبِيِّهِمْ وَقَالُوا نَبِيًّا عَسَايَا مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّهُمْ أُمِرُوا
مِنْهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِيَكْتُمُ لَهُمْ رِيحًا كَانُوا يُفْعَلُونَ ﴿١٠﴾

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ہر اہم کردار، کردار میں نکلے آپ کا پس سے کوئی تعلق نہیں پس ان کا معاملہ اخر نبوی کے حوالے ہے۔
بحرین کو من کا کہہ سوا سنا رہی تھی۔

فرد باز لوگوں سے آپ کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے لیے ہی نازل ہوئی ہے۔ یہود و نصاریٰ علیٰ ہمت
 ٹھہری ہوئے آپ کی مخالفت کرتے تھے اور اپنا ہاتھ بڑھاتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ آیت نازل کی کہ جن
 لوگوں نے اپنے بندوں میں فرقہ وارانہ اور سردارانہ اس کرلیں انہیں میں سے کوئی سردار نہیں انہیں بھی تم سے کوئی سردار نہیں۔ یہ
 آیت ہر امت کے لیے نازل ہوئی ہے۔ لیکن اس آیت میں ایک شرط لکھی ہے۔ "اگر وہ اس آیت
 کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسی امت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔" ﴿وَلَا تَجْعَلُوا دُخَانًا﴾ یہ سورہ جاثیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے
 حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اس سے اسباب پرعت مروی ہے۔ یہ حدیث بھی غریب ہے اور غوغا بھی مچے تھے۔ اور ظاہر بات یہ ہے
 کہ یہ آیت عام ہے ہر امت کے لیے جو دین اللہ خالی سے فرمادے گی اور ائمہ کو نہ ہوئے اور مخالفین ہوں۔ اس لئے کہ اللہ

بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

آپ فرمادیجئے کہ کہا میں ہاں تھوکل کے سوا کسی اور کو بھانسنے کے لئے حاشا کروں جانا کہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جس شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اپنی جان بچا رہا اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھانے کا بلکہ تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہو گا مگر وہ تم کو جنت و دہشت کے جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اسلاف کو اختلاف کے نیک اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ اسے نبی (ﷺ) ان مشرکین سے اعلا میں عداوت اور توکل سے متعلق کہہ دے کہ کیا میں رب کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو پوتا، بھائیوں اور وہ توہمیں جس چیز کا رب ہے جس لوگوں میں وہ بھائیوں کا۔ اور رب کا بھائی کی تربیت کرتا ہے ہماری مخالفت فرماتا ہے وہ دوسرے ہر امر میں ہم سے جدا ہے۔ میں تو اس کے سوا کسی اور کی طرف نہیں جھکوں گا۔ کیونکہ ساری مخلوق اسی کی ہے۔ حکم کا حق صرف اسی کی ہے۔ فرض یہ کہ اس آیت میں اعلا میں توکل کا حکم ہے جیسا کہ اس سے پہلے کی آیت میں اعلا میں عداوت کی تعلیم تھی۔ اور یہ مضمون قرآن میں آخرت کے ساتھ ایک دوسرے سے ملتا جلتا دیکھا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ تم یوں کہا کرو کہ ہم تیری ہی عداوت کرتے ہیں اور تمہاری سے ملتا جلتے ہیں۔ اور فرمایا اسی کی عداوت کرو اور اسی پر مبرور کرو۔ اور فرمایا کہ وہ دھن رحمن ہے ہم ایمان لائے اور اسی پر توکل کیا۔ اور فرمایا وہ شرق و غرب کا رب ہے وہ دیکھتا ہے۔ اسی کو اپنا دیکھیں۔ کعبہ اور اسی جیسی آیتیں ہیں۔ فرماتا ہے کہ کوئی شخص اگر ہذا حساب عمل کرے گا تو اس کے کعبہ بھرا مثل نہیں آتا یہ ہو گا۔ ایک کے لئے ایک اور دوسرا نہیں اٹھائے گا اور اس کا کعبہ نہیں ہے گا۔ ان آیتوں کے ذریعہ خبر دی جا رہی ہے کہ قیامت کے روز جو مسافر وہی وہ سخت اور دھن کی بنیاد پر ہو گی۔ اعمال کا بدلہ عمل کرنے والے نفوس ہی کو ملے گا۔ نیکی کی تو نیک بدلہ اور بدی کی تو بد بدلہ ایک کی عداوت دوسرے سے سر نہیں منہ کی جائے گی۔ یہی تو اس کا بدلہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ عداوت کا کام کوئی کرے۔ تو اس کا بدلہ کوئی اور نہیں اٹھائے گا تو اس کا بدلہ کوئی فرشتہ نہیں ہو گا۔ فلا یخذلکم ظلمنا ولا نقصناکی تمہیں میں عداوت نہ کیا کہ کسی پر ظلم نہیں کیا جاسے گا کہ دوسرے کے لئے عداوت ہو جائے۔ سرے اور نہ یہ ظلم ہو گا کہ اس کی نیکی میں سے کچھ کی ہو۔ اور فرمایا کہ ہر نفس اپنے عمل بدی کو دے گا تو اس سے کبھی نہ بچے گا۔ ان کے صاحب بھی اپنی سہم کی طرف واپس آکر آکر ہیں۔ کہ ان کے نیک اعمال کی برکت ان کی بدیات اور اہل قربت تک پہنچے گی۔ جیسا کہ سورہ طور میں فرمایا جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے اجر میں من کی ذریعت بھی ہو گی جتنی ہے فوریت کے ایمان اور اعمال سالہ کا کار ان کے خلاف نہ کیا جاتا ہے۔ یعنی اسلاف کو بھی اختلاف کے اعمال نیک کا ثواب ملتا ہے لیکن اختلاف کے جو میں سے کی نہیں ہوتی اور جنت میں ہر عداوت عالیہ میں من کی ایک ذریعت کے پاس ان کے اسلاف کو بھی اہم پہنچا دیتے ہیں اور بننے کی نیکی کا بدلہ آپ کو بھی ملتا ہے اگرچہ وہ اعمال نیک میں بنے کا شریک نہیں تھے اور وہ بنانے والے اور اختلاف کے ثواب میں کوئی کی نہیں کی جاسے گی اور دونوں کو ہم برابر کر دیں گے بلکہ ایسا کو بھی حوالہ آئے ہیں کہ برکت اعمال کے جب پہنچا دیتا ہے۔ یہ اس کا خاص فضل ہے۔ اور فرمایا کہ ہر آدمی اپنے کئے کے لئے رہے۔ یہ یعنی اپنی بد کرداری کے اندر مانو ہے۔ مگر فرمایا کہ تم اپنے رب کی طرف سے لوٹ کر جانا گے۔ یعنی جو کرنا چاہے جو اپنی جگہ پر کر رہا رہے بھی اپنی جگہ پر اپنا کام کریں گے۔ آخر تم کو ایک دن تو پہنچے گا۔ سامنے آگاہی ہے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ تو مومنوں اور مشرکین سب کو ان کے اعمال سے آگاہ کر دے گا اور دنیا میں آخرت سے متعلق جو جو اختلافات رکھتے تھے سب مٹا دیں گے۔ اور فرمایا کہ اسے نبی (ﷺ) کہہ دو کہ تم نے جو مانو گئے ہوں گے اس کی بدیات ساری تم سے نکلی ہو گی اور تمہارے اعمال کی بدیات تم سے نہیں ہو گی۔ اور خدایا ہم سب کو فتح کرے گا ہر حق و باطل کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ وہ لایزال عظیم ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَ

کُفْرُ مَا أَشْكُرُ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّكَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ

اور ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں صاحب اقتدار، غلام، ایک اور سے پروردگار بھلا کر تم کو آسمان سے چھ دن میں جہنم کو بھیجا۔ اے انہیں کہ تم کو اب جلد مرانا چاہتا ہے اور انہیں وہ بھی بڑی مغفرت کر۔ لہذا صبر پائی کر رہو۔

دروخت کی تقسیم ایک آئینہ کنج ہے: درخت جو تاج ہے کہ تم کے بعد دیگرے زمین میں پہنچیں جاتے تھے اور اسلاف کے بعد اطفال کا زمانہ آہر جتنا تھا ایک دوسرے جانشین بناتے۔ جیسا کہ فرمایا کہ ہم چاہتے تو تمہارا جانشین تمہاری اولاد یا کسی اور کو بناتے لیکن اسے فرشتوں کو بھیجتے اور تمہارا بعد او تمہاری جگہ لے لیتے۔ اور فرمایا کہ یہ زمین اس نے جس میں کے بعد دیگرے وہی ہو۔ فرمایا کہ تمہارا جہنم میں ایک ایسا لطیف مقام بناتا ہوں۔ فرمایا کہ جس کے کفن قریب تمہارا جہنم کے آگے کو لایا کر دے گا۔ اور تم کو اس کی جگہ پر لائے گا۔ پھر یہ دیکھو کہ اس کے بعد تم کو کیا کاروبار پیش کرتے ہو۔ اور فرمایا کہ ایک سے اوپر ایک کے درجہ جاتے تھے ہیں یعنی درجوں اور اطفال اور عمان اور مسلولی خاطر، اور اطفال میں سب ایک دوسرے سے گزرتا ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہم نے تم کو دنیا کی زندگی میں اس کی باقی مہبت کو تقسیم کر دیا ہے۔ اور جس کے درجے بھی ملے وہ بچے رکھے ہیں۔ کوئی ایسے کوئی خراب اور کوئی آقا ہے اور کوئی اس کا نوکر۔ اور فرمایا کہ تم کو ان کی ہم نگی پر بھی بڑی اور ترجیح دیتے ہیں لیکن دنیا کی وجہ سے قطع نظر آخرت سے اور جاتے ہیں جو اور بڑی فضیلت رکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ یہ قرینہ درجہ اس لئے ہے تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ اور تمہارا دور رس ہے کہ اس سے پوچھا جائے گا۔ اس دولت کا شعر کسی طرح، اور کیا تھا اور غریب سے پوچھا جائے گا کہ اپنی فریت پر صبر بھی کیا تھا نہیں۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دنیا میں اب دوسرے جہاد اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے بعد اب تم کو دینا ہے متعلق ہونے کا شرط یہ ہے کہ تمہیں اس کا جانشین ملے۔ اب ہم تمہیں کے کہ ان کے بعد ہم تم کو کیا کر رہے ہیں۔ اسے نوکریاں سے ڈرو اور جو جس سے دور پہنچو۔ یعنی اس امر اعلیٰ میں یہ امور افتادہ اور توں ہی سے متعلق تھا۔ اور فرمایا کہ اب تعالیٰ جلد تر مڑا دینے والا ہے۔ یعنی دنیا کی زندگی جلد تر ختم ہو جائے گی اور طاقت دوسرے سے ملے۔ چم سے کاہ اور دھنخور اور ہم بھی ہے۔

یہاں خوف بھی دلایا جا رہا ہے اور ترغیب بھی دی ہو رہی ہے کہ اس کا صاحب اور صاحب جلد تر آجائے گا۔ اللہ کی باریک بینی اور رسولوں کی حفاظت کرنے والے ہونے کا بھی اشارہ ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو دوست بنالیا تعالیٰ اس کا دل اور غور سے نادر ہم ہے۔ ان کے جگہ قرآن میں اللہ تعالیٰ یہ دونوں فضیلتیں ملتی تھیں اور جو ہمیشہ ساتھ ساتھ آتی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا کہ تمہارا رب اپنے بندوں کے کاموں کو دیکھنے کے بارے میں باصفا صغیر ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کی بکری بھی بڑی سخت ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ یہی (تفصیل) ہے سے بندوں سے کہہ دو کہ میں غور دار، ہم ہوں اور ہم اہل رب بھی بناؤں۔ غریب تر غریب ہر مشکل آیات باری کو بت سے ہیں۔ مگر جو بندوں کو جنت کے سعادت بیان کر کے ترغیب دیتا ہے اور کچھ دوسرے کا ذکر فرما کر اس کے عذاب اور قیامت کی ہولناکیوں سے ڈراتا ہے اور کچھ ایک ساتھ دونوں کا ذکر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے احکام میں ہمیشہ باعظمت نظر فرماتا ہے اور تمہارے کلام سے دور رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں یہ ہاں لے کر اللہ تعالیٰ کا عذاب کتنا سخت ہوتا ہے تو کوئی جنت کی سعادت نہ کرے گا کہ اگر دوسرے سے بھلا پادشاهوں کو جس سے اور ان کا فریہ معلوم کر لے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کبھی بڑا رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے ایمان نہ بولا۔ ان کو جنت کا احتجاج ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سامنے رکھے ہیں اس میں سے ایک صبر اپنی مادی جو طاقت کے درمیان تقسیم کر دیا کہ اسی نے صبر و مدی کے جب دنیا میں لوگ اور جانور ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں۔ اور باری بخیر سے رحم کے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے رکھے ہیں اسی سے انہوں کو دیکھا کہ اس کی رحمت کبھی بڑا رحمت ہے

ہوئی۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب کو ان مخلوق میں لکھ دیا۔ وہ لوگ اس کے پاس توفیق العرش ہے کہ میری امت میرے منصب پر غالب ہے گی۔ اسی ایک مصرعہ کی یہ بات ہے کہ یا تو قرآن کی تعلیم وغیرہ بھی عیسائیوں کو کچل دیتے تھے یا ان کے دل پر وہاں کے بیکہ اثر ہوا تو کثرت اور احتیاط کرتے تھے۔

تفسیر سورۃ اعراف مکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَتَّبِعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ ۝ اَتَّبِعُوْا اَمْرَ رَبِّکُمْ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۝ فَاِنَّکُمْ لَعِنَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ تُکْفِرُوْنَ ۝

الْمَنْعُ ۝ کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَلَا یَکُنْ فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ ۝ وَذَکِّرَیْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اَتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖ ۝ اَوَّلِیَآءُ قُلُوبِکُمْ مَا تَدَّکُرُوْنَ ۝

ترجمہ کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہایت مہربان و رحیم۔

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس آئی ہے جسکی تعلیم سے آپ اس کے احکام سے اور ان کی باتوں سے اعلیٰ تعلیمات پر عمل فرمائیے۔ یہ کتاب ہے ایمان والوں کے لئے۔ جو کہ اس کتاب میں تمام احکامات و احکامات کی طرف سے توفیق اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے گروہ کر لو کہ بہت سی کم سمجھتے ہیں۔

قرآن کی سمجھت اور کتاب کی اہمیت ہے: اعراف قطعات میں ہے۔ مقلی اور ان سے متعلق اختلاف کے بارے میں سورۃ میں بات کر رکھی ہے۔ یہ النص یعنی اللہ افضل ہے۔ یہ کتاب ہے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اب اس کی تعلیم اور ایمان میں قرآن کے اندر کوئی کوئی اور تعلیم نہ دے دے اور ایمان میں اختیار کر لیں۔ کہ انوار العلوم وغیرہ میں سے ہر اختیار کیا۔ قرآن اس کتاب کا مقصد ہے کہ میں نے وہ چیز کا فراموش کر اور وہ مومنین کے لئے قرآن کی سمجھت ہے۔ ان مومنین نے قرآن نازل شدہ کتاب کا لیا ہے اور نبی الی علیہ السلام نے جو کتاب پیش کی ہے اس کے عقل و فہم پر عمل ہے۔ یہ ہے اب اس کو چھوڑ کر حق کے پیچھے نہ چلاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم سے نکل کر حق کے علم میں لے جانے۔ لیکن بہت سی نصیحت حاصل کرنے والے بہت کم آتے ہیں اور ہم سب ہی کو میرے نہیں دلائیے ان کو اللہ تعالیٰ ہی میں اس کی عقل میں نہ کر دے اور فراموش کر کے جو حق میں کوئی عقل نہ لے کر ہے تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کی بات سے جڑو بیٹھیں گے۔ اکلوا کہ ایمان نہیں لاتے ہیں اور مشرک رہتے ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اٰهَلَكْنٰہَا فَمَا بِسَآئِئِہَا اَوْ هُمْ قٰیِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوٰہُمْ اِذْ جَآءَہُمْ بِاسْمٰئِہَا اِلَّا اَنّٰی اَنَا ظٰلِمِیْنَ ۝ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْہُمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسِلِیْنَ ۝ فَلَنَقْضِیَنَّ عَلَیْہُمْ عِلْمَہُمْ وَكَانَ لَنَا غٰلِبِیْنَ ۝

فَدَلَّهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَاوَاهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفُ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَرَقِي الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلْتُ لَكُمَا
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۖ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنَّ لَنَا تَغْفِرَ لَنَا وَ
تَرْحَمَنَا لِنَكُونَ مِنَ الْغَائِرِينَ ۝

واللہ، ہم کی مہمہ کی برعکس رہی ہے، افسوس، پناہوں میں لپکتا رہا، اور غریب کو کھانا دیا، ہم ۷۰ روپے سے سب سے کم کو بے جنگ اللہ تعالیٰ پناہ سکھائے۔
سے نکل جانے والوں کو۔

اچھا لہائی کوئی سا ہے: ان آیت میں ان مترکین کا رد ہے جو پرہیز گو کہتے ہیں شریف کا موقف کرنے پر اصرار کرتے تھے کہ ان میں مرد و رات میں عمری میں گزرتا اور غوطہ کرتی تھیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ ہر نماز کے وقت (میں میں) اللہ شریف کے غوطہ کی عبادت بھی شامل ہو سکتی ہے اپنی ذات یعنی خاس پیئے ہو جو تھوڑے جسم کو بڑھتی ہے چھپائے۔ ان کے علاوہ جتنے دفعے پڑتے اور زیب و زینت بھی کر لیں اور سنبھلتے ہیں تعجب ہے کہ یہ قیمت شریکین کے پرہیز گو غوطہ رسوخ سے متعلق ہے اور انہیں بہت مرفوعا مروی ہے کہ یہ آیت نہ لی جی کر پڑھنے سے متعلق اور نہ لی جی ہے لیکن اس کی صحت خود طلب ہے۔ اور یہی ماہر حدیث ہیں کیا کہا ہے کہ غوطہ کے وقت جی سے نماز کا عمامہ مستحب اور لائق مصلوب ہے۔ خصوصاً جو آدمی میری اور میری بہن کے غوطہ میں ملے کیونکہ یہ بھی زینت ہے اور سب سے اچھا لباس مفید ہوتا ہے۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مفید کپڑے ہر جگہ سب سے اچھے کپڑے ہیں اپنی اصوات کو بھی میں نکھار۔ آنکھوں میں سر مار گیا کہ یہ بشارت کا تیرے وارث کا لگا ہے۔ یہ حدیث یہی ارشاد ہے۔ تھم روئی نے ایک باور دار اور میں شریف کی جی کی کو اوزار کا نماز پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ عَلَى غُلُوْ
وَالْغُلُوْا وَلَا تُفْسِدُوا یہ کماؤ اور اور اللہ سے رو میں ساری مفید شے ہے۔ انی جاس کہتے ہیں کہ جو جانا کماؤ جو ہر چیز میں تم پر کوئی اثر اور نہیں رکھتا لیکن وہ انتہائی بری ہیں ایک قاسم ہر دوسرے فرد و راہزہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کماؤ بچتے دوسرے کو اور انہیں ہر اللہ نہ ہونے پاتے اور ثبات، غور کے لئے نہ ہو اللہ تعالیٰ چاہے کہ تم ہر اس کی غصوں کا ٹھکانا بنو۔ یہ تو پیٹنے سے متعلق بات تھی اور کھانے سے متعلق کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اس پر تھیں سے زیادہ غلو کی کوئی بات نہیں میں کو کھانا اور چیت کہ جائے۔ انسان کے لئے جو چیز بھی کالی تھیں جو اس کو اپنی حالت پر قائم نہ کیسکیں اور اگر کو کھا دیا جائے تو یہ قبل پختہ نہ کھا لے اور ایک تھالی پانی پی لے اور ایک تھالی بہ آسانی ہار لیں لپٹے کے لئے مجھڑے۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر اللہ ہے کہ جو جی میں آنا انسان کھانا کرے۔

[illegible]

قُلْ مَنْ حَقَّقَ زِينَةَ اللَّهِ الْخَيْرَ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِمُ وَالْكَافِرِينَ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ

لَقَوْمٍ يُفَالِحُونَ ﴿٢٧﴾

آپ فرمائیے کہ حقائق کے بعد دیکھو کہ کچھ لوگ اس لئے اپنے باپ کے لئے بھیجے ہوئے۔ اور کوئی اپنے کی مثال چیزوں کو کسی شخص کے لئے خرید لیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ شکیلاں اور پر کہ قیامت کے روز بھی جائیں گی۔ میں نے ان کی شہ عاصی لایا ان کے لئے جس میں اس طرح تمام آلات کو سمجھو اور ان کے لئے صاف صاف بات چیت کرتے ہیں۔

کھانے پینے اور پہننے کی مثال چیز کو حرام کرنا؟ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص کو جو کچھ کھانے پینے کی کوئی چیز چاہے حرام کر دیں، وہ کچھ شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہوتی، کہہ دو کہ (مذکورہ) ان شریکین سے جنہوں نے اپنی اقسام کا مادہ دے لیا ہے اور ایک ایک چیز حرام کر دی ہے کہ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی یہی دعویٰ کر لی ہے کہ جو حق تعالیٰ نے ہندوں کے لئے قرار دیا، جس کو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ لکھا ہے اس دعویٰ ذاتی میں اپنے جہ سے گورو مومنون کے لئے اُپر لکھا، بھی میں میں شریک ہیں۔ میں ان ختموں کا حق خود اصل میں رکھتی ہوں، لیکن میں اسے نہیں تو انھیں صیت کے ساتھ قیامت میں نہیں ملے گی جس میں کہہ کر شریک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ کی نعمتیں کھلا کر حرام ہیں۔ ان میں سے ہر وہی ہے کہ عرب بیت اللہ شریف کا مریض طواف کرتے وقت بیتوں اور جگہاں جہاں تھے تو وہ شان سے فرمایا کہ انہیں قائمہ دعویٰ کی مذمت ہے "اس کو پہننے سے منع صاف کیا کرو۔"

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

آپ فرمائیے کہ اللہ سے یہ سب سے صرف حرام کیا ہے اور حق، اور کوئی عداوت میں اور اس میں جو پیدا ہو رہی اور یہ کھلی بات کو اور اللہ کسی کو علم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک نہیں مسموع جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند دین نہیں فرمائی۔ اور اس بات کو کہ تم کوئی اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی بات نہ کہہ دو جس کی غرض نہ ہو۔

سب سے زیادہ غیرت مند اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں غیرت مند کوئی نہیں۔ اسی لئے کبھی کبھی مرد کی کوئی بات اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پہنتے ہیں اور ان اللہ تعالیٰ کی حاکم رہے۔ اور اس دور اور دور میں وہ بھی حرام کر دیے۔ اس لئے کہ یہ اس کے معنی میں سمجھتے ہوئے اس کے معنی میں نہیں سمجھتے تھے اور ان کی عزت جیسے کسی آزادی کی چیز جو کہ کبھی کسی کو باقی رہے ہوئے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے اس دور میں صلہ بکشت خیر ہے کہ "تم" اور عقوبت میں جو خلاف کی چیز ذات سے سہل ہیں اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں تک حجاز جو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کو حرام فرمایا ہے اور فرمایا کہ شرک باللہ بھی حرام ہے جس کی کوئی سند ہی نہیں ہے اور اس کو کہ شریک باللہ بنائے گا کوئی ہی نہیں ہے اور یہ بھی حرام ہے کہ اگر انہیں کو جو ہم سمجھ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے اور اس کے حق میں کوئی غلط نہیں ہی نہیں جیسا کہ فرمایا کہ ہر حق کی گندگی سے بچو۔

وَلَكِنْ أَتَىٰ اللَّهُ أَهْلَهُمْ فَانْتَحَبُوا إِلَيْهِمْ وَأَنَّهُمْ لَا يُسْتَغْفَرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدَمُونَ ۝ لِيَذَرَ آدَمَ إِذَا يَأْتِيَكُمْ رَسُولٌ فَمَنْ ثَقُلْتُمْ عَلَىٰ أَيْدِيكُمْ فَلَا خَوْفَ

رسول ﷺ کی اطاعت کر سقدا اور اسے سب نام سے پڑا ہے بڑوں کی پاستانی اور انہوں نے کسی بیگاری اور اللہ میں کو سنا تھا اب اسے تو
 نہ خالی فرما لے گا کہ نہیں تم میں سے کوئی کو سنا تھا اب سب جیسا کہ فرمایا کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں وہ لوگوں کو کافر سنا کی رو
 سے روکتے ہیں ایمان کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے انہوں کا جو بھی انہوں کے دور دوروں سے انہوں کو بھی - غرض
 میرے ہیں انہیں سے کہیں گے کہ انہوں کو تم پر کیا فضیلت رہی تم بھی ایسی ہی از خود کہہ دو گے ایسے ہم ہونے لگے تھے تو اب اپنے
 اہل کار کو کہہ دو کہ ان کی یہ حالت دیکھی کہ ہے جس کی خواہہ پانے یوں ہی ہے کہ انہوں نے (ﷺ) کا کوشش میں ان کا قیوں کو دیکھتے کہ
 اپنے آپ کے سامنے کویت ہو - ہیں وہ یہ - یا انہوں کے ہیں وہ انہیں اپنے جتنوں سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں
 ہونے تو ہم سو کہیں جاتے اور جتنوں میں اپنے جاتے ہیں سے کہیں گے کہ نہایت عمل کرنے سے ہم نے تم کو روک توڑا تھا تاہم تو آپ
 بھوک کھاتے تھے جس سے کام نہیں لیں کیا تھا - اور انہیں جتنوں سے کہیں گے کہ یہ تو تمہارا ذات ان کا بھوکا تھا کہ تم کو کفر پر مجبور
 کرتے تھے اور مدنی میں شریک ٹھہراتے تھے بلکہ آپ ہی چپکے چپکے کام ہو جائیں گے اب وہ ابھی کو نہیں گئے اور ہم ان کی
 کوشش میں طریقہ ذیل دیں گے اور جیسا کہ کرتے تھے وہی میں کو کرتا ہے گی۔

لَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفْلِحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُلَاقُوا فِي سَمِّ الْإِبِلِ ۚ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٠﴾
 فَمِنْ جَهَنَّمَ مَعَادٌ وَمِنْ قَوْقُوسٍ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾

جو لوگ ہماری آیات کو جھوٹا مانتے ہیں اور ان سے تمہارے کرنے پر ہیں گئے تو انہوں کو کھلے نہیں گے اور وہ لوگ بھی جنت میں نہ
 جائیں گے جب تک کہ انہوں کو سنی کے نام نہ لے نہ چلا جائے اور ہم تم کو ہم لوگوں کو ایسی ہی دہائیے ہیں ان کے لئے آتش اور آگ کا جھوٹا
 کاروان کے لئے پرائی کار اور جہنم کا ہم یہ خط لکھیں کہ انہوں کی دہائیے ہیں۔

کافروں کا اور جتنا بھونکے آگ ہی ہے۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو بھلا یا بھلا اور اس سے دور ان کی آن کے لئے انہوں
 سے روکنا نہیں کھلے جائیں گے یعنی ان کا عمل صالح جو یہ چلا یا جائے گا نہ دیکھیں گے۔ رسول اللہ ﷺ غیث روح کا ذکر فرماتے
 ہوتے کہتے ہیں کہ فرشتے اس دور کو لے کر آئیں پھر جہنم کے اندر داخل کی جس فرشتوں پر سے نور کا دارم دیکھیں گے کہ کس
 کی نصیبت رہا ہے؟ انہوں کا کچھ ترین نام لے کر آئے ہائے گا کہ فلاں کی ہے حتی کہ میں تک بھینکوں گے اور انہوں کو لو
 لکھیں اور وہ ان کے کان میں جیسا کہ ارشاد ہے ۛ لَا تَفْضَحْ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ۚ یا ہر انہوں کے کہتے ہیں کہ ہم ایک ہمدردی کے
 دہانے کی مشابہت کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل رہے تھے اور تمہارے چپکے تو حضرت ﷺ کو دیکھ گئے۔ ہم بھی آپ
 ﷺ کے طرف چلتے تھے اور ایسے خاموشی کو اپنی نہ لے رہے۔ وہاں پر پہنچے تھے ہیں (انہیں خاموشی رہ کر کہتے دیکھ کر) آپ ﷺ
 کے ہاتھ میں ایک کھوکھی تھی انہوں نے اسے ایک نعل کے حوالہ پر لکھری تھکا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا اور فرماتے تھے
 اباب تو ہے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچا تھا تو انہوں کو فرمایا بھلا بھلا ہو کہ میں جب وہاں سے اٹھنے لگا ہے اور آخرت کا جس کو ہے
 تو انہوں سے دور شریعت والے فرشتے انہوں میں جنت کا کھلی لے ہوئے ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو بھی ساتھ لاتے ہیں سامنے زانو
 ہوتے ہیں کہ جہاں تک کھڑا کرتی ہے فرشتے ہی فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر ملک الموت آگراں کے سر پہنچے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 طعن روح و مسقرت ربانی کی طرف بل اپنے ہی روح نکل جاتی ہے جیسے کہ ملک کے منہ سے اپنی کے فقرے نکلے تھے جہاں روح نکلے

یہ چشمزدن میں وہاں کو بھی لکھی پہنچتے ہیں اور جتنی خوشیوں میں اس کو بہا ہے وہ عقل کی ایسی آہستہ خوشیوں ہی ہے کہ وہ جاسی جو
بہتر ہو یا نہ ہو سکتی ہے۔ اس کو لے کر تہاں پر چڑھتے تھے ہیں۔ جہاں نہیں سے گزرتے ہیں دھنستے کہتے ہیں کہ یہ کس کی پاک روح لے جا
ہے کہ آگاہا جاتا ہے کہ فلاں ایسی فاضل کی۔ اسہاں تک پہنچ کر اور اندر کھلے کے لئے کہتے ہیں وہ اندر کھلے رہا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ
اور سے تہاں دھنستے بھی آسہاں وہ تک ساتھ آتے ہیں۔ اسی طرف آجہی پہ آسہاں راقونین آسہاں بند پہنچتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ میرے اللہ بندہ کے کھنکھنے کے دھڑکنے کو اور دھڑکنے کی طرف وہاں کر دو۔ کہ نہ میں نے کسی کو بھی کسی سے پیو دیا ہے نہ کسی سے
اندھ راہی کو دھنستے کہ تہاں اور پھر دوسری پر راہی کے اندر سے اس کو اندر کھلے گا اب اس کی روح انہی کی جاتی ہے۔ جہاں وہ دھنستے آتے
ہیں۔ اس سے پاس پہنچتے ہیں اور پہنچتے ہیں کہ تہاں اب کون ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو اب سے پھر پہنچتے ہیں تہاں وہاں کون سا
ہو دھنستے سے سلام میری ہوئے۔ پھر پہنچتے ہیں وہاں کو کون کھنکھتے ہیں جو تہاں کی طرف پیو گئے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رسول
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ پھر پہنچتے ہیں تہاں اور یہ ظلم کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی تھی اس پر ایمان لایا
تھا۔ اب آسہاں سے ایک خدا آتی ہے کہ میرے بندے سے بچ لیا اس کے لئے جنت کا فرض ناف جنت کے پیر سے پیر تہاں۔ جنت کا پیر
اور دوسری کے لئے کھول دیا کہ جنت کی اور اللہ کو خوشی ہوئی۔ ہے۔ اس کی قبر حیدر کھلا کھلا رہا جاتی ہے۔ اب وہ خوب صورت کھنکھ
پہنچے پاس میں خوشیوں میں بسا کہ اس کے پاس آئے۔ اور کہتا ہے خوشی نہ وہ کہ آج کرے جو وہ انہی کی قیاد پر لایا جاتا ہے۔ وہ پہنچتے قائم
کون ہو۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تہاں اصل صالح ہیں۔ تو مٹتی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت قیامت قائم کر دے۔ میں اپنے اللہ اور اس سے
میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہی سے سزا دے دیا ہے کہ وہ اللہ سے فرماتے آتے ہوئے آج پہنچتے ہیں اور تہاں کھنکھ
ہوتے ہیں۔ اب تک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صیبت روح علی اللہ تعالیٰ کی راہی ہوئی۔ غضب کی طرف جاتو وہ جسم کے
اندھ کہتے تھے ہے نہ اس کو پہنچ کر لائے ہیں جیتے کہ وہ ہے کی راہی ہوئی ہے۔ یہاں سے اندر سے نکالی جاتی ہے۔ وہاں کو اپنے کسی
طرف آسہاں میں اس کو بہت کے اندر لیٹتے ہیں۔ اس کے اندر سے سزا دے دے کہ اس کی طرف نہ ہو سکتی ہے اس کو لے کر آسہاں پر
پڑھتے ہیں اور جہاں نہیں سے گزرتے ہیں دھنستے پہنچتے ہیں کہ یہ کس کی روح صیبت ہے کہ کہا ہے کہ فلاں ایسی فاضل کی۔ اور جب
آسہاں تک پہنچ کر کہتے ہیں کہ وہ اندر کھلے اور انہیں کھانا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ سے لا لائے۔ وہاں آیت لکھی۔

ابا اہل پاک فرماتا ہے کہ اس گواہی کے ساتھ زہری کی "تھیں" میرے جانے پہنچنے اس کی دوا دواں پیچک لڑی جاتی ہے۔ میرا آپ ^{میں} نے یہ آیت عادت فرمائی کہ "جو اہل قتل کا شریک نہ رہے تو اسے زہر دے دے اس کا کوشت نوسا دے" ہوں یا سوا میرا ^{میں} اس کو لے کر ہی ہوں "تھیں" کی وجہ سے جس میں دوا لڑی جاتی ہے۔ اور فرشتے آفرج جیتے ہیں کہ یہ دوا کون سے اور کہا ہے افسوس میں نہیں جانتا۔

[illegible]

یہ وہی علامہؒ کہتے ہیں کہ ہم حضرت **علیؑ** کے ساتھ پورے نیکے جہاد — نے ساتھ تھے (باقی جہانِ اسلام کی طرف)

چچہ دھچچے جیتے ہوں گے ایک میں سے پانی لے کر چھل گئے تو ان کے دل میں جو کچھ ہوا ہی کیر بہ کاسب و صل جانے کا بھی شراب ملو رہا ہے اور دوسرے چھلے میں تھامیں گے تو جنت کی ہی تازیانہ کے پیروں پر غلباں ہو جائے گی۔ چار نہ قابل گھر میں گئے نہ سرد کاٹنے کی ضرورت ہوگی۔ چار یہ لوگ جنت کی طرف گئے اور گروہ دان گئے جائیں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ میں اور عثمانؓ "عمر عمو" اور زبیرؓ "ابن شادانہ" انھیں لوگوں میں سے ہوں گے جن کے دلوں میں کینہ تھا لیکن سب کا چوند کینہ سے صاف کر دیا جائے گا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم میں ہل بدر بھی ہیں اور انھیں کی شان میں یہ تائید اتری ہے۔ ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عقیقہؓ نے فرمایا کہ ہر جنتی کو اس کا حصہ عطا کیا جائے گا۔ ہونے کا کہ اگر اللہ تعالیٰ میری ہیادیت نہ فرماتا تو میری نیکو نعت ہو جائے اللہ تعالیٰ کا بڑا بڑا شکر ہے۔ اور یہ دونوں ہی کو جنت کا حصہ عطا کیا جائے گا۔ ہونے کا کاش اللہ تعالیٰ مجھے بھی ہدایت فرماتا تو یہ حصہ میرا ہوتا اس طرح اس پر حسرت نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت مل جانے کی تو کیا جانے گا کہ یہ جنت اعمال سادہ سے نیچے کے طور پر تیار اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے تم جنت میں داخل کئے گئے اپنے حسبِ اعمال اپنا حصہ عطا کر دے سب رحمت ربانی کا سبب ہے بخدا ہی قسم میں ہے کہ حضرت عقیقہؓ نے فرمایا کہ ہر ایک تم میں سے جان لے کر کسی کے عمل کو جنت میں نہیں جیتا ہے۔ تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی لیکن آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میرے بھی شامل حالت ہو۔

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ النَّارِ أَنِ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا لَوْ لَا نَعْمَ فَإِنَّ مَوْزِنَ بَيْنَهُمَ أَنَّ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَعْتَوُكُمَا عِوَجًا ۖ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَفُورُونَ ۝

اور اہل جنت اہل دوزخ کو پکاریں گے کہ تم سے جو وعدہ کیا وہ سب سچ ہو گیا تو انھوں نے تو اس کو واقع کے مطابق لیا اس قسم سے جو وعدہ کیا تھا کہ تم سے بھی اس کو مطابق واقع کے لیا وہ سب سچ ہو گیا۔ چار ایک پلار نے دلا دلوں کے درمیان میں کیا۔ گا کہ اللہ تعالیٰ کی ہوا ان خاموشی پر۔ جنت ثنائی کی رحمت اعراس کیا کرتے تھے اور ان میں کئی عجائبی کرتے۔ جیتے تھے وہ لوگ آفات کے بھی خطر تھے۔

جنتیوں کو اہل جہنم سے سوال کیا دوزخ کے لوگوں میں جانے کے بعد یہ طور تو سچ و سراسر نفس منہ سے خطاب کیا جا رہا ہے کہ اصحاب جنت اصحاب بار سے کہیں گے کہ جہنم سے ہم سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو تو حق ثابت کر رکھا گیا تھا کہ ابھی تک کے اس وعدہ سے سابقہ بڑا ہے کہ تم سے کیا تھا۔ یہاں حرف "ان" قول محذوف کی تعبیر کر رہا ہے "ہر قسم" "تحقیق کے لئے آیت تو وہ" کا ترجمہ جواب دہی کے کہ ہاں۔ جیسا کہ سورۃ صافات میں ہے میں حق تعالیٰ نے فرمایا اور میں تمہیں نے ہدایت میں فرمادی ہے جو وعدہ کی میں کسی کا فراموشی تھا کہ وہ مومن سب اپنے کا فراموشی کو دوزخ میں جھانک کر دیکھے گا تو کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ تو مجھے جانیں اپنی عداوت نہائی سے آتی جاگ ہی کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کرم شامل نہ ہو تا تو آیت میں ای سے ساتھ ہوتا۔ یہ واقعہ کہتے تھے کہ اس میں ہم پر مکتے سام گئے ہمارے جس کے کہ کوئی مذہب ہو گا فریضہ سب ان کے کان نہیں گئے اور نہیں لے کر۔ یہی ہے اور دوزخ میں کفر انکار کرتے تھے۔ یہ کوئی جہاد سے بڑے کہ تمہیں دیکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ ہمارا جواب تم کو کفر نہ رہا ہے۔

گو فرمائیے کہ کاد لہو ہے ہوا، اسی طرف سے جھٹکتے ہیں۔ مقلدین ہمارے کفار سے یوں خطاب فرمایا کہ اس آدمی میں شبہ نہ ہے
شبہ نہ ہو، جب اسے شہید ہوا، پھر اور دیکھ، مقتول ہوا اور اس قریب سے ہم لے لے کر فرمایا کہ کیوں آپ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا، فرما
لیا کہ نہیں مجھ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا، وہ تو میرا وعدہ تھا، حضرت فرماتے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ مردوں کو تو خوب
فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم، ہم سے کمر نہیں لی، یہ ہیں لیکن وہ آپ نہیں۔ یہ سکتے ہیں۔
پھر فرمودہ ہوا کہ آپ نے ایک قوم، اپنے والد اور والدہ کا کھانا نہیں کھانا، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ جب بڑے
سے مٹی کے برتنوں کو روک دیتے تھے، انہی (شیخ الاسلام) کی روایت ہے کہ لوگوں کو صرف کر دیتے تھے کہ لوگ بائیں۔ یہ مٹی کے برتن
جو غیر ﷺ کی چیز تھیں نہ کریں۔ یہ آخر میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ اسے منکر تھے کیونکہ انہیں وہ صاحب کافری نہیں تھا۔ یہ سب نبی پر
لوگ تھے۔

وَيَبْنِيهِمَا جِبَالٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا لِسِينَتِهِمْ وَكَانُوا أَصْحَابَ
الْجَنَّةِ إِنْ سَأَلْتَهُمْ لَمْ يَدْعُوا وَلَهُمْ بَعْضُ عُنُقٍ ۖ وَإِذْ هُمْ قَدْ أَبْصَرُواهُمْ
بِلِقَاءِ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

اور ان دونوں کے درمیان ایک لڑکھو کی ہوا عرف سے ہوا بہت سے آدمی ہوں گے ہوا گو ہر ایک لوگوں کے قول سے یہ سچ نہیں ہے، اہل اللہ اور
پھر کہ کبھی گئے اللہ علیہم السلام انہی اہل اللہ سے نہ تھے، غل نہیں ہونے دیتے اور کمر سے امید لے رہے تھے۔ اور سب کی نگاہیں اہل اللہ والوں کی
طرف ہو چکی تھیں کہ انہیں سب اللہ سب آپ اہل لوگوں کا نام لوگوں سے ساتھ شامل نہ کیجئے۔

اصحاب اعراف اور ان کا انجام: اہل جنت کا حال ہمارے خطاب کا ذکر فرماتے گے بعد ازاں ہوا ہے کہ روزِ آخر رحمت نے
دو پہاڑ ایک آدمی کی جوار رحمت کو جنت تک پہنچنے سے روک دے گی۔ جیسا کہ فرمایا کہ ان دونوں نے درمیان ایک پہاڑ قائم کیا، اسی پہاڑ
ہے۔ جس کے اندر کی طرف ایک دروازہ ہے جس میں رحمت ہے اور اسی کے باہر کی طرف لعنت ہے وہی اعراف ہے جس کی نسبت فرمایا
کہ اعراف پر لوگ ہوں گے۔ ساری رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوس آسمان کے درمیان آؤ ہوگی انہیں "آؤ انہیں اعراف ہے۔ انہیں
جہنم کہتے ہیں کہ اعراف میں ہے عرف کی۔ یہ سچ ہے کہ عرف کہتے ہیں۔ عرف کی کئی کئی اسی لئے عرف کہہ جاتا ہے۔ اہل جہنم
کہتے ہیں کہ جنت اور لعنت کے درمیان ایک پہاڑ ہے۔ یہاں اہل لعنت رکھے گئے ہیں جو فرمایا ہے۔ ساری کہتے ہیں کہ اعراف اس
لئے نام رکھا گیا ہے کہ لوگ اپنے لوگوں کو پہچان نہیں لے سکتے۔ پھر یہ کہ تیسری اصحاب اعراف ہے کہ وہ جہنم میں تھکے ہیں۔
قریباً سب کے ایک ہی مٹی ہیں۔ کئی وہ اپنے لوگ میں جن کی نیکیاں اور ثواب بہت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا کہ جن کی
نیکیاں اور ثواب بہت ہیں وہ لوگ ہیں کہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ صاحب اعراف ہیں یہ رحمت میں تو نہیں اور اہل جہنم
لیکن نہیں جنت کی توقع ضرور ہوگی۔ پھر اسی قسم کے ایک ساری پر لعنت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اصحاب اعراف ہیں جو درمیان میں
ہوئے کہ جہنم اللہ تعالیٰ کی رحمت جہنم کے لئے بنی ہو کر جو رحمت کے ذریعہ جنت سے آوازیں سن لے۔ وہ لوگ کہ انہیں اپنے والدین کی
مرحمتی کے خلاف کیا تھا اور روزِ آخر سے اس لئے بنائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتی شہید ہوئے تھے۔ وہ ایک نہ دیتے تھے، انہی کو کہتے تھے۔
جس میں کی نیکیاں اور ثواب بہت ہیں اور انہیں نے تو جنت میں جانے سے انہیں روک دیا اور انہیں نے ان میں جانے سے روک دیا۔
اصحاب جہنم اسی اور انہیں کی قسم۔ یہ سب ہیں اور اللہ تعالیٰ سے پہلے کہ نہ تک نہیں ظہر۔ یہ ہیں۔ یہ سب ان کی نیکیاں

اسب اسباب نام کی طرف انھیں کی خود انھیں کے بادبان ظالمین میں سے نہیں ملے۔ یہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم اپنے جنت میں داخل ہو جو وہ جس نے تمہیں بخشا۔ یہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا حساب لے گا۔ جس کی ایک نکی بھی جگہ جانے کی اور اللہ جل جلالہ نہ کر دیا جائے گا۔ جس کی ایک برائی بھی یاد جانے کی کہ اس کا روزگار کیا راستہ دی ہوئے گی۔ پھر یہ مسئلہ ہے کہ **لَمَّا تَقَفَّتْ جَنَّتُهُ** کے اصل آیت پر کہ

پھر فرمایا کہ میرا تو ایک بادبان کے فرق سے بھی جگہ جانے کا اور جگہ جانے کا اور زمینوں اور وہاں براہ راست جہنم تو میری پر ظہر آئیے جانے ہیں وہ اصل جنت اور اصل مار کو پہچان لیتے ہیں۔ اصل جنت کو کہہ کر سلام کہیں گے اور پھر اس جنت میں اللہ عزوجل کوئی دین سے تو کہیں نہیں گئے کہ اس اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے نہیں ملے گا۔ اسباب مساوات کے واسطے ایک ذرا ہو گا کہ جس کی رہائشگاہ میں وہ پہلیں گئے ایسے ہر ایک کو اور عورت کے لئے تو ہو گا کہ مرد پر جب وہ نہیں گئے تو یہ خورن لوگوں سے جمن جانے کا جو مساوی ہوں گے۔ بس اصل جنت اس عالم میں مسافرتیں کو نہیں گئے تو کہیں گے اس اللہ اہل اس دور کو ظاہر کہ نہیں اسباب مساوات کا خورن کے واسطے ہو گا اور نہ وہ جگہ میں جنت اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جتنی تو نہیں ہیں لیکن جنت کی توقع رکھتے ہیں۔ یہ وہ جگہ کوئی نکی کر تابت تو نہیں جانتی ہیں اور کوئی بدی کر تابت ہو تو ایک حق بدی کا اندراج ہو جائے۔ وہ ظہر یہ عصب ہے کہ اس کی لاپرواہی اس کی رہائشگاہ پر عذاب آگئی ہوں۔ جب اللہ پاک انھیں سوائے فرمائے گا تو ایک نہر کی طرف بھیجے گا جس کو نہر حیات کہتے ہیں۔ جس کے کنارے سونے کے بین من پر ہرے اور سونے کے ہیں۔ اس کی منی منگ ہے یہ تو اس نہر میں ٹپکے جائیں گے تو ان کے دہسے اور سست ہو جائیں گے اور ان کی زرخیزوں پر سفید اور روشن عبادت ظاہر ہو جائیں گی۔ وہی نکلتی سے ہوں کا صاحب حرف ہو کا سلام کیا جائے گا۔ جب ان کے رکھ رکھ جائیں گے تو اللہ پاک ان سے خطاب فرمائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اور پھر ان کے خورن کے پاس سے۔ جس کی امید بھی پوری کی جاتی ہے اور کہا جائے گا کہ تمہاری درخواست سے اور سزا سے تمہیں زیادہ دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے۔ من کا نام ہو گا سائیکس ایل جنت۔ حضرت حضرت نے فرمایا کہ سب کے سفر میں ہوں کا فیصلہ ہو گا۔ سب بندوں کا فیصلہ ہو چکے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے صاحب من اور اللہ تعالیٰ جنت میں لے جائے گا اور نہ اس سے چلے۔ لیکن جنت کا حق اور تو کو ثابت نہ کر سکیں۔ اب تم میرے آزد کردہ ہو جاؤ۔ جنت سے اختلاف کر دوس طرح بھی تم جانا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اہل اعراب اور لوگ ہیں جو چاہتے ہوئے ہیں۔ حضرت حضرت نے فرمایا کہ جنت کے مومنین ان کے لئے بھی تو اب جو عذاب ہے وہ ان کے لئے تو اب کے دوسے ہیں اور ان کے مومنین سے متعلق وہ اہل کیا تو فرمایا کہ یہ سب نہ حب اعراب ہیں۔ یہ جنت میں امت محمدیہ کے ساتھ نہیں ہوں گے۔ پھر اہل اعراب کیا ہے؟ فرمایا جنت کے قریب ایک اور جگہ ہے جس میں نہر بھی ہیں اور ریت اور چٹان بھی ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے کہ اسباب اعراب اور ایک وقت میں جو لقبہ اور ملا ہیں۔ یہ نہایت صحابہ ج و علی و انصار و رضائی کے دوسے میں اور چلے گئے ہیں کہ جو اہل اعراب پر متعین ہوں گے وہ فرشتے ہوں گے جو اہل جنت اور اہل مار کو پہچنے ہوں گے اور اہل جنت کو نہر کے کہتے ہوں گے اسلام شکر۔ اور جنت میں تو نہیں ہوں گے لیکن جنت کے آزد کردہ ہوں گے اور وہ فرشتوں کو کہے کہ اور دن سے پتہ چاٹیں گے۔ اصحاب اعراب ایسے لوگوں کو تہذیبی کے جہن کو اور وہی پیشانی سے پہچان میں گئے اور کہیں گے کہ تمہارا خیال نے تم سے فرما دیا کہ تمہاری فکر کرتے تھے۔ یہ تمہارا لطف و رحمتی جس سے تمہیں جہنم نے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ڈال دی اور جب جنت میں داخل کیے جائیں گے تو پتہ چاٹ جائے گا کہ وہ جنت میں اب تم کو نہ کوئی خوف ہے نہ تم کو مان و غم سے سائب ہو گا۔ یہ قول بہت فریب دہ ہے۔ جاتی عبادت میں ظاہر کے خوف ہے اور جہنم کا قول ہی مقدم ہے کیونکہ آیت کے ظاہر ہی الفاظ کے مطابق ہے۔ حضرت محمد کا قول بھی جو اہل اعراب اور اہل جنت سے ظاہر نہیں۔ فرمائیے اس باب میں بارہ

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کے روزانہ پیرائی اور اقدار کے روز پرچہ دیکھے ہیں۔
 جس کے روز روزت میں ایک برائیاں اور گناہات نکلیں گے روز تو بدھ کے روز تو قسم پر اور اورانی روح جسرات کے روز اور قوم
 علیہ اسلام کو عصر کے بعد روز جو آخری گھنٹے میں عصر اور مغرب کے روز ہیں۔ ان میں سے تو سب تو ان میں صرف بہت سے ہیں
 اور اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ بیٹے دن معرفت کے ہے اس لئے بخاری وغیرہ اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ
 اس کو جو ہر روز سے کتب الہیہ سے سزا کر دیا جائے گا واللہ اعلم

ان جگہ دن کی معرفت کے بعد و عرش پر جلوہ افروز ہو گا۔ اس مقام پر لوگوں نے بہت کچھ خیال آخرت میں ہیں اور بہت
 خیالات و ذرائع ہیں جن کی تفصیل کا یہاں کوئی موقع نہیں۔ ہم اس بارے میں صرف ملک صالحین کا مسلک اختیار کرتے ہیں جو صحیح و پاک
 و ناصی ثوابی ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے احسان میں اور وہ فیروز ہے۔ اس پر سب مسلمان اور مسکین یہ ہے کہ اس پر یقین کر لیا
 جائے بغیر کسی کیفیت و تشبیہ کے اور بغیر اس غریب بن کی طرف ذہن لے جانے کے کہ اس سے تشبیہ کا قیام وہاں میں آتا ہے اور جو
 مسلمات اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بغیر اس پر کچھ خیال آ رہی اور شبہ کرنے کے تسلیم کر لیا جائے اور
 یوں وہ جس نہایت کے کہ اللہ پاک کسی شے کے مثلاً اور نمائی نہیں ہے وہ سب اور ہمیر ہے۔ جیسا کہ مجتہدین نے فرمایا جن میں
 سے فہم بن کر اللہ تعالیٰ بھی جہ جہاں کے اس حد میں کہا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق سے تشبیہ کی وہ گناہ گار عیب گار
 اور اللہ پاک نے جن صفات سے اپنے کو متصف فرمایا ہے اس سے انکار یہ تو کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جن باتوں
 سے اللہ تعالیٰ کی توصیف نہیں کی وہی توصیف کرنا بھی تشبیہ ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے اور صاف حجت کے جن کی
 صحت آیات الہی میں اور احادیث صحیحہ میں ہوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے جلال و کبریا کی ہیں اور یہ خاص سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور
 بڑی کرتی ہیں وہی نفس گنج خیال ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہاں تھا ہے۔ اس سے دن کو جس کی ذات کی بارگاہی وہی ہے اور
 دن کی روشنی رات کی تاریکی سے واضح رہتا ہے اور اسی رات اور دن میں سے بریکہ اور۔ اور نہ بخاری سے پتے ہیں۔ لیکن یہ غتر
 ہونے لگتا ہے اور اور نصرت ہونے لگتا ہے تو یہ فوراً آنکھ سے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿وَاللَّهُ لَهُم مِّنَ الْغُلَامِ
 مَلَكًا فَمِمَّنْ مَّخْلُوقَاتُ﴾ یعنی ان کے لئے اس میں نکالی ہے کہ اللہ کے نہایت ان کی چمت کی ہوئی ہے اور پاکہ تبار کی مجاہد ہوتی ہے اور
 اور جاتی کر وہ لگا کی طرف ہوتا ہے۔ یہ لایہ و عظیم کا طور کر وہاں میں ہے قرآن کے ہم منزل فرما دے جس کو کہتے ہیں وہ کہتے ہیں وہ
 ہے جن کی کہ اور تجو کی ہوگی ان کی طرح باریک ہوتا ہے۔ جس سے یہ ناممکن ہے کہ اس قدر سے آگے بڑھے اور اس سے
 آگے وہ ممکن ہے ہر ایک اپنے عقروں اور اور ہر پر گردش کرتے رہتے ہیں انی ﴿فَلْيُكَلِّمُنَا فَاغْفِرْ لَنَا﴾ انفس و القوم و الخیر
 فتنہ و ہارہ کے فرمایا۔ جس میں اس قدر کتب سے پڑھتے ہیں اور جس سے نور و ان صورتوں میں سب ایک ہیں۔ یعنی
 سب چیزیں ہی کے تحت تصرف میں اور انی فیہ و صحت کے اندر ہیں انی لے فرمایا ﴿قُلْ لِّلَّهِ الْخَلْقُ وَالْإِنْفَرُ﴾ کہ جس ملک اور
 تصرف اسی کا ہے۔ قرآن ﴿تَبَارَكَ الَّذِي رَزَقَ الْعَلَمَ﴾ جیسا کہ فرمایا ﴿تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا﴾ الخ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو میں دعا کرے اللہ تعالیٰ کا شہادہ کرے بلکہ اپنی قرابت کرے اس سے تحریر ہو اس کا
 جس سب کر لیا ہے گا اور جس نے یہ لوگوں کی کہ اللہ تعالیٰ نے نہ سے کو انی کوئی حکومت یا قدرت یا عقل نہ رہی ہے۔ تو اس نے کفر کیا
 کیونکہ فرمایا ﴿قُلْ لِّلَّهِ الْخَلْقُ وَالْإِنْفَرُ﴾ طَبَرُكَ الَّذِي رَزَقَ الْعَلَمَ ﴿وَمَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ﴾ بلکہ ان کے ﴿وَاللَّهُمَّ لَكَ
 الْمُلْكُ كُلُّهُ وَاللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ بَرَجًا وَأَمَرَ كُلَّ نَسْلٍ مِّنَ الْخَلْقِ خَلْقًا وَهُوَ بَيْنَ الشَّيْءِ كُلِّهِ﴾

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّكَ لَا يَعْصِي بِكَ الْغَافِلُونَ وَلَا تُفْسِدُوا فِئَةً

الْاَسْرَفُ بَعْدَ اَصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ حَوْقًا وَطَبَعًا اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنْ

الْمُحْسِنِينَ

خود لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کہ وہ اس کا رُخ کر کے بھیجے، چکے چکے بھیجے، واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایسا نہ کرنے میں عجز سے نکلے ہوئی۔ اور دنیا میں بعد اس کے کہ اس کی مدد سے کسی کوئی بھی ہے خداست بچاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کہ اس سے فرستے ہوئے اور وسیع اور بڑے ہوئے۔

دعا میں عاجزی و انکساری: اللہ پاک اپنے بندوں کو دعا کا طریقہ سکھاتا ہے جو دین اور دنیا میں ان کا سبب بن سکے۔ فرمایا کہ نہایت خصوص کے ساتھ عقلی طور پر دعا کیا کرو۔ جیسا کہ فرمایا ”رب انا استعزل میں یاد کیا کرو“۔ لوگ بہت بلند آواز سے دعا مانگنے لگتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! اپنے نفسوں پر غرور نہ کرنا تم کسی بہرے اور طالب کو نہیں پکار رہے ہو جس سے تم مانگ رہے ہو وہ قریب تر ہے۔ میں رہا ہے۔ دعا میں تلخی اور تشویش اختیار نہ کرو اور عاجزی کے ساتھ عقلی طور پر دعا مانگو شوش قلب حاصل رہے۔ اسی کی وحدانیت پر یقین کا دل ہو۔ دعا کی کہ کے طور پر بلکہ آواز سے دعا نہیں مانگنا چاہئے۔ دیکھا ہے بچے کے لئے پہلے کے لوگ اگرچہ مانگو ہوتے تھے لیکن لوگوں کو اس بات کا علم نہیں تھا ایک شخص بڑا فقیر اور عالم ہو تاہو لوگ اس کے محبت و شفقت نہ کرتے۔ لوگ رست کو اپنے گھروں میں کسی لکھا نماز پڑھتے ہوں گے گھر میں مہمان ہوتے مگر انہیں خبر نہ ہوتی۔ لیکن آج کل ہم ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اگرچہ عبادت کو چھوڑ کر کونے کی خدمت دیکھتے ہیں لیکن بیٹھ غائب کرتے کیسے گئے ہیں۔ پہلے کے مسلمان جب دعا مانگتے دیکھتے تھے تو سوائے کمر بھر کے ان کے منہ سے تو روز خالی نہیں آتی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ شعوٰر کے ساتھ اور عقلی طور پر دعا مانگو اللہ تعالیٰ اپنے ایک راز پر وہ نہ سے کاغذ فرماتا ہے کہ جب اپنے رب کو پکارنا تھا تو بہت سی بات آواز میں پکارتا تھا۔ آواز کو بلند کرنا بہت ہی مکروہ ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ لَا يَجِبُ الْمُتَضَعِّفِينَ﴾ یہی تعبیر میں ایسی عیالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ دعا میں اپنی حد سے تجاوز نہ کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ ابو جھوکے ہیں کہ حاذی انبیاء حاصل ہونے کی دعا مانگا کر وہ سونے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ میں دعا مانگا رہا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ میں جنت اور جنت کی نصیب اور جنت سے دینی چیز سے مانگا ہوں اور دوزخ سے بڑا مانگا ہوں اور اس کی نذر اور دوزخ میں ہے۔ تو پہلے نے کہا کہ تم نے فرماتے میں بھی اتنا کر دو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ زمانہ قریب میں اپنے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا کرنے میں حد سے آگے بڑھ جائیں گے اور دعوہ کرنے میں حد سے زیادہ دینی پیچھے نہیں گئے اور بھاری آیت دس ﴿وَالَّذِينَ اَوْفَوْا بِمَعْذَرَتِهِمْ﴾۔ تمہارے لئے تو صرف اسی قدر دعا مانگنا کافی ہے کہ ”اے اللہ اشیاء تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کرنے والے قولی و عمل مانگا ہوں اور دوزخ اور دوزخ سے قریب کرنے والے قولی و عمل سے بچاؤ“۔ عید اللہ بن مفضل نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ میں دعا مانگا رہا ہے کہ ”اے اللہ تعالیٰ اشیاء جنت کی سیرگی طرف کا منہ نہ کرنا“۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ جیسے اللہ تعالیٰ سے صرف جنت کا سوال کرو اور صرف دوزخ سے بچاؤ مانگو۔

اللہ پاک کا قول ہے کہ دنیا میں امن کی حالت کے بعد فساد پیدا کرو کیونکہ امن کے بعد فساد بہت برا ہوتا ہے کیونکہ امور جب اپنی حالت امن پر چل رہے ہوں اور فساد اڑل دیا جائے تو نہ سے تہو ہوا جاتے ہیں اسی لئے اللہ پاک نے ﴿وَبَعَثْنَا مَوْلٰیہُمْ﴾ کی تہذیبی اور دعا عاجزی کے ساتھ اٹھنے کے لئے کہا ہے جو فرمایا کہ ﴿وَالَّذِينَ اَوْفَوْا بِمَعْذَرَتِهِمْ﴾ یعنی مذہب و عصب سے دور کرو اور اللہ تعالیٰ کی نعمت و ثواب کی صبح کو کہے دعا مانگو پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنین سے قریب ہے۔ لیکن اس کی رحمت پلوکاروں کے انتظار میں ہے جو لوگ ہر پہلی کی پیروی کرتے ہیں اور زور و مضیبات سے اڑ رہے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ﴿وَوُضِعَ الْحَمْدُ﴾

فَنُفِثَ لَیْسَ خُرُوجُ الْفِتَنِ اِلَیَّهِ اَوْ خُرُوبُهَا فَاَنْتَ بَيْنَ يَدَیْهِ لَیْسَ بِمَعْلُومٍ اِلَّا رَحْمَةُ رَبِّكَ اِنَّ رَحْمَةَ رَبِّكَ هِيَ اَوْفٰی بِمَا تَعْلَمُونَ اَوْ تَخِفُونَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جو علم و ہدایت اسے کر چاہا ہے اس کی مثال اس امر کی ہی ہے جو زمین پر سے۔ چنانچہ جو زلزلہ زمین کو ہوتی ہے وہاں تو قتل کرتی ہے اور ہزار ہا اور پتھر اور لٹکیاں ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ لوگ پتھر سے مراد اب جو ہے اور زراعت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسری زمین ہوتی ہے۔ پتھر ٹکڑ ٹکڑ کی پتلی جاتا ہے۔ گھاس اور ہزار ہا گھاس۔ اور ان قسم کے لوگوں کی مثال ہیں کہ آپ نے علم سیکھا دیا اسی سے اللہ تعالیٰ جو اہل بیت سے سبکدوش ہونے سے فائدہ حاصل کیا اور ایک اور قسم ہے جس نے کچھ نہ سیکھا اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے عمل کی جو میری معرفت سمجھائی گئی ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهِ فَقَالَ يَتَّقُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اللّٰهِ عَصِيَّةٌ اِنِّیْ اَنْذَرُكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَا مِنْ قَوْمِهِ اِنَّا لَنَرٰكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالَ یَقُوْمُ لَیْسَ بِنِیْ ضَلٰلَةٍ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَبْلَغُكُمْ رَسُوْلًا مِّنِّیْ وَاَنْتُمْ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا جہاں لوگوں نے فرمایا کہ اسے میری قوم تم نہ مانتی تھی کہ اس سے ان کی قوم اور اسوہ ہونے سے قومی نہیں تھی کہ تمہارے لئے ایک دوسرے کے خلاف کاغذ ہے۔ ان کی قوم کے اندر لوگوں نے کہا کہ تم جو کہہ رہے ہو اس میں غلطی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میری قوم میں تو اس میں غلطی نہیں لیکن میں پروردگار کا رسول ہوں۔ تم کہتے ہو کہ اس کے پیچھے بھگتے جاؤ اور تمہاری قوم غلطی کرنا اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی قوم پر فرستے ہوئے ہوں کی قوم کو غلط نہیں۔

نوحؑ کا اپنی قوم کو غلط کرنا: اللہ پاک جب اہل سورۃ میں قوم علیہ السلام اور ان سے مشقات کا قصہ بیان کر چکا تو انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان فرماتا ہے۔ اللہ کو ان کی قوم سے فرمائی جاتی ہے کہ آپ ہی سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قوم علیہ السلام کے بعد نبی بھیجا۔ دوسرے بنی لاکھ بنی سوساں میں اخراج ہیں اور نوحؑ کا کام ان کی ہی ہے انہیں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کو یہ نصیب ہوا کہ انہوں نے یہاں کیا اخراج بنی ہرود بن سلیمان بن قیس ابن ابی نضیر بن شیبہ بن آدم علیہ السلام کو نبی نے انہیں انہیں نہیں دیکھا اور میں بھی نوحؑ علیہ السلام نے انہیں بھی نہیں دیکھا۔ نوحؑ علیہ السلام اپنے قوم پر بہت نوحہ کرتے تھے کہ انہوں نے نوحؑ کا کام نہ کیا۔ آپ علیہ السلام سے نہ نوحؑ علیہ السلام تک اس امر میں ٹوڑی ہیں۔ یہ سب اصول اسلام کو قبول نہ تھے۔ علماء فقہاء کہتے ہیں کہ اسلام پر نبی کی اللہ کی ہوتی ہے۔ اولیٰ گمراہ تھے صاف تھے صبر کرتے تھے ان کے معتقد بننے سے ان کی قبروں پر مسجد بن جائیگی اور ان کی تصویریں بن کر اسی میں رکھے گئے ہوں گے انہیں وہ کہ ان کی حالت اور عبادت کو یاد کرتے ہیں اور انہیں جیسے بننے کی روشنی دیتے ہیں۔ جب کہ مذکورہ قوم کی تصویریں کے بجائے ان کے چلنے والے گئے۔ کچھ دوسرے بعد ان چلوں کا خاکہ کرتے تھے اور پرستش ہونے لگی۔ ان چلوں کے نام بھی انہیں صالحین کے نام پر تھے یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہم انہیں اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنے کی قوت دے۔ انہوں نے نوحؑ علیہ السلام کو بھیج کر پرستش صرف اللہ تعالیٰ کی ہے کہ اسے قوم اہل بیت صرف اللہ تعالیٰ کی ترغیب دے۔ اور ان کے ساتھ میں نہیں ہے۔ انہیں یہاں ہو کہ تمہارے اللہ تعالیٰ کا لہاب نصیم ہمارے ہمارے اللہ تعالیٰ کی قوم نے

یہ کہ ترک عمل سے اسلام کی حرمت دیتے ہو اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مشورہ دیتے ہو۔ جیسا کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کی گھڑی دعوت پر جب کیا تھا تو کہ ان کے اسے مارے خدا اور ایک رب بلائے تاکہ رکھا جائے۔ (قرآن مجید) علامہ نے ان سے کہہ کر۔ مگر ابھی ہے کچھ نہیں ہے بلکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں رب کی طرف سے قربات لے کر آیا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے وہ اپنے کتب سے کہ میں رب سے قربات لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارا کچھ میں ہیں خواہیوں۔ علی وہ دعوت ہیں ان سے رسول مصطفیٰ ہے میں اللہ کی صفت اور بات تمہارے ہی ایک آدمی پر نبی آدمی اللہ تعالیٰ ہی معجزیوں میں خاطر امر سے تمہارے پہنچائی تو اس میں جواب کہوں کرتے ہو اللہ یہ تو تمہارے لئے نیکو ہے اور یہ واللہ تعالیٰ کا احسان تاکہ میں نے تمہارے بعد تم کو ان کی جگہ دی اور وہ قوم کو پاک رہی جس نے اپنے رسول کا کیا نہیں دیا تھا اور پھر یہ کہ جس نے طبیعت سے تم کو تربیت دلایا ہے۔ تمہارے ہی قوموں کی۔ نسبت بہت دور راست ہو رہے ہیں۔ وہی قسم کا اور اللہ تعالیٰ نے قصہ عبادت میں نیابت کے معنی اور جہان کی قربت میں طاعت بہت ہی عمدہ صفت لیتے تھے۔ پھر تمہارے تابع کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور اس کے احکامات کو یاد کرو۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْحَقُّ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٠٦﴾ قَالُوا قَدْ وَكَّلَ عَلَيْكُمْ فَرَقًا مِّنْ رَبِّكُمْ بِرِجَالٍ وَعَصَبٍ أَفْعَادٍ لِّوَلَدِهِمْ فِي أَسْمَاءٍ سَعَتِ لِمُؤْمِنَةٍ وَأَيُّكُمْ مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۖ فَانظُرُوا إِلَىٰ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ ﴿١٠٧﴾ فَأَنصِبْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرُحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَكَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٨﴾

وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ رسول ہیں اس لئے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کریں اور انہیں کوہارے۔ یہ وہاں جہت سے ہم میں کہ چھوڑ دیں اور ہم کو جس عذاب کی، مشکل دے دیں اور۔ یہاں منکوم اگر تو کہے ہو۔ ہوسا سے قرآن کی کتاب تمہارے تعالیٰ کی طرف سے عذاب اور غضب آج ہی پہنچا ہے کہ تمہارے اپنے دلوں کے رب میں بھڑکنے کو جسے کو کہنے اور تمہارے وہاں کے قسم دلوں کے معبودوں کی اللہ تعالیٰ نے کوئی رکھ نہیں رکھی۔ سو تم بھڑک رہے ہو جس بھی تمہارے ساتھ دیکھو کہ وہاں۔ فوجی جہت میں وہاں کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے پہنچا رہا ہے تو ان کی جزا کی وہی انھوں نے جہاز میں تھیں تو پہنچا تھا اور وہاں ان کے اہل گھر تھے۔

قوم ہمدانی بدیہی۔ اللہ ایک خبر دے گا کہ یہ کفار ہوں اسلام کے ساتھ کسی طرح نکال دو۔ غلیان، وہاں سے جہنم کے دروازے تھے کہ کیا تمہارے پاس ایسی آیت ہو کہ ہم ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور اہل اسلام و اہل حق کی عبادت کرتے تھے ان سے کہ چھوڑ دیں۔ چھوڑنا کہ تمہارے جو تو میں مذہبوں سے لڑا ہے کہ انہوں نے کرو۔ جیسا کہ کفار قریش کہتے ہیں کہ اگر عذاب کی تمہاری بھی ممکن ہے تو انہوں سے جہنم ملنا اور عذاب الیم میں بھی ملنا نہ کریں۔ تمہاری، کھاتی لیتے ہیں کہ وہاں اسلام کی پرستش کرتے تھے۔ ایک قسم کا ہم تمہارے اور ان کے کام کام میں ایک کام کا یہ تمہارے ہی کے ہوا ہے اسلام کے انہوں نے تمہارے اہل گھر کی وجہ سے تمہارا اللہ تعالیٰ کا غضب و عذاب پہنچا ہے۔ گمان ہے کہ۔ جس سے مراد ہے وہو اللہ تعالیٰ عذاب۔ یہ تمہارا

فلاحوں سے ساز باز کر لی اور حالت آدمی ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس طرح یہ سب مل کر کوثر ہو گئے۔ چنانچہ اللہ پاک نے سرشارِ ایمانیت
 کہ شہر میں کوثر کو لے جاتے مسلمانوں نے اس کے لہذا پر کمر بستہ ہو کر یہ اپنی قوم کے سردار سے تھے۔ ان کا فرما لینے کا فریضہ کے
 لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔ سب سے سب بڑے اور ہتھوڑا کا انکار کرنے لگے۔ جب یہ اپنی بی بی کی خواہش چلی تو قدر اس کی مدد میں ایک
 چران کے بیٹے گھٹ گئے۔ بیچارہ باہر صوبہ دوسری چران کے بیٹے کو ہاتھ صوبہ کے پاس سے گزری۔ اس نے ایک حیر، دوہ چلی کو
 لگا۔ سخت غم صوبہ لگی اور اپنی سب سے خواہشوں کو لے آئی اور قدر اور اس کی جماعت کے سامنے اپنی بانی کے بے پندہ حسن کا
 مظاہرہ کیا۔ قدر اس جتنی کھس سے متاثر ہوا کہ ان کو اٹھانے اور اس بات سے کوٹھے کاٹ ڈالے۔ اور میں پر مرتضیٰ۔ اس نے اپنے بیٹے کو
 دیکھ کر ایک پیچ بھری کر کہا کہ اس کو گھوڑا دے کر ایک کچھ داری گویا کہ کہتا ہے کہ اسے اب میری بی بی کہاں ہے؟ چاہا تاہم کہ غم اور دوا چاہا
 پر نہ کی طرف بھٹک گیا اور چلی پرچہ کر ایک کچھ داری گویا کہ کہتا ہے کہ اسے اب میری بی بی کہاں ہے؟ چاہا تاہم کہ غم اور دوا چاہا
 پھر چران کے اندر، تم کو گویا کہ یہ بھی کہا کہ سب کے لوگوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے لگا دیا۔ اللہ اعظم۔ یہ خبر جب صالح علیہ السلام کو
 ملی تو درہ قتل میں تھے۔ لوگوں کا مجمع تھا۔ ان کو دیکھ کر روئے گئے۔ کہا (بقول خلی) کہ تم میں دن اور رات کو قتل کا قتل ہے۔ کہ روز
 ہوا۔ سب رات ہوئی تو دن کو فرار لے کر قتل کیا۔ جی تھوڑا دیر ہو کر یہ طور کیا کہ اس پر پہچانے اور تین دن بعد ہم جات ہوئے۔ اس نے اپنے
 اپنے سے پہلے ہی اس کو کھینچ لیا۔ اور ان کے ہاتھ سے تو ہم قادی کے پاس اس کو کھینچ کر لے۔ تو خلی ان لوگوں نے انہوں
 سے اپنے عہد کو سونپ دیا کہ صابر اور اس کی بی بی کو قتل کر دیں گے اور اس کے اہل سے کہہ دیں گے کہ ہمیں کیا خبر انہوں نے اپنے
 ہاتھ کے وقت موجود تو تھے نہیں کہ قتل کو باندھتے ہم تو جی بات کہتے والے ہیں۔ انہوں نے پہچانی کہ یہاں یہ ہم جس چاہا تاہم یہ
 تھے اس کی انہیں خبر بھی نہ تھی۔ دیکھ کر اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ جب ان لوگوں نے تیر کر لیا اور قاتل کو اسے رات کے وقت اللہ
 تعالیٰ نے قتل کر کے لے آئے تو غم میں سے خبر بر سے شروع ہو گئے۔ جمہور ان کا منہ کھلا کر تھا۔ اس دوران لوگوں
 کے چہرے تو رونا رہے جیسے کہ صابر علیہ السلام نے کہہ دیا تھا۔ دوسرے دن کو سر نہ دے گئے اور صبح بخانی کا تیرا دن سب کو تھا
 اس روز سب کے چہرے چار ہو گئے۔ تو رونا کا دن تھا تو یہ لوگ خوش ہو کر انکار عذاب کر رہے تھے کہ نہ معلوم اب ہمارے ساتھ کیا
 ہوئے اللہ اب ہر عذاب کی کیا صورت ہوئی۔ سورج نکلا۔ آسمان سے ایک چٹخ بھی لگی اور پاؤں لگے۔ ایک شہید و فریاد پیدا ہوا۔ ہمیں
 لکھی ہو۔ ایک کشت سب مر گئے۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں لاشیں پائی کر رہ گئے۔ چھوٹا بڑا مرد و عورت کوئی نہ ہی صرف ایک مرد سے
 بچ گیا۔ کتبہ بخت اسلطان نامی یہ بڑی کا لہو اور خست ترین لاشیں تھیں۔ اس نے عذاب کو دیکھا جس کے پاؤں کو چیر کر بھاگنے کی قوت نہ تھی۔ ایک
 قبیلہ کے اس بچے، جو کہ دیکھا اس کی ملازمت کی دوسری قوم جس جانت سے دوسرے لوگوں کو اس کا کھانا پینے کے لئے بلایا تھا۔ اس نے
 پیچھے ہی مر گیا۔ افراد قوم خود بھی سے صابر علیہ السلام اور ان کے امتوں کے ساتھ کوئی نہ بچ سکا۔ اس کو ہاتھ کا ایک آدمی اور غالب تھا۔ عذاب
 کے وقت کے میں تھا۔ کچھ دیر محض لا رہا تھا۔ کئی ضرورت سے جب کہ سے (اور لڑا تو آسمان سے اس پر ایک پتھر کر اور اس پر اس پر
 کیا۔ سمجھتے ہیں کہ یہ اور غالب طاقت کے رہنے والے قبیلہ صیغ کا بہرہ افلاک ہے۔ یہی کارم چٹکے اور غالب کی قبر پر سے گزرتے اور فرمایا جانتے
 ہو جس کی قبر ہے جو خدا کے ایک کبر اور غالب کی ہے جو عروم میں تھا۔ عروم سے اس کو رات۔ رکھا۔ جب عروم سے باہر ہوا تو
 عذاب سے دوچار ہوا اور یہاں وہی ہوا۔ اس کے ساتھ اس کی سونے کی بھڑکی بھی دھن ہے۔ لوگوں نے گوراں سے اس کی قبر
 کھودی اور یہ کھڑی نکلی۔

فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَاقَوْمِ اِنَّكُمْ تَسْأَلُونَنِي وَلَكُمْ عَذَابٌ لَّكُم وَلَكِنْ لَّا

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ
وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَأَذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلًا فَكَذَّبْتُمْ وَأَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾ وَإِنْ كَانَ حَافِظُهُ مِنْكُمْ فَامْنُوا بِالَّذِي أَرْسَلْنَا بِهِ وَحَافِظُهُمْ
يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّى يَخْلُفَكُمْ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَافِظِينَ ﴿٣١﴾

وَجَاءَ السَّعْرَةُ فِرْعَوْنَ قَالَ الْوَائِلَ لَنَا لَآخِرُ إِن كُنَّا نَمُنُّ بِالْغَلِيْبِ ۖ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ
لَمِنَ الْمُفْزَرِينَ ۝

اور جبکہ فرعون نے اس بات پر مصر کے شیطان کو کہ اگر ہم غالب آئے تو تم کو کوئی بدلہ ملے گا تو فرعون نے کہا کہ میں اور تم سب لوگوں میں
واللہ وہ ہمارے۔

ہمارے دشمنوں کا فرعون سے مطالبہ یہاں اس قدر کہ بیان کیا جا رہا ہے جو فرعون اور چاروں گروہوں کے درمیان ہوتی تھی جو
مصر کے مومنی علیہ السلام کے لئے جہاد کے لئے تھے۔ مومنی علیہ السلام نے مطالبہ کیا تھا کہ تم ہمیں جہاد میں مدد دے۔ اور ان لوگوں
کا بھی مدد کی جائے گی اور انھیں ہم ٹھیکوں اور حق پرانوں میں سے بنایا جائے گا۔ جب فرعون نے وعدہ دے کر جہاد کی مدد سے اسلام سے باز

قَالُوا يَمْؤُؤْنَ لِمَا أَنْ تُلْقَىٰ وَإِمَّا أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُلْقِينَ ۖ قَالَ الْقَوَا فَلَمَّا أَلْقَوْا
سَعَرُوا أَغْيَيْنَ الثَّالِثِ وَأَسْرَهُبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسَعْدٍ عَظِيمٍ ۝

وہی سوالوں سے عرض کیا کہ اے مومنی تو وہ آپ اچھے مومنی ہی نہیں۔ (مومنی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ہی نہیں۔ ہاں سب انہوں نے کہا تو
لوگوں کی نظر بند کر دی اور وہیں پر ہیبت غالب کر دی اور انہیں طعن کا یہ سہارا دیا۔)

مومنی اور چاروں گروہ میں ان مقابلہ۔ یہ مومنی علیہ السلام اور چاروں گروہوں کی مہارت اور جنگ ہے۔ چاروں گروہوں سے ہیں کہ
مومنی (علیہ السلام) یا تو تم پیچھے ہٹنا نہ چاہو یا ہم پیچھے ہٹیں۔ مومنی علیہ السلام نے کہا کہ تمہیں پہلے اپنا لشکر لیجیو۔ مومنی علیہ السلام کی
اس میں مصیبت یہ تھی کہ تاک لوگ پہلے ہی چاروں گروہوں کا قتل شروع کر دیں اور موقع کچھ نہیں اور چاروں اپنی شہداء گاری سے قتل ہو گئے تو
نئی بات طلب ہو رہی تھی کہ بعد واضح ہو چلا کہ ان کے سامنے آجاسے کہ کوئی بات طلب کے بعد ہی دل پہ چاروں گروہوں سے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اب اندھا پاک فرما ہے کہ جب چاروں گروہوں نے اپنی جہاں اور لڑائیاں ادا کر لی تو انہوں کی نظر بندیاں کر دیں اور جہاں
لاہیاں دینے لگا کہ جو کچھ یہ دکھا رہے ہیں حقیقت میں ایسا ہی جو چاہو ہو رہا ہے حالانکہ یہ دیکھا اور لڑائیاں اور حقیقت لڑائیاں ہی تھیں
دیکھنے والوں کا نظارہ اور خیال تھا کہ یہ جانب ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جواب دے کہ ان سے جہاد سے اپنے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ جیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔
یہ دیکھ کر مومنی علیہ السلام نے وحشت طاری ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر انہیں غالب نہیں رہو گے اپنے ہاتھ کا عصا تو بھی میدان میں پہنچے
اور اپنے جہاں میں گروہوں سے رہائش کو اٹھ جائے گا۔ یہ چاروں گروہوں کا فریب ہے چاروں گروہوں کے لئے کہ وہاں نہیں ہو سکتے۔ مومنی علیہ السلام
جیتے ہیں کہ چاروں گروہوں کی صف بندی تھی۔ یہ سب کے ساتھ وہی کی دوسری لڑائی لڑائیاں تھیں۔ مومنی علیہ السلام اپنے جہاں کو
لے کر آئے تھے تو ان کے لئے میدان میں آئے۔ فرعون اپنے تخت پر ارفان عظمت کے ساتھ بیٹھا اور چاروں گروہوں کے لئے سب سے پہلے
مومنی علیہ السلام کی انھیں پہنچے جہاد سے بندش۔ مومنی علیہ السلام نے انہوں کی آنکھوں پہ سب سے پہلے چاروں گروہوں کی دیکھی
تھی۔ وہ سب جانب ہیں کہ انہوں نے میدان میں چاروں گروہوں سے ہر ایک ایک پہ ایک ایک رہتے تھے۔ مومنی علیہ السلام نے یہ نہیں دیکھا۔
چاروں گروہوں سے ہاتھ لائی۔ یہ ہاتھ مومنی علیہ السلام کی نظر بند کر دی تو یہ دیکھ کر سب نے کہہ دیا کہ اب انہوں نے دیکھے ہیں کہ
انہوں نے سب سے پہلے چاروں گروہوں سے ہاتھ لائی۔ جہاں سے ہاتھ لائی۔ جہاں سے ہاتھ لائی۔ جہاں سے ہاتھ لائی۔ جہاں سے ہاتھ لائی۔

مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ قَالُوا أَوْزَيْنَا مِنْ قَبْلُ أَنْ تَأْتِيَنَا وَ
 مِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْذِلَكُمْ عَذَابَكُمْ وَيَسَخِلَكُمْ
 فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

اور قوم فرعون نے سب لوگوں کے کیا کہ یہ لوگوں کی قوم تو ہم ہی رہتے ہیں گے کہ اوہ اللہ میں تیرے لئے جبریں اور وہ آپ کو اپنے
 لئے سب سے بڑا کر دے گا۔ فرعون نے کہا کہ تم بھی میری قوم کے جنوں کو قتل کرنا تو میں کوہوں گے اور جو میں نے خدا سے لئے ہے
 تم کو ہر طرح کا پرورد ہے۔ سوئی نے اپنے قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر در کوہور مشکل ہو۔ یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے کہ وہ چاہے رہے۔
 اور اپنے بندوں میں سے اللہ اور ان کے کائنات کی انہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ادا ہے۔ قوم نے کہا کہ تم تو ہمیں مسیحتی میں رہے۔
 آپ کی طرف تو آدمی کے قتل بھی اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے بعد بھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قہر ہے۔ انہی کو
 جلا کر آدمی کے اور جانے ان کے تم کو ان پرورد میں اللہ تعالیٰ کے ہر تیرا مگر۔ عمل دیکھیں گے۔

اور فرعون کی فرعون کو ملامت۔ فرعون اور ان کی ملامت کی بھی مشابہت کی فراموشی جاری ہے کہ سبھی ملے اسلام
 کے لئے ان لوگوں کے انوں میں کہ فرعون سے ان کے مغربین کہہ رہے ہیں کہ کیا آپ سبھی کو یوں ہی چھوڑ دیں گے کہ انہی
 میں خدا ہی چھوڑے اور اہل ملک کو قتلے میں۔ لے اور میں میں اپنے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے۔ یہ بھی جیسا ہوا ہے۔ جو کہ وہ اور ان
 کو سبھی اللہ اسلام اور مصلحت کی لہر دیکھتے ہیں۔ اسے میں ہوا کہ یہ بھی لوگ۔ اسی طرح میں۔ انہیں آپ اپنی فراموشی۔ بعض کہتے
 ہیں کہ فرعون و لوط کا وہ "اللہ" کہتی ہیں میں نہیں بلکہ اللہ کے "حق" میں ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ کیا آپ سبھی اللہ اسلام کو ملامت ہے۔
 اس کے کہ خدا کا پتا چھوڑے اور اہل ملک اس نے آپ کی اطاعت اور آپ کے خدا ان کی ملامت چھوڑ دی ہے۔ حق میں کہہ "لے انہی کو
 اس طرح پر خدا ہے فرعون تو کون ان یغفل الہلک" ہے یہ انہی جبر کا جان ہے۔ بعض نے ان اور وہ خدا کہا ہے یعنی کیا آپ اسے
 چھوڑ دیں گے کہ خدا ہی ہے اور آپ کو اور آپ کے خدا ان کو چھوڑے۔ اور بعض نے اس کو "لا اھلک" ہے خدا ہے۔ اور
 چھوڑنا کہ باوجود قرأت علی بعض اس بیٹے پہنچے ہیں کہ فرعون بھی پر خدا اور پر اللہ ہوتی ہے کہ پر سن کر خدا اور ایک دوسری
 رات میں ہے کہ اس کے لئے کسی ایک۔ مگر حق ہوئی تھی۔ یہ اس کو کہہ کر خدا ہی بنا پان سوئی کہتے ہیں کہ یہ اللہ آپ کی
 خوبصورت گات کہتے تھے کہ فرعون نہیں غور تھا کہ کسی کی پر سن کر انہی کے لئے سامری نے ایک کو ملامت تھا جس نے اللہ سے
 آواز نکلی تھی۔ فرعون نے اپنے اہل و عیال کی درخواست منظور کر لی اور کہا کہ حق کی تسبیح کو اللہ کے لئے ہے۔ ان کے
 بیٹوں کو قتل کر دیا تو ان کے اور لڑکوں کو زندہ رہے۔ ان کے۔ اس قسم کا یہ دوسرا اہم قصہ اس سے پہلے بھی چھوڑا۔ سبھی ملے اسلام
 سے اللہ اس نے یہی کیا تھا کہ سبھی اللہ اسلام کا درود ہی دیکھیں۔ آئے ہے اللہ واقع ہو ان کے۔ اور بعض فرعون چھوڑنا کہ
 سبھی ملے اسلام کو خدا کا درود ہی دے۔ اور وہ اس نے یہی کیا تھا کہ کسی کو اللہ تعالیٰ اور ان پر عذاب آجائے خدا ہی
 بھی اس کی خواہش پوری نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی اللہ اسلام کو فراموشی اور فرعون کو کھلی دیا۔ اور ان کو اللہ سے اللہ
 فوق کر دیا۔ جب فرعون کی اس بات سے عاجز ہو کر اس کا جہنم کھل کر چکا تو سبھی ملے اسلام سے اپنی قوم سے کہا کہ میرا اللہ
 تعالیٰ ہی ہے۔ اور انہی سبھی اللہ اسلام نے ان سے انہی عاقبت کا وہ دیکھا کہ وہ کہ ملک تیرا اور وہاں کا۔ انہی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انہی
 کو چاہے ملک کی بار ملامت ہوئے اور حسن عاقبت متفقین ہی کے لئے ہے۔ سبھی اللہ اسلام کے چھوڑنا کہ انہی آپ کے لئے ہے۔

رَبُّهُ لِلْمَلِكِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَنَكَ ثُبْتُ
إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾

[illegible]

44

اور اللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نکل بولی اور چار بار، چار بار تو کیا تو چار بار یہ کیفیت ہو کر ہوئی ہے نہ کہ یہ اللہ سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سبھی کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے جو لوگوں کو علی علیہ السلام سے لے کر اللہ تعالیٰ تک تمام لوگوں کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے جو لوگوں کو علی علیہ السلام سے لے کر اللہ تعالیٰ تک تمام لوگوں کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔

اللہ تعالیٰ نے جو لوگوں کو علی علیہ السلام سے لے کر اللہ تعالیٰ تک تمام لوگوں کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے سبھی کو اپنی طرف سے جہنم میں بھیج دیا۔ اور اس کے حق میں جہنم میں رہنا۔

أَلَا لَا يُكَلِّمُهُمُ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوا وَهْوَ كَالَّذِينَ ظَلَمُوا ظَالِمِينَ ﴿١٠﴾ وَاللَّهَا
سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١١﴾

[illegible][illegible]

تعلیم کے فروغ کا یہ کام ہے اس کے لئے محکمہ تعلیم کے ذریعہ اس کام کو دل سے لے کر لے کر کیا جائے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ
بَعْدِي أَعْمَلْتُمْ أَمْرًا رِيبَكُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَلْفَوْا مُوسَى الْوَارِدَ وَاتَّخَذَ يُرَائِسَ أَخِيهِ يَجْزِيهِ يَجْزِيهِ
قَالَ ابْنُ آدَمَ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ

سے کر لیا کرتا۔ انہیں انہی کو قریب الموت انہوں نے لڑائی لڑ کر قوت پزیر کر کے اس کے لشکر کے کمانی بنائے۔ آپ ﷺ نے
 وفات اور بھگتی کی خبر پہنچنے پر ہر ایک کو گھسیٹا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب دوسرا آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ
 مسلمان ہیں۔ یہودیوں کو یہاں سے نکالو۔ پھر آپ ﷺ نے اسی کے گھسیٹ کر نماز کا اہتمام کیا۔ یہ حدیث جبر اور قوت ہے اور صحیح بخاری میں
 اس سے مراد ہے۔

دھام بن احمد سے روایت ہے کہ یہ قس خواروم کے پاس تھے اسلام نے سے میں اور ایک کوئی بھیجے گئے ہم چلے اور غوطہ
 دمشق تک پہنچے۔ جبر بن ابی العصفیٰ کے محل کو گئے۔ وہ صاحب تخت تھا۔ وہ دس ہاں ایک سفیر کو بھیجا کہ بات کہنے کے لیا گیا ہے۔ ہم
 نے جبر ہم سے بات نہیں کریں گے۔ ہم بارشہ بات کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس نے لایا تو اسی بات کہنے کے۔ ہمیں تم
 سے کوئی کلام نہیں ہے۔ اس نے جان کر بارشہ لایا۔ اسی نے لایا اور تجھے لایا تو کیا کہنا چاہتے ہو۔ تمام بنی حسان نے اسی سے شک
 کیا اور سرزم کی محنت لیا۔ وہ یہاں پہنچے۔ بارشہ نے کہہ دیا یہ کفر ہے۔ کیوں ہیں انہی نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ سب
 نہیں نہ وہ ہر ایک کو جبر تک کہ تم لوگوں کو شام سے نہ نکال دوں۔ کہنے کو جبر غوثی کی قسم یہ جسے تم سے لینے سے ہیں اور ملک و علم
 کا ملک بھی اللہ اللہ اور یہ پندرہ میں آجائے گا۔ یہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی پیش گوئی فرمادی ہے۔ اسی نے کہا تم لوگوں میں سب اور
 ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں روز و رات ہوتے ہیں۔ ان کو ان کو نہ دیتے ہیں۔ تم بتاؤ تمہارا روز کیسے ہے۔ ہم نے پوری طرح تاکید تو کیا
 ہے۔ یہ یہی کی اور تم نے اس نے کہ ایسا ہوا۔ اللہ کے طرہ اور اللہ کے ساتھ ایک۔ یہ کہنا کہ ہم اس کی اجازت میں چلے اور سب
 تم خبر کے قریب پہنچے تو اس کا دہرہ اس نے کہہ دیا کہ تم میں صوبوں اور انہوں کو کہہ کر خبر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ فرما چکا تو ہم
 تہہ۔ لے گئے۔ گھوڑے اور غریب کیا کریں۔ ہم نے کہا تم کوئی کی قسم ہر قوا میں ہر سوار ہیں۔ اس نے ہوشیار ہو کر بھاگا۔ انہیں
 دوسری صوبوں پر بھیجے سے۔ ہر صوبہ اپنے انہوں پر ہی سوار کر کے ان کی اجازت دے دی۔ ہر ایک طوائف کا لے بارشہ کے محل تک
 پہنچے۔ ان صوبوں میں انہوں نے بارشہ اپنے محل سے بلا غلطی سے انہیں رکھ دیا۔ ہر نے آتے ہی کہہ دیا لا الہ الا اللہ واللہ
 الجلیل اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ عبادت تو نہ تھیں۔ ہر ایک لڑا تھا گیا انہوں نے ان کو بلا پایا۔ بارشہ نے کہا جیسا کہ تم لوگوں
 انہی کو اس طرح متلازم۔ کبھی کہنا چاہتے ہو کہس ہوا۔ ہم واصل درہا۔ ہر نے دواہی مندر ہوا تھا۔ وہ پوپ پارلی۔ ہر
 سلطنت اس نے اس کو اپنے لئے دے دی۔ اس کی کہیں کی ہر چیز سرش بھی۔ سارا لامل سرش اس نے اپنے سے بھی سرش۔ ہم اس کے
 قریب تھے۔ وہ مسلمان بنے۔ لاکھ تو انہی میں جس میں سلام کریں کہتے ہو۔ مجھے یہوں نہیں آیا۔ اس کے پاس ایک فصیح لکھام عربی
 ہوتے والا نہایت سوخو تھا۔ ہم نے ہی کو راجہ یہ چاہا۔ ہم ہر ایک کو لیا کہتے ہیں وہ آپ کے سر اور میں اور آپ کو جو طریقہ
 وہ اس سے ہے۔ وہ اس کے سر اور انہیں کہ وہ سر میں تھیں وہ شیرو اسلام وہاں ہم قریب سے لے کر لے کر لے کر۔ اس نے کہا تمہارا یہی سلام کیا
 ہوتا ہے؟ ہم نے کہا السلام علیک کہ اس نے پوچھا کہ پوچھے ہوا تھا کہ کسی صریح سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا انہیں بھی ایسی صریح اس
 نے پوچھا کہ وہ کسی طرح وہ آپ سے پوچھیں؟ ہم نے جواب دیا کہ وہ اس نے پوچھا کہ پوچھے ہوا تھا کہ کسی صریح سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا انہیں بھی ایسی صریح اس
 نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ الجلیل اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ عبادت تو نہ تھیں۔ ہر ایک لڑا تھا گیا انہوں نے ان کو بلا پایا۔ بارشہ نے کہا جیسا کہ تم لوگوں
 انہی کو اس طرح متلازم۔ کبھی کہنا چاہتے ہو کہس ہوا۔ ہم واصل درہا۔ ہر نے دواہی مندر ہوا تھا۔ وہ پوپ پارلی۔ ہر
 سلطنت اس نے اس کو اپنے لئے دے دی۔ اس کی کہیں کی ہر چیز سرش بھی۔ سارا لامل سرش اس نے اپنے سے بھی سرش۔ ہم اس کے
 قریب تھے۔ وہ مسلمان بنے۔ لاکھ تو انہی میں جس میں سلام کریں کہتے ہو۔ مجھے یہوں نہیں آیا۔ اس کے پاس ایک فصیح لکھام عربی
 ہوتے والا نہایت سوخو تھا۔ ہم نے ہی کو راجہ یہ چاہا۔ ہم ہر ایک کو لیا کہتے ہیں وہ آپ کے سر اور میں اور آپ کو جو طریقہ
 وہ اس سے ہے۔ وہ اس کے سر اور انہیں کہ وہ سر میں تھیں وہ شیرو اسلام وہاں ہم قریب سے لے کر لے کر لے کر۔ اس نے کہا تمہارا یہی سلام کیا
 ہوتا ہے؟ ہم نے کہا السلام علیک کہ اس نے پوچھا کہ پوچھے ہوا تھا کہ کسی صریح سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا انہیں بھی ایسی صریح اس

تہوار سے شعور اس سے نرم ہو چاکیں اور تم یہ بات محسوس کرو کہ یہ بات تہوار کی ذہنیت سے قریب تر ہے تو یہی تہوار ہی یہ نسبت میری ذہنیت تک سے قریب تر ہوگی۔ یعنی وہ میری حد تک نہ نکلتی ہے اور اگر خود تہوار سے دل اس حد تک نکلا کر کریں اور وہ بات تہوار کی ذہنیت اور شعور سے دور ہو کر سمجھو کہ تہوار ہی یہ نسبت میری ذہنیت سے دور تر ہوگی اور وہ میری حد تک نہ نکلتی ہے۔ علیؑ سے مروی ہے کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کو کوئی حد تک نہ پہنچاؤ گے تو اس نے بارے میں وہی گمان کر دے جو زیادہ صحیح گمان ہو اور جو نبی و دو مبارک ہو اور زیادہ پاکیزہ ہو۔ اور شکار ہی ہے کہ اس نے طبیعت تہوار سے ملے حلقہ کر دئے ہیں اور خشیتِ راء کر دیئے ہیں۔ جیسے بکھر دھور ساتھ دھور و مصلہ اور عام یہ حلقہ ہیں لیکن ذرا دوسری حرام کر کے ہیں۔ اس سے اپنی ذہن پر عبور رکھ کر دیکھو کہ تہوار نے حرام کئے ہیں۔ جیسے فلم، خمر، اور ہار، کھانے کی چیزیں اور خالی ہاتھ سے حرام کر دی گئیں۔ انہیں حلال بنا دئے تھے۔ تہوار نے ہر چیز کو حلال کر رکھا ہے۔ اس کا کھانا دین کو طبع بخشتا ہے دین کا وہ دھار دہا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا وہ ختم ہو دین و دھن کے لئے معجز ہے۔ وہ لوگ جو عقلی طور پر غریبی اور غریبی کو ماننے پر ہیں۔ وہ ایسی ذہن سے محکم کرتے ہیں۔ اس عقل کا جواب بھی دیا گیا ہے لیکن یہاں یہ تمام قصیدات کا عمل نہیں ہے اور ایسی ذہن سے محکم قائم کی ہے ان ملانے بھی جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی چیز کی حلالیت ہو، حرامیت عقلی کوئی حد تک نہ ہو تو حلال اور حرام کو جو سمجھتے ہیں کہ یہ معجز ہو سکتا ہے کہ یہ فائدہ کاریت کی چیز کو حرام بنیاد اور طیب سمجھتے ہیں اور کسی کو نسبت اور معجز سمجھتے ہیں۔ اس عقل میں بھی بہت کچھ بحث ہوئی ہے۔ اور شکار ہی تو یہ ہے کہ وہ جو چیزوں کے دھن پر تہوار ہوں اس کو کھانے کرتے ہیں اور وہ دھن کی جن زنجیروں میں وہ پکڑے ہوئے تھے۔ رسول جن کو بتا دیتے ہیں۔ وہ آسانی اور بخشش و سخاوت کے لئے کرتے ہیں۔ جیسے حد تک ہے کہ میں آسمان اور آسمان سے پاک کر دیتے کہ میرا کھانا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے جب صلوات اور ایسی اشعریٰ کو میری بنیاد رکھو تو حجابات کی حق کو خوشی مزاں ہو رہا ہے جیسا کہ ہو۔ لوگ تم سے وحشت پڑ رہے ہیں ان کے لئے تمنا یہ پیدا کرنا۔ عقلی طور پر لوگوں میں حد تک نہ پہنچنے کی اس اشکات کی ذہنیت نہ ہو۔ حضرت ﷺ کے صحابی اور برادر اسلمیؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ساتھ رہا ہوں آپ کی آسمانی شانیں نے مغرب مستند کر چکا ہوں۔ اگلی اشعری میں بڑی خفیت تھیں۔ اس امت پر وہ احکام لکھے کر دیئے گئے ہیں۔ اسی نے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے دل کے خیالات کو نہ روکے پر گزرتے نہیں کہ تا جب تک کہ وہ ہاں سے بول نہ لیں یا عمل نہ کر سکیں۔ فرمایا کہ میری امت سے نظارہ نہیں حاف کر دیا گیا ہے۔ بول نہ کہ سے اگر کچھ کیا ہو اب حالت ہر کچھ تو اس کو کامل حافی سمجھا گیا ہے۔ اسی نے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے مانگنے کی اجازت لرائی ہے ﴿رَبِّهِمْ لَا تُؤْخَذُ أَجَلًا إِلَّا نَسِيتُ أَوْ نَسِيتُ أَوْ نَسِيتُ﴾ ﴿وَلَا تُغَيِّبُ عَلَيْنَا بَشَرًا مَخْتَفًا﴾ ﴿حَبْلُكَ عَلَى الْكَافِرِينَ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ وَتَوَلَّىٰ وَوَجَّهْنَا بِلِقَائِكَ وَوَجَّهْنَا بِلِقَائِكَ﴾ ﴿وَلَا تُخْفِضْ عَنْهُمْ الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾

مجھے مسلم ہے جب تک کہ اس دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا جائے تو ہر سوال پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہاں میں نے دیا" میں نے قبول کیا۔ قبول ہادی ہے کہ جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی نصحت نہ لے رہے ہیں اور ان کے لئے ہونے کی ہر دی کرتے ہیں۔ یہی لوگ دنیا و آخرت میں غلام بنائے والے ہیں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي

ہمیں اور مسلمانوں کے درمیان ہے جو بعد ازاں پچاس گھنٹہ پہلے کہ وہ ان مسلمانوں کے بارے میں حکم اللہ ہی کی توقع کرتے ہیں۔ اور میں ان کو
 اور انہیں آزادی کے ساتھ چھٹی آئی تھیں۔ پانی پر کھیل پانی تھیں۔ اور جب سٹیج کا ان ٹیگے ہوئے تھا تو کھڑے کے پانی تھیں ہر گز نہ
 آتیں۔ یہ ہم نے کیوں کیا؟ صرف اس لئے کہ میں ان کے لیے ہر روز کی کوئی چیز کہ میری مخالفت والے۔ اور انہیں خلاف توقع وہ میں
 رہتی اور انہیں وہاں تھا ہے۔ 'جب جو عمر۔ یہ ایک آزمائش تھی کہ میں وہاں عورت اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز کرتے تھے۔ لیکن ان
 جو میں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو گوارے کے لئے کثیف طریقوں سے ملے اور ان کے لئے اور انہیں کا کتاب کرنے کے لئے چاہا
 اور ان کے لئے کھانا پکا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ تمہارا جیسا کہ چاہو گے کیا کہ میں نے سوچا سوچی کہ حرم کو کھانا لڑایا۔

وَإِذْ قَالَتِ أُنْحَبْ فِيهِمْ لِمَ تَعْبُدُونَ قَوْمًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُمْ أَفَعَدَّ إِلَهُهُمَّ عَذَابًا
 شَدِيدًا أَقُلُّوا مَعَذَرَةَ آلِ نِسَاءِكُمْ وَلَعَلَّهِنَّ نَسْوًا مَّا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْهِيَ
 الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ عَنِ الشُّعُورِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَدَابِنا بَيِّنَاتٍ بِمَا كَانُوا
 يَعْسِفُونَ ۖ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝۷۱

اور جب کہ ان میں سے ایک عورت نے ان کو کہہ کر کہ تمہاری عورتوں کو کیوں عبادت کئے جاتے ہو ان کو اللہ تعالیٰ باطل پاک کرنے والے ہیں ان کو
 اللہ تعالیٰ نے ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور

پاک ہونے والوں اور کرنے والوں کی وضاحت۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور
 ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور ان کو کہہ دیا کہ تمہارے رب کے اور

عذاب کا دیا دے گا۔ یعنی اس کے مسلمان اور ملت و برات میں حیر ہوئی کہ سب انہیں اذیت کا عذاب دے گا۔ کہنے پر
 ان کوئی علی اسلام نے ان پر حالت راجح و مان ثلث قرآن لکھا تھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 پانچوں "عدوئوں" کا نام لکھا۔ پھر انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 اسلام آپ ہی نے لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 ان کو قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 تو بڑا نیک و سخی تھا۔ پھر انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 اسے بخش دیتا ہے۔ یہاں بھی اسی سے کہ عذاب اور رحمت دونوں کا ذکر ہوا تھا۔ یہاں کہ عذاب سے ڈرانے کے لیے عذاب لکھا
 اس میں جلا نہ لکھا جائے۔ اس کے عذاب و رحمت دونوں کا ذکر ہوا تھا۔ یہاں کہ عذاب سے ڈرانے کے لیے عذاب لکھا

وَقَطَعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا مِّنْهُمْ الضَّالُّونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَّوْنَهُمْ
 بِالْجُنَّةِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٠﴾ فَكَلَّمْتُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفًا وَرَثُوا الْكِتَابَ
 بِأُخْدُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلَهُ
 يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَ
 دَرَسُوا مَا فِيهِ وَانذَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ وَالَّذِينَ
 يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نَضِيعُ جَنَاحَ الْمُضِلِّينَ ﴿٦٢﴾

اور ہم نے انہیں ان کی مختلف جماعتیں کر دیں۔ یعنی ان میں سے جو لوگ گمراہ تھے اور بعض ان میں اور طرف سے تھے۔ ان میں ان کو قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر

یہود و نصاریٰ کے راہی قحطی و درنگ اور شکر و تہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو نعمت دی وہ انہیں نہ دے گا۔ کہنے پر انہیں
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر
 انہوں نے قرآن لکھا۔ اور سب سے پہلے قرآن آپ ہی نے لکھا۔ پھر ان بیواؤں پر

[illegible]

وَوَدَّ نَسْفًا الْجَبَلُ فَوْقَهُمْ كَانَتْ ظِلَّةٌ وَظَنُوا أَنَّهٗ وَقَعَ بِهِمْ خُلُوعٌ أَوْ مَا تَتَذَكَّرُ

بِقُوَّةٍ وَأَذْكُرُوا أَنفُسَكُمْ تَسْكُونَ ﴿١٠﴾

تو جب ہم نے بھی کافی دیر گزرتے ہیں تو کونوٹر ٹریفک کی طرف سے ان کے نام پر مصلحت کر لیا، ان کو ایف بی آئی کے ہاتھ لگا کر قتل کر دیا۔
تو جب ہم نے تم کو وہی مسئلہ صوفی کے ساتھ دیکھ کر دیکھ کر انہی مسائل میں ہیں جس سے توقع ہے کہ مستقبل میں یہ ہو۔

یہاں اسرارِ اتمی پر پیرزادہ عارف، ایسے ہو یا نہیں،
 اور جب کہ ہم نے ان کے سروں پر چہرہ کو شل سمان کے (وہ
 یا) صیقا کے (وہ) روضۃ المؤمنین العظمیٰ کے ساتھ ظاہر ہے۔ اس پر تہ کو فرشتوں نے ان کے سروں پر لگا کر اُن کا اہل عیسیٰ کہتے ہیں کہ

ہے کہ ہم مولود ایذا جب اسلام پر پیدا ہوا ہے لیکن اس کے باپ اس کو یہودی نصرانی اور کجی مانتے ہیں۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں کوئی کان نہ کہتا ہوں اور اسے لیکن اس نے کان کاٹ کر ان کو بکھڑا دیتے ہیں۔ اور ابن ربیعؒ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چار خزاں میں شریک رہا۔ چاہے ان کے کافروں کو گل کر کے ان کے بچوں کو بکھڑا کر لیا۔ اس کی خبر حضرت ﷺ کو ملی۔ آپ ﷺ کو یہ قسمت بہت ناگوار تھی لیکن ان کے انہوں کو یہ ۱۱۱ بچوں کو بکھڑا کر دیے۔ کسی سے جوابدار رسول اللہ ﷺ آیا یہ ستر کیم کے بچے نہیں ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں سے اچھے سے اچھے لوگ بھی تشریف نہیں لے کر آئے ہیں۔ کوئی جان ایسی نہیں جو عباد اسلام پر چڑھ کر ہوئی ہو اور وہ مسلمان ہی۔ جتنی ہے حتیٰ کہ ۱۱۱ بچے کی زبانیں سلجھنے میں اور مال باپ انہیں نصرانی یا یہودی مانتے ہیں۔ اہل بیت میں وارا ہے کہ آدم علیہ السلام کی سلب سے اچھے کی دور انہیں باوجود سب بچوں کا صاحب شعل علیہ السلام ان سے کوئی کی کہ اللہ تعالیٰ خدا کا رب ہے۔ جس میں ان کے سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ روز قیامت کے روز خدائی سے پوچھا جائے گا کہ تیرا خزانہ ساری زمین اور اس کے ملائکہ تمہاری ملک ہوں تو تم سے کہہ جائے کہ تم یہ میں یہ سب سے کوئی نجات حاصل کر دے گا تو وہ سبے کچھ دیکھ کر بے اختیار گراں لگاں۔ قیامت خدائی فرمائے گا کہ تم نے آدم سے بہت سی کہو مطالب کیا خدا میں نے آدم علیہ السلام کی پشت میں میں سے بعد سے یا تھا کہ کسی آدم ہر ایک نے دیکھ لیکن تم شریک کر بیٹھے۔ اس میں اس سے آدمی ہے کہ مقتوم نعمین میں روز عذاب روحوں سے وہ دہلیا کیا تھا اور اس علیہ السلام کی سلب سے نکال کر انہیں ذوال کی طرح پھیلا دیا تھا۔ ان سے یوں نقشہ ہوتی تھی کہ "یہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟" سب وہ میں سے نہیں لیکن "کیوں نہیں ضرور"۔ جو بڑے روایت ہے کہ خدا نے ان کو عذاب کا کھڑا کر دیا صرف یہ چونکہ ان کا خدا تو خدا کے کہ کہ کہ چار جب تم اس کو نہ میں رخصتوں کا بچہ تو تم نکال دیا۔ لیکن یہ کہ بچے کو عذابا جاتا تھا۔ اس سے سوال بھی ہوگا۔ چنانچہ میں نے فرمایا کیا کیا۔ قادر مافوق نے بعد میں سے خدا کو کہ یہ چاہا کہ تمہارے بچے کیا یہ چاہا کہ وہ لاہے اور کوئی نہ چھوگا تو کہا اس سے چھان بڑی سے بار۔ میں سوئی ہوگا۔ جب کہ سلب آدم میں روحوں سے اقرار ضرور ہے یا کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیا فرمے؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جب سب آدم کو پھونکا تو اس سے اور میں نکلی پڑی جو قسمت تک نسل آدم سے ہوئے اعلیٰ ہیں۔ پھر میں سے وہ دہلیا کا کہ حد سے صرف اللہ تعالیٰ کی کرنی ہے۔ اور کسی کو شریک نہیں دیکھیں گے۔ پھر اللہ پاک ان روحوں کے روز کی تکلیف داناں کے بعد سلب آدم میں انہیں کو دیا تھا۔ جب تک یہ اہل مکتی پیدا نہ ہوتے۔ میں سے قسمت نہیں آئے گی۔ اب ان میں سے میں کو چھان تو اسے ساتھ نہ لگا۔ وہاں کو یہ طریق احسن پر دراکر گا تو ای کو چھان بول بھی نکلتا۔ جس کے ہار جو چھان تو اس کا سبب نہیں اس کو چھان بول بھی ملتی تھی۔ لیکن جو سناں ہو چھان ہی میں کہ اس سے کہ چھان تو اس کو بہت آئے خود دیکھ میں ان کے ساتھ کام ہوا۔ "تو سمجھتا ہے کہ وہ چھان بول نکلی بڑی کے وہ دہلیا کہ تم تو جو بڑے خطر سے اسلام ہے۔ اس ترس کر یہ سے پتہ چلا ہے کہ اتنا مایوس ان ترس آؤں سے خدائی اللہ تعالیٰ اللہ اللہ۔

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے ولایت نکالے تو اس طرح ولایت نکلے جسے کھلی کرنے میں ہل ٹھیک کے اندر ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا "یا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" تو انہوں نے کہا کہ تو ضرور ہمارا رب ہے۔ فرشتے کہنے لگے کہ ہم گواہ ہیں کہ قیامت سے روز کیسے تمہارے کہ تمہو کو جیسا تو اس کا کوئی علم نہیں۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے ہی کی چیز پر سے جب باجوہ بھیر اور ولایت اللہ شروع ہو گئے۔ تو فرشتوں کی کھان بھان تو چھاتی ہیں کیونکہ وہی جنت کی کاماں میں نہیں گئے اور یہ روز کی ہیں جو کچھ اہل بارگاہ کامل کریں گے۔ کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ! جب یہ دیکھ لے ہو چاہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دیکھنا بدو جنت کے لئے پیدا ہوا ہے جس کے عمل خیر کے سے ہوں گے اور کچھ کو روز قیامت ہی ہے جو روز خیر کے سے کام کرے اور اس میں وہی عملی لڑو بہ ان کا کام نہ ہونے۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَتُوهَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝

مادہ ہادی مخلوق میں ایک نہایت اچھی چیز ہے جو حق نے سوائے چار چیزوں کے جس کو اس کے موافق اسلاف بھی فرماتے ہیں۔

تاریک جماعت قیامت تک جی رہے۔ بتاریک چھ آئندہ قوسوں میں سے پہلے آدم قزو، ملائی چ کاہر ہے 'جی جی رہے' اور جی رہے کی طرف بانی ہے اور ان کے جی ہی آئندہ رہی ہے۔ اس امت سے مراد امت محمدیہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس آیت کو پڑھتے تو خدا فرماتے تھے کہ یہ تم جہاد اور سورج تھے پہلے آؤنی یعنی قوم موسیٰ علیہ السلام کہ یہ لوگ بھی اور ان کو جی کی طرف جاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک قوم آئی رہے کاہر ہے جی کی کہ (میرے) عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں اور جماعت جی رہے کی کہ ان کا کوئی مخالف نہ ہو۔ انھیں پہنچانے کا اور قوم سے کہنے کا یہاں اپنے سامنے آئے پر کار بند ہیں۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۖ وَأُمْلَى لَهُمْ إِنَّ

کیدی عتین

اور وہ لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم کو بتا دیتے ہیں کہ ان کو کفر بھی نہیں، اور ان کو جہنم کا اجر ملے گا۔

تغذیہ رزق باعثِ وصال بھی ہے: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لئے جواب رزق کھل جائے۔ رزق کی مقدار زیادہ ہو جائے۔ مگر حتیٰ کہ وہی دھم سے بھی رہیں گے۔ وہ یہ کھان کر نہ لگیں گے کہ ان کی بیوی بچاں حالت رہے گی۔ جب کہ فرمایا: انہوں نے سب ہار دیا، بھلائی تو ہم نے جواب رزق ان کے کھوں دینے اور جب وہ خود میں اتر آئے تو چنگھم نے انہیں پکڑ لیا اور وہاں ہی مار مار کر مارے۔ میں ظالموں کی نسل ہی ظالم بنی۔ نہ کہے قاتل ٹھنہ رہ لگتا بھی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہم انہیں ذلیل دیتے، ہار دیتے۔ سب سے بہتہ قوی ہوتی ہے۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جَنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ

ایمانی لوگوں سے اس بات پر غور کیا کہ ان کا حق سے حاحاقہ ہے نہ کہ ان کا انہی چیزیں نہیں وہ تو صرف ایک طرف صاف اور نئے دانے ہیں۔

ان کی ہجرتوں نہیں بلکہ اللہ کے چاروں طرف سے۔ ان عذیب کرنے والوں نے یہ بھی غور نہ کیا کہ وہ اپنے رب (محمد ﷺ) کو
 یہ حقیقت کوئی ایسی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے رسول میں اور حق کی طرف بلاتے ہیں۔ جس شخص کو عقل سمجھ ہو، اس سے کام لیا
 جاتا ہے۔ "وہاں کو صاف صاف پیر کرنے والے ہیں اور فرمایا کہ میں تمہیں پکارتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مہدت اور
 تعالیٰ مخلوق کے لئے ایسا پہلا اور دواں اور بہتر انسان بات پر تو کچھ غور کرو کہ تمہارے دین کو دوزخ نہیں بلکہ دوزخ
 انسان کے لئے اب شدید ہے۔ ان کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے غصہ ہو کر تمہارا دوزخ ہو کر تمہارا آگ ہے تو حقیقت تم
 کے لئے ہے۔ رسول سے میں ہر دفعہ فرماتا ہوں۔

میں نے ان کے معافی کی درخواست کو بھی رد کر دیا۔ آج کل کے زمانے میں ایسے لوگ بھی ملتے ہیں جن کے

طاب اور عادات مرقومہ سے انھیں راہنہ بخش یہ وقت ہے۔ لکھ کر یہ تو کہ جو اسے سے معلوم ہوتا ہے۔ کیا ممکن ہو اس کرتے رہے
قرآن تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت اتری تھی۔

أَوْ لَمْ يَنْظُرُوا فِي نُكُوتِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ
عَسَى أَنْ يَكُونُوا قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَهَاتِي حَدِيثَ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ

اور انہوں نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کے عالم میں اور زمین پر اور ان میں جو کچھ ہے ان سب پر انہیں چاہیے تھا کہ اس پر غور و فکر کرتے اور
اس کی اصل قریب ہی آگئی اور پھر قرآن کے بعد کوئی بات نہ ہو کہ اس کا جواب نہ ملے۔

موت کا علم نہیں حق کو قبول کر لیا چاہیے۔ اور خدا ہوتا ہے کہ وہاری نکلنے کو بھڑکانے واسطے کیا اس بات پر غور نہیں
کرتے کہ ہمیں کیا طریقہ حاصل ہے آسمانوں اور زمین پر اور ان میں جو کچھ ہے ان سب پر انہیں چاہیے تھا کہ اس پر غور و فکر کرتے اور
جستہ پیتے اور اس نتیجہ پر پہنچتے۔ یہ سب ان کے جس کا کوئی علم و شعور نہیں تھا اس بات کا مستحق ہے کہ عبادت اور علم میں صرف یہی
ساتر تھیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں۔ اس کی طاعت کی طرف جھک جائیں۔ قرآن و کمال پڑھیں اور اس بات سے ڈریں کہ
سوت قریب سے آگھر رہی ہو یا نہیں جسے تو طاب العلم کے مستحق ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ اب اس کے بعد پھر کوئی کوئی نہیں اور
قریب چاہیے کہ جو اصل کوئی ہے وہاں تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہے کہ وہ اس کوئی کی تصدیق نہ کریں اور ہم جتنے
جتن کی ہے تو پھر اس بات کی تصدیق کریں گے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عقیلؓ نے فرمایا اب معراج میں میں نے دیکھا کہ آسمان طلوع تک جب میں پہنچا تو آپ
انہی کی قوم اور ان کے دیئے اور ان کے قوم سے میرا راز ہوا میں نے بیت مکتوں کی طرف چلے ہوا ہے جسے ان میں سانپ بھرے ہوئے
تھے جو اوپر سے بھیڑی گھالی دے رہے تھے میں نے ہر نکل علیہ السلام سے پہنچا تو انہوں نے پکارا کہ یہ سو کھانے والے لوگ ہیں اور جب
اس پہلے آسمان پر تو ان میں نے اپنے سے بچنے کی طرف نظر ڈالی تو ایک واحد اور حوالہ اور شور و غما تھا یہ قادی میں نے یہ پکارا کہ
یہ نکل یہ کیا ہے؟ تو کہا یہ وہ شیاطین ہیں جو انسانوں کی آنکھوں کے سامنے گھومتے رہتے ہیں اور انہی جانتے ہیں تاکہ ان کے اندر کے
نکلتے میں انسان نظر نہ کر سکے اگر یہ حامل نہ ہوتے تو انسان آسمان کی جیب جیب بائیں اور دائیں اس کے ایک دکانی علی بن زید سے بہت
سی غرور و دیات بھی مشروب ہیں۔

مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی راہ نہ ہو نہیں لائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی گمراہی میں جھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔

اللہ کے گمراہ کر کے ہونے کو کوئی راہت نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ نے جس نے ہم کو بھی تعالیٰ اس کو کوئی راہت
نہیں کر سکتا اور کتنی ہی کتابیں دیکھے کہ فائدہ نہیں دے سکتا جس کو اللہ تعالیٰ ہی جھٹکتے ہیں اس لیے اس کو کوئی راہت نہ دے سکتا کہ
قریب آسمانوں اور زمین میں ہادی نہ لایا کہ کتابیں ہیں۔ لیکن کتابیں "الغلات اور مکتوبات" کوئی بھی ان کا فائدہ نہیں پہنچتی۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجِيبُهَا

کا علم نہیں رکھتا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آف واپس کی شکل میں حضرت ﷺ کے پاس آئے تاکہ اسرارِ حق کی تعلیم لوگوں کو حاصل ہو سکے۔ اور ایک طالبِ دہانت سائل کے اندر میں حضرت ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں پوچھا۔ پھر وہ جان اور احسن سے متعلق رہنمائی کیا۔ پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے اس سے پہلے کوئی شخص نہیں دیکھا جو تم سے زیادہ علم نہیں۔ یعنی جیسے تم جو اللہ تعالیٰ میں بھی واقف ہو۔ اور کوئی شخص بھی اس بارے میں کچھ نہیں جان سکتا۔ پھر حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی: **وَإِنَّ اللَّهَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ بِالْإِنشَادِ** اور ایک روایت میں ہے کہ جب علی علیہ السلام نے یہ کلمہ عربی آپ سے قیامت کی نشانیں مانگی۔ آپ نے نشانیاں بتادیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بائیں بازو کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں رکھتا۔ حضرت ﷺ کے جواب پر وہ عربی کہنا کیا کہ آپ کب فرمادے ہیں۔ تو کہہ دو، اور خداوندِ باری کی وحدت کا جو کلمہ کر رہے۔ اس انداز میں صحابہ نے تعجب کیا کہ یہ کیا سائل ہے کہ غوی سوال کر رہا ہے۔ اور غوی جواب پر حد نہ رہا۔ بلکہ یہ سائل چاروں قوی انرم نے فرمایا کہ جو جبرائیل علیہ السلام آئے اور اس بیان نے تم لوگوں کو اس کی دین اور عقائد کی تعلیم دی ہے۔ اُس نے آئے تھے۔ اس سے پہلے جب بھی یہ صورت بدل کر آئے۔ رہے ہیں پھر اس واقعہ میں نے بھی نہیں دیکھا۔ اور اس نے آواز شرابخاری میں اس حد تک بیان کر رہا ہے۔ کہ حسبِ ایک واپس کی آپ سے پوچھا اور اس نے آپ کو بھلا کر دیکھا۔ اور آپ ﷺ نے بھی بھلا کر دیکھا اور اس میں جواب دیا۔ "ہی کیا ہے؟" تو اس نے کہا "قیامت کب آئے گی؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے قیامت جب بھی آئے گی ضرور آئے گی۔ لیکن تم بتاؤ کہ اس کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟" دینی بڑی قدر میں اور روزے تو خیر نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور سوا اللہ ﷻ سے لئے بہت محبت اور شغف ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو قیامت میں اسی کے ساتھ رہے گا کہ جس کو یاد ہو پاتا ہو۔ اسی حد تک اور کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اہمیں پر اچھا گوشہ ہو گئے۔ بخاری و مسلم میں اس طرح ہے۔ کہ روزِ حق سے یہ حد تک اور طریقہ سے بیان ہوئی ہے۔ حضرت نبی انرم ﷺ کی عادت تھیں کہ جب کوئی شخص ایسا سوال کرے جس کی اس کو چنداں ضرورت نہیں اور اس سے لئے مٹ ہے۔ تو آپ ﷺ جواب میں اس بات کی طرف اس کا رخ پھیرا کرتے تھے جس کا بیان اس کے لئے اپنے سوال سے نہیں کیا ہو ضروری ہو تاکہ وہ اپنی ذات کو اس سے غٹنے کا کامل بنائے اور پہلے سے بخاری کر رکھے اور پھر اس کی تعلیم وقت سے واقف نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہاں عرب حضرت ﷺ کے پاس آئے تو کھڑے ہو کر بیٹھے کہ قیامت کب ہو گی۔ تو آپ ﷺ ان کے کسی بچہ کی طرف اشارہ کر کے کہتے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو زندگی دی تو یہ بڑا عجیب ہوئے پائے گا کہ تمہاری قیامت تو آج ہائے گی۔ تو آپ قیامت سے مراد موت ہوئی جو یہاں سے جانا کہ تمہیں عالمِ برزخ میں لے جائیگا۔ کی۔ اور بہت سی امدادیں اسی معنوں کی الفاظ سے تمہارے لئے تھیں۔ یہ عقیدے کے ساتھ خوشی کی گئی ہیں۔ جو سب کی سب ایک ہی معنوں کی ہیں۔ حاصلِ کام یہ کہ مشغولین سب کو بخیر کا خیال ہے کہ قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی لیکن وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ اسی سبب کے وجہ سے پہلے قیامت آجائے گی۔ یہ اطلاق بھی اسی تہذیبِ عربی سے ہے۔ یعنی عربوں سے لوگوں کی موت کا وقت ہے۔ اپنی واقعات سے ایک ماہ قبل آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے بارے میں مجھ سے تم لوگ پوچھ رہے ہو۔ اس کا معنی تو خیر نہیں تھا کہ قیامت آئے گی اور کب آئے گی۔ لیکن میں قسم کرتا ہوں کہ تم لوگ اس کی اس وقت دیکھ رہے تھے جس میں رسولِ باری میں سے ایک بھی بانی نہ رہے گا۔ تو کیا یہ مطلب داکا جیسے قیامت میں سب لوگ مر جائیں گے اسی خیرانِ سوال میں موجود سب لوگوں سے لئے قیامت آجائے گی۔ گواہی دیتی ہو کہ جو تواریخیں وقت ہے۔ اس طرح قیامت سے مراد اس ایک صدی کا اختتام تھا کہ بات کو اس وقت سے بیان کیا تھا۔ نبی انرم ﷺ نے فرمایا کہ شبِ عمران میں ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام پھر آکر انرم کو قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آکر پہنچے

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْهُمْ وَلَدًا فَأُولَٰئِكَ فِي النَّارِ لَمُحْرَقُونَ ﴿١٠٠﴾
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الْغَنَى ﴿١٠١﴾

بیشہ تر لوگ، رب نرس ہیں جب بھی کوئی لشکر، تہذیب ان کی طرف سے آجائے تو وہی دمک جاتے ہیں سویکا کہ ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور جو شیاطین کے ہاتھ میں ہیں ان کو اسی میں بھیج دے جاتے ہیں اس کا وہاں نہیں آتے۔

شیطان اسو اس سے بچنے کا طریقہ۔ جن بندوں نے سرائی کی اطاعت کی اور موعظت سے باز رہے ہیں اور عیقلیٰ دوسرے نہیں۔ اس میں گمراہی ہے۔ تو فوراً انہیں ذکر اللہ کی یاد آجاتی ہے۔ اس لئے کہ کوئی شخص عیب اور جہل عاف کہتے ہیں۔ یہ دونوں قرآن میں مذکور ہیں اور اصلی ایک ہی چیز اور کہا جاوے کہ کچھ فرق بھی ہے۔ بعض نے اس کے معنی غضب پائے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان نے اگر تائب نہ ہو کر پایا اور بعض نے کہا ہے کہ گنہگار ہے۔ نہ امت اور نہ جہل۔ بعض نے کہا ہے کہ اگر کتاب گنہگار ہے تو ان کی کوتاہی کی صورت عطا ثواب اللہ کے وہ۔ اور عیب و آجالتہ ہیں تو وہ توبہ کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جاتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع کر کے اپنے گناہوں کو مٹاتے ہیں۔ وہ فوراً نفل بھرتی میں جاتے ہیں۔ وہ خوشی میں تھے تو خوشی میں آجاتے ہیں۔

[illegible]

کے پاس میں تادم بنی اپنی قیمت کی ہے، انصار کے قول اسلام سے پہلے کی مثال شدہ ہے۔ حضرت عتقہؓ نے جتنے تھے تو وہ بھی
 آگاہ تھے عتقہؓ کے بیچے پر ساتھ ساتھ دو ہزار تھے۔ اہمیت ہے کہ حضرت عتقہؓ نے بالآخر عتقہؓ کو منے کے بعد فرمایا کہ کیا تم میں کوئی
 خود بھی ہے۔ ساتھ ساتھ چھ ہزار تھیں۔ کہا جاں رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے نہا کہ میں اپنا جانوں
 کہ میرے ساتھ ساتھ قرآن پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد کوفہ صلوٰۃ بالآخر میں امام کے بیچے قرأت کرنے سے۔ ایک گھر زمرہ کی
 نے کہا ہے کہ جہاں عتقہؓ میں امام کے بیچے قرأت نہیں کرتے تھے امام کی اپنی قرأت بھی تیار سے لے کر کالی ہے اگرچہ اس کی آواز صوفیوں
 جانی ہے۔ لیکن تیار بالآخر ہو تو کوفہ اپنے میں پڑھ کر کرتے تھے۔ تھیں یہ درست نہیں کہ کوئی شخص جہاں عتقہؓ میں امام نے بیچے
 قرأت کرنے سے چھوڑ دیا نہ تھا یہ کہ "یادقہ منہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن خوانی کے وقت خاموشی اختیار کر لیا کر۔ میں کجا
 دوس کہ یہ طریقہ بخاری ایک رسالت ہے کہ مقتدی پر انداز میں یہ واجب نہیں ہے کہ قرأت خود بھی کرے نہ امام کے ساتھ پڑھنے
 کے وقت نہ پھر قاف پڑھنے کے وقت ہر خانگی سے، واول میں میں میں ایک قول یہ بھی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں
 کہ مستثنیٰ ہر قرأت اسے کہ نہ صرف نماز میں نہ ہی میں نہ تو کھڑے نہ بیٹھے میں ارادے کہ امام کی قرأت تمہاری قرأت ہے۔ یہی ہر دو صحیح
 ہے۔ یہ مسئلہ بہت ہی ہے اور مختلف ہے۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ امام کے بیچے قرأت واجب ہے خود نماز نہ ہی ہو یا جہاں وہ تھا
 علم

قرآن پڑھا پڑھنے کے تو خاموشی سے سنا بھی جب کہ صلوٰۃ مطروکہ میں پڑھا جاتا ہے یہ ان مہاسن کا قول ہے بخاری نے دیکھ
 اتہ ان توجہ کیجئے میں کہ میں نے دیکھا کہ ان علماء میں علی بن ابی حمزہؒ تھے کہ علیہ السلام کا کہ دوسری طرف وہاں ہر باقہ تو میں نے کہا
 کہ ان لوگوں میں سے کسی نے قائل ہو رہا ہے کہ "ان لوگوں نے میری طرف اٹھنا چاہی باتوں میں لگ گئے۔ میں نے
 وہ بارہا نہیں تھیرا کی راہوں میں میری طرف اٹھا رہا ہوں پھر باتوں میں لگ گئے۔ میں نے تیسری بار اپنی بات کا وہ دیکھا کہ وہ کہا تو کہنے لگے کہ یہ حکم
 نماز سے متعلق ہے کہ نماز قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ہم متفق ہیں کہ خاموش ہو کر سنا" ہم بھی نہ پڑھنے لگو۔ چھوڑ دو۔ دوسرے بھی نہ پڑھنا
 حکم کو قرآن سے متعلق ہی ثابت ہیں اور کہتے ہیں کہ ان شخص نماز میں نہ اور قرآن پڑھا جاتا ہے تو پھر باتوں کرنے میں اپنی زبان
 نہیں۔ زبانی اسلم بھی کی اور پڑھتے ہیں۔ کہا کہتے ہیں کہ یہ حکم نماز اور خطبہ عام سمیت سے متعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکم
 اسلامی ہے۔ میرے نظر میں یہ حکم نے خطبہ عام میں نماز سے متعلق ہے۔ یہ حکم جہاں سے متعلق نہیں ہے۔ میں نے بھی یہی اختیار
 کیا ہے کہ اس میں ہر اور چیز ہے۔ چاہے نماز میں ہر خطبہ میں۔ ہر جگہ میں کہ خطبہ میں ہر اور چیز ہے۔ چاہے نماز میں ہر خطبہ میں ہر
 بھی حکم ہوتا ہے۔ چاہے اسی بات کہ کہتے ہیں برا کہتے تھے کہ جب امام کوئی آیت خوف باقیہ رحمت جیسے قول ہے تو کہتے تھیں کہ
 خاموشی میں اپنی زبان سے جہاں خوف ورجا کے تحت کہ نہیں کیا چاہئے حضرت عتقہؓ نے فرمایا ہے کہ جو قرآن کی کول آیت
 خاموش ہو کر سنے تو اس کے لئے دو گنا نیکیں ملی جاتی ہیں اور جو قرآن کی عبادت کر رہا ہے قرآن قیامت سے دن اس کے لئے نور بن
 جاتا ہے۔

وَلَا تُكْرِهُنَّ فِي نَفْسِكَ تَطْرَعًا وَخِيفَةً ۖ وَذَوْنَ الْبُحْرَمِينَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
 وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
 عَنْ عِبَادَتِهِ ۖ وَيَسْتَحْسِنُونَ ۚ وَلَا يَسْتَكْبِرُونَ ۚ

بسم اللہ

بسم اللہ

المؤمنون حلفاء، ان صفات سے جو منحرف ہیں، یہی شقیں ہوتی ہیں۔

[illegible]

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُفْرُؤْنَ
بِمَا أَوْلَيْتَهُ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَحْظُرُونَ
وَلَمَّا يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَخْمَأَسَ لَكُمْ وَتَوَلَّوْنَ أَنَّ غَيْرَ ذَلِكَ
الْمَوْكَدِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَيِّطَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ
لِيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

[illegible]

جنگ ہر کامیاب منظر اور دیگر جمعیات غصہ میں ملے ان میں اختلاف کہتے کہ جو جھٹا اخراج ہوا کسی طرح کھنڈے سے
 آنے کا کیا سبب ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ آیت انرا ان میں تعویذ دی گئی ہے۔ اور یحییٰ کے سامنے اس کے بعد وہاں
 طاقت و سول کے بارے میں۔ چنانچہ بات کا مفاد یہ ہوتا ہے کہ جیسا کہ تم نے غصوں کے بارے میں اختلاف کیا تھا اور لڑا جاتا ہے اور
 اللہ تعالیٰ نے تمہارا فیصلہ کیا تھا اور تم سے مجھیں کر تفسیر کا حق رسول اللہ ﷺ کو دے دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے رسول اور
 مسلمانوں کے ساتھ تفسیر کر دی تھی اور یہ بات تہذیبی مصنف کا دعویٰ قاطع تھی۔ اسی طرح یہ سب وجوہ جب دشمنوں نے لڑنے کے
 لئے فرما کر دینے سے ٹھکانا تو شکست و ہلاکت کے لئے لڑنے سے لڑا نہیں تاکہ وہاں یہ واقعہ ہو تھا جو اپنے ہم مذہب کافروں کی مدد اور
 شرم و کھجک سے قاضی ہوا نہایت کی حفاظت کے لئے کئے گئے تھے اور اسی جہل کو پھیلنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے
 انی جنگ سے غصہ میں دھاوا کیا اور پہلے سے جو اسی فرار و جنگ کے دشمن سے جس میں لڑا اور تہذیبی تفسیر نصرت و ہدایت تھی۔
 میرا کہ فرمایا اٹھ کر اپنی طرف لوٹ جاؤ اور یہ تفسیر پکڑو۔ لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ تم کسی بات کو ناکام سمجھو اور اصل تہذیبی
 اصول ایسی ہی ہو۔ اور تم کسی بات کو پکڑو۔ اور حقیقت تفسیر میں وہ قہر کے لئے نصرت ہو۔ تہذیبی تفسیر کا قلم تہذیب۔ اللہ
 تعالیٰ کو ہے تم کو نہیں۔ جس نے اس تفسیر نے یہ مسئلہ ثابت کیا کہ جس طرح تہذیب اللہ تعالیٰ نے حق و ہر فرقہ پر فرما دیا۔ یہ سب
 نکتے میں کامیاب کیا ہے۔ حالانکہ بعض سوچیں اس میں فراموش تھے لیکن انہیں انکار اسی طرح وہ جنگ سے لڑا۔ چنانچہ یہ ہے اور
 قسمت اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی رائے کی حکایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ یہ سنی ہیں کہ جس
 امر نہ دیتے سے خبر انہوں نے لے لی اسی طرح ان میں اور سورہ سے بھڑکتے ہیں۔

سودا کی کہتے ہیں کہ یہ آیت ہر انی میں بھی لکھی گئی ہے اس لئے کہ اس میں ہر انی میں لکھی گئی ہے الحق منہ ما نزل
 بعض کہتے ہیں کہ اسی کا مطلب ہے کہ اب نبی ﷺ کا یہ سونچن قسمت لڑنے کی نیت سے اعلان کے بارے میں اس وقت یہ اور ہے جس
 جیسا کہ وہاں کے روز میں انہوں نے قسمت لڑا۔ نہ چاہا تھا اور یہ کیا تھا کہ آپ ﷺ کا طے سے لڑنے کے لئے لے کر گئے تھے۔ ہم کو ان
 میں یہ قہر میں جنگ کرنا پڑا کہ اور ہم جنگ کے لئے تیار ہو کر سر سے لگے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ پر یہ سب سبب
 نے حقیقی کی ضرورت کے لئے لگے تھے جو غریب کو معلوم تھا کہ یہ حال ملک شام سے قریش کے لئے بہت سہولت لے کر۔ ان سبب
 ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ وہاں وہاں سے جو سبب سے تم کو زیادہ آگے لے کر نکل کر آئے۔ اور احمد بدری۔ وہ
 سہولت کی طرف چلے رہے۔ انہیں ان کو حدت و حفاظت کے حوالہ کرنے کی خبر ہو چکی تھی۔ جو اس حال کا سرور تھا۔ اس نے نصرت میں ہر
 کوئی سمجھا کر اٹھ کر وہاں کے ارباب۔ اب انہوں نے والے نظر پر ایک جزر آگے لے کر لگے۔ یہ وہیں کہنے کو سیف انہوں
 کی طرف سے لے کر کھل گیا اور صاف چلا گیا۔ وہاں کا یہ ایک بڑا ہی عظیم مقام تھا کہ جیسا کہ وہاں کے یہاں انہوں نے انہوں نے سب مسلمان
 اور کافر میں اس کے کہنے سے کوئی اثر نہ رہا۔ جب یہ وہیں میں گئے تھے کہ اللہ پاکہ مسلمانوں کا قبول ہوا کرنا چاہتا تھا۔ اور
 کہہ دیا۔ ان ایک فیصلہ کن جنگ ہندوئی نے جیسی نظر تھی۔ جیسا کہ یہ بیان غریب دئے والے ہے۔ غرض یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو
 جب یہ خبر ملی کہ لے کر آئے۔ انہوں نے انہوں سے لڑنے کے لئے لکھ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو انہی بھیجی کہ انہوں سے ایک چیز نہیں
 لے کر آئے کہ تو ان کی موت دے دیا۔ انہوں نے لکھ دیا۔ انہوں میں میں لے کر آئے۔ انہوں نے انہوں میں میں لکھ دیا۔ انہوں نے انہوں میں میں لکھ دیا۔
 میں سے انہوں نے یہ رائے تھی۔ حالانکہ انہوں نے انہوں کے بہت سہولت لے کر لے کر آئے۔ انہوں نے انہوں کے بہت سہولت لے کر لے کر آئے۔
 ہے کہ انہوں نے انہوں میں سے انہوں سے انہوں میں سے انہوں میں سے انہوں میں سے انہوں میں سے انہوں میں سے انہوں میں سے انہوں میں سے
 کہ حق ظاہر ہو رہا ہے اور کئے کے کافروں کی حقانیت ہو رہی ہے۔

نہی ملاں سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کامیابی کے ساتھ جنگ بدر سے لوٹے تو آپ ﷺ نے یہ بات
اب دل مرے قافلے سے بھی لٹ گئی۔ اب کوئی رکاوٹ بھی پائی نہیں رہی۔ جو قیدی کی حیثیت سے میرا ان جنگ میں تھے
بال غصے کہ یہ گویا محاسب نہیں کیا کہ یاد مولیٰ اللہ ﷻ کہ آپ ﷺ نے پاک لے آپ ﷺ سے امداد فرمایا ہے اور جو اس میں سے ایک کا
چنانچہ ایک چچ آپ ﷺ کو حاصل ہو چکا ہے اور دوسری چچ بھی حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس قریب سے
"لکھو تو لوگوں انہو ذلت الشوكة و شوقا کنگہ" ہے۔ چچ ہیں کہ تم یہ پہنچے تھے کہ دو چچ حاصل کریں جس میں سے کوئی نہ امدت سے۔
قاس بن ثعلبی بن سفیان کے قافلے کو لانا تھا کہ حد غنائی تو یہ چاہتا تھا کہ تم کو انکی جو مدت سے بڑھ کر جو امداد ملے وہ اس سے
جستہ واقع ہو تاکہ حد غنائی تم کو اس پر کامیابی ملے اور حد غنائی کے دریں کا نام یہ ہو کہ اس میں ملے ہو کہ حد غنائی نے اس کا قیاس اس سے کوئی
دائغ نہیں۔ میں نے یہ کہہ کر دے دی ہے اور یہ کہ اس کے خلاف ہی کیوں نہ چاہتے ہوں۔ میرا کہ فرمایا کہ قیل و قال فرما ہے خود وہ
جسیر ہو کر رہی ہو۔ بہت غصے ہے کہ نہیں ایک بہت دیر ہو کر خیر اسی کے اندر ہو اور ایک بات انہی کے اندر اسی کے اندر ہو۔
مسبب میں حد غنائی سابقہ ہو رہا ہے۔ میں نے کہ یہ نبی کریم ﷺ نے نام سے اب سفیان کے پہلے کی خبر پائی تو مسما غنائی کو دل ہوا کہ یہ
کہ فرمیں کہ میں قافلے کے ساتھ مل رہا ہوں بہت ہے اس پر دھوا ہوا کہ کیا آپ کے کہہ کر کمال خدمت اللہ غنائی نہیں دے گا۔ انہی
کے پاس اصل قنادار تھیں کہ وہ اس نہیں دے گا انہی پر ایمان تھا کہ نبی کریم ﷺ جگہ کریں گے۔ اور اب سفیان جب قوت سے قریب ہوا تو
اس نے اپنے جانوں چھوڑ رکھے تھے اور آئے جانے والے سے کہ نبی کریم ﷺ کی خبریں پوچھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کو خبر ملی کہ
خبر ﷺ تمہارے قافلے کے درپے ہیں تو اس سے استغاثی نہ ہو اختیار کریں اور مصمم ہیں غزو غدار کو کوئی نکلے چھوڑ کر قریب سے مل
کہ قافلے کی حفاظت کا انتظام کرے کیونکہ محمد ﷺ منہ آور ہو رہے ہیں اور خبروں میں بھی اپنے ساتھیوں کو کہہ کرے اور وہی
دوران تک پہنچے۔ وہاں پیام کیا کہ راستے میں آپ کو خبر ملی کہ قریب اپنے قافلے کی حفاظت وہ خدمت کی خاطر ملے روک ہو گئے ہیں تو
آپ ﷺ نے حضور پر کھڑے ہو کر اس نے بھی ٹھیک بات کہہ دی اور حضرت عمرؓ نے بھی یہی خبر سن کر کہہ دی تھی کہ یہاں
اللہ ام آپ کے ساتھ ہیں اللہ غنائی کا ہوتا ہے اس کو پورا بخیر۔ اللہ غنائی کی خدمت میں حضرت اس کی حد و اس کی امداد کی طرف
شوک نہیں گئے۔ اگر آپ میں جھگڑا ہو گیا۔ لے چکا ہوں فوج تک آپ ﷺ امداد میں پہنچیں ہم آپ کا کھانا چھوڑیں گے۔ تو آپ
نے منع فرمایا کہ خبر نہ لی۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو گامے طور پر آپ ﷺ کی سرانجام دے۔ میں ایک تو اس وجہ سے
میں کی امداد خود اس میں دیا دیتے اور آپ نے بھی خدمت میں جب النساء نے جب تک تھی تو اس بات پر کہ میں کہ جب آپ اس قریب
مکہ سے نکل کر مدینہ پہنچے تو میرے قریب ہو کر میں ہم آپ کا ساتھ دینے گے۔ یعنی دشمن آپ پر چڑھا کر کہے اسے تو اس سے مقابلے
پر ہو جائیں گے۔ اس میں چونکہ آپ و عورت تھا کہ ہمارا اقدام پر بھی ساتھ دینے گے۔ اس لئے حضرت ﷺ ان کا بھی ارادہ اور اسے
امریات کر لینا چاہتے تھے تاکہ اس سے بھی دھوکے نہ کریں کی بددعا بھی نہ مل کر میں۔ بعد اسے کہ کہ شاید آپ ہم سے عرب
طلب فرما رہے ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں میری مرضی نہیں لوگوں سے ہے۔ تو بعد اسے کہ یہ بددعا اللہ ﷻ امداد آپ ﷺ
پر ایمان ہے۔ آپ کا عہد کرنے کی بابت آپ کے ہاتھ پر کر چکے ہیں۔ ہم آپ کا ساتھ دینے چھوڑیں گے۔ حد غنائی کی قسم نہ ملے۔
کہ کھانا کھڑے ہو کر بھی آپ ﷺ میں خود ڈال دیں تو ہم بھی اس میں اور پڑیں گے ہم میں سے کوئی کی دھواں نہ کرے گا۔
ہم کو ان میں سے ہزار جانے والے "صیغون کو بھیلے" اسے ہیں۔ آپ ہم سے انکار دے رہے ہیں۔ اس پر اب سے آپ بہت
غریب ہو گئے اس وقت کو کچھ ٹھکرا ہے اور فرمایا کہ اب سے اس سے کہ کچھ سے امداد فرمائیے۔ کیا یہ وہ ایک کی جگہ نہ۔ میں
کیا شرطیں کا حق میں سے پڑا انکھار سے اچھا ہوا۔

فرشتے قطار اندر قطار میدان بدر میں۔ اللہ پاک نے اس وقت کو یاد دلایا کہ جب کہ وقت جنگ تم پر خود کی حدائی کر کے ہم نے تم پر
 انسان کیلئے کرنا یعنی خود اور دشمن کی کثرت کا اور تمہیں احسان تھا اور اس میں کہ سخت قرار ایک خوف سا جو طاری تھا جس سے تمہیں
 ہون کو یاد اور اس طرح نہ تھی۔ نے جو ہم میں بھی کیا تھا۔ میرے کہ فرمایا ﴿لَا تَقُولُ عَلَيْهِمْ مِنْ دُونِ الْعِلْمِ إِنَّهُمْ قُلُوبُ﴾
 جن کو بھی علم کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی وجہ غلطی کی صورت میں تمہیں احسان کے ہوئے۔ اور ﴿وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْوَلَدَ﴾
 وہ بچے بھی خود کی جلی جلی کہ تمہارے۔ نہ سے کہہ رہی تھی کہ میں ان کو حجاب و خود کو توں کو بھی سمجھا تھا کہ اعلان میرا
 دے ہوئے ہیں یہ لوگ قبول رہے تھے۔ حضرت می کہتے ہیں کہ بدر کے روز مقدس کے سوا کسی کے میں ساری نہیں تھی۔ ہم
 سب چہلو کے سے عام میں تھے لیکن وہ سب اللہ تعالیٰ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے روئے
 رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر روز جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایک اس کی شکل میں بھی اور نماز میں بھی اور کچھ شیفتوں کی
 طرف سے ہوتی ہے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں ہوتی ہے اور بلند ال میں ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ غلو کی جو اسد میرے
 ہونے تھی اور یہ خبر تو بہت دور دور میں آیت شریفہ جانی نصیر بدر میں ہے اور یہ اس بات پر دلیل ہے کہ بدر میں بھی
 غلو کی عادی تھی اور یہ شدت جنگ میں سوشن پر عادی ہو جلا کرتی تھی تاکہ ان کے طلب اللہ تعالیٰ سے وہ سے بھٹکے اور ہون
 اور میں اور جو سوشن پر اللہ تعالیٰ کی فصل اور رست ہے جیسا کہ فرمایا کہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ آسمانی بھی ہے۔ اسی لئے حدیث میں ہے کہ
 ہر روز ہر نبی کریم ﷺ اپنے لئے نماز کے ہونے کا زمانہ میں صدیقی اخیر کے ساتھ تھے اور ان کی لکھائی تھی۔ وہی ہے کہ
 ایسے میں نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی آئی پھر آپ ﷺ عزم کرنے ہوئے خودی میں آگئے اور فرماتے تھے کہ اے نبی کریم ﷺ جو جاناؤں
 جبرئیل سے السلام کرو اور اذیت میں۔ پھر آپ ﷺ کاٹھ سے سے پھر اسے اور یہ آیت نکالتے کہ یہ ہے کہ وہ دشمنوں کا اثر بہت ہو
 تھی اور وہ پیچھے پھیر کر بھگت ہو گئے تھے شہداء اور ان کا ہے ﴿يُؤْتِي عِلْمَهُ مَنْ يَشَاءُ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ﴾
 ہر سلام ایک تو لیکھ کی کیفیت کو قہر سے سے میں کی وجہ فرمادہ اور اس میں تم پر اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ پانی برسی ہر دو مسلمانوں نے
 لئے متعلقہ اور کافروں کے لئے سبب جہنم ہوا

ان میں سے کہنے میں کہ بدر میں جہاں نبی کریم ﷺ نے قیام فرمایا وہاں مشرکوں نے میدان بدر کے پانی پر بھگت کر لیا تھا اور
 مسلمانوں کے کو پانی کے درمیان وہاں کا گئے تھے مسلمان کروڑوں کی حالت میں تھے۔ شیطان نے مسلمانوں کے دلوں میں دوسرا
 شروع کیا کہ تم تو بہت اللہ والے دے گا دعویٰ کرتے ہو اور فرمیں۔ حال بھی سوچا دیں کہ وہ پانی پر بھگت کر کے وہ پانی سے تم
 نے غرور ہو گئے ہو کہ تم بھی پڑتے ہو تو فصل کا کھم کر کے پڑے ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خوب پانی ہر سارے مسلمانوں نے پانی بھی
 اور کافروں کو بھی بھی کی۔ اللہ تعالیٰ نے قہر میں نے دوسرے کو بھی پانی کی وجہ سے مسلمانوں کی طرف کیا دیت تھی کہ لوگوں کو اور
 جاناؤں کو چلے میں آئی ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور ستمیوں کی ایک جہاد فرشتوں سے مدد کی۔ جبرئیل علیہ السلام ایک
 حرف پہنچا کہ سرٹنے لے ہوئے تھے اور میکانیکہ اس طرف پہنچا سو فرشتے لے ہوئے سے موجود تھے۔ اس میں کہاں کہتے ہیں کہ مشرکین
 فرشتے اب ہر دو چیز کے قتل کی دے لے گئے اور مسلمانوں سے دشمنی تو چشمہ بدر پر چڑھاؤں۔ مسلمان پانی سے محروم ہو گئے۔
 جان سے بچے گئے۔ نماز بھی جنات اور حدت ہوئے نہی حالت میں پڑتے گئے۔ حتیٰ کہ ان کے دلوں میں مختلف خیالات پیدا ہونے
 گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے پانی ہر سلام اور میدان میں پانی بیٹے گا۔ مسلمانوں نے رتی بھر لئے جاناؤں کو چلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے
 تمہیں پانی بخشی ہو وہ حالت قدم بھی ہو گئے۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان دینے تھے پانی برسی کیا تو زمین اب بھی ہو۔ سخت ہو گئی
 مسلمانوں کے نہ ہر دو چیز پر چلے گئے۔ مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ سب بدر کی طرف چھے تو پانی کے قریب گئے۔ جب میں اندر

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُيِّمُوا الَّذِينَ كَفَرُوا زَحَاقًا فَلَا تَوَهُمُوا الْآذَانَ ۖ وَ
مَنْ يُؤْلِهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرُهُ إِلَّا مُتَحَفِّفًا لِلْغَيْبِ أَوْ مُتَعِزًّا إِلَىٰ فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

وَالَّذِينَ لَا يُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خِصَّةٌ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

العقاب

[illegible][illegible]

مطالعہ انجمنِ عمرانیہ، ایک ایسا ادارہ ہے جس کا مقصد اور بنیادیں انسانی ترقی کے لیے ہیں۔ انسانی ترقی کے لیے ہمیں اپنی قوم کو بہتر بنانا پڑے گا۔ ہمیں اپنی قوم کو بہتر بنانے کے لیے ہمیں اپنی قوم کو بہتر بنانا پڑے گا۔ ہمیں اپنی قوم کو بہتر بنانے کے لیے ہمیں اپنی قوم کو بہتر بنانا پڑے گا۔



وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنْ رِلَيْدُكُمْ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِآيَاتِهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ
عَبْدًا يَوْمَ الْقُرْآنِ يَوْمَ التَّحْقِ الْجَمْعِينَ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

میں کوئی قسم نہیں ہے کہ جو غنیمت حاصل کرو اس میں سے ایک حصہ خود تم کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود رسول کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود قریبیوں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود یتیموں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود مسکینوں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود سبیلوں کو دے گا۔ اگر تم ایمان لائے ہو تو اس آیت کو مانو کہ جو کچھ تم کو وحی کے ذریعہ آتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس نصیحت کی تقسیم اس کے لئے ہے کہ اس کے مستحق افراد۔ اللہ تعالیٰ اپنی فیوض کی تفصیل بیان کر رہا ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر کیا نصیحت کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو غنیمت حاصل ہو اس میں سے ایک حصہ خود رسول کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود قریبیوں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود یتیموں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود مسکینوں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود سبیلوں کو دے گا۔ اگر تم ایمان لائے ہو تو اس آیت کو مانو کہ جو کچھ تم کو وحی کے ذریعہ آتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

تیمت میں بیان ہے کہ جس بھی کچھ میں سے مال غنیمت میں سے لے لیا جائے۔ اس میں سے ایک حصہ خود رسول کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود قریبیوں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود یتیموں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود مسکینوں کو دے گا۔ اور ایک حصہ خود سبیلوں کو دے گا۔ اگر تم ایمان لائے ہو تو اس آیت کو مانو کہ جو کچھ تم کو وحی کے ذریعہ آتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَ آيَاتِ الْفِتْنَةِ
نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بِبَرِّيٍّ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ
اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ إِذ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ غَرَّهُمْ أَلاَ دِينُهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ان لوگوں میں سے جو عوام حق کو جانتے ہیں اور ان کو اپنی قوم پر اپنی قوم کی طرف سے دیا گیا ہے۔ ان لوگوں میں سے جو عوام حق کو جانتے ہیں اور ان کو اپنی قوم پر اپنی قوم کی طرف سے دیا گیا ہے۔ ان لوگوں میں سے جو عوام حق کو جانتے ہیں اور ان کو اپنی قوم پر اپنی قوم کی طرف سے دیا گیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آوَوْا وَانْتَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَهَاجِرُوا
جَرُّوا مَالَهُمْ مِنْ وَلَاقَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يَهَاجَرُوا وَإِنْ اسْتَنْصَرُواكُمْ فِي
الدِّينِ فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا

۱۔ افسوس کہ میرا دل بھی آپ ﷺ سے میں نے کیا کیا، واللہ الحفظ والمسلمۃ! میں آپ ﷺ کے پاس ہوا وہاں رہا، افسوس کہ میں نے ان میں سے انہوں نے اسلام قبول نہ کیا آپ کو تو یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کو کفر پر بھی بلایا تھا، اور اب ابھی وہ مجھے رحمت اللعالمین نے سب کو عام بنادیا ہے اور انہیں کفار سے ایف میں آنے اور ایمان آپ ﷺ سے منیٰ کی سعادت حاصل فرمائی کہ چار ہولناک اور جہنمی چاروں جہنم جاتے ہیں۔ انہی میں سے انھوں نے منیٰ میں آپ ﷺ کو قتل کیا اور اللہ نے ان کی جہنم میں فی حق انہیں اسلام نصیب فرمایا، انہی کو قتل کیا، ان کے لئے میں اور ان کے لئے میں خود بھی اس میں توفیق دے گا۔

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُ عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلَّا ذِمَّةً سِرُّنَاكُمْ يَأْفُوا
هَهُم وَتَأْتِي قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ

[illegible]

۱۔ ظہر و عصر کے پانچ نمازیں وہاں مکمل کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ تم وہ قریب اور ان دور جگہوں سے مسلمانوں کو یاد دلاؤ کہ وہ ان کی دو حق اپنی اول میں نہ دیکھیں۔ میں ان کا قیام رکھتا ہوں۔ ان کے عداوت میں باہمی ہوتے ہیں۔ یہاں تو وقت کے منتظر ہیں ان کا کس بڑے قیام رکھتا ہوں۔ یہاں قیام رکھتا ہوں وہ ان کی پاس وائی کر رہے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے کہ تکلیف فرمے گا تو میں اور وہاں کے لوگوں کے ملنے والی جگہ کے ملنے والی سے ان جگہوں سے جتنی ضرورت ہے اور حضرت جبریلؑ کے شہر میں بھی ہیں۔ اور مٹی کے گے ہیں کہ وہ اپنے گھر کے دوست اللہ تعالیٰ کا بھی لکھتے ہیں کہ میں اور انکی لکھاں میں ہیں کہ جبریلؑ کی رکاب لکھیں اور انکی میں کیا بھی نہیں ہے۔ میں یہاں قیام رکھتا ہوں اور ان میں بھی کیا بھی نہیں ہے۔ یہاں لکھتے ہیں۔ یہاں لکھتے ہیں۔ یہاں لکھتے ہیں۔

اَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٥٠﴾ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ اِلَّا وَّلَا ذِمَّةً وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴿٥١﴾ اِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوْا الزَّكٰوةَ وَآخٰوَاكُمْ فِي الدِّينِ وَتَفَضَّلُوا اِلٰٓئِيَّ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾

تہذیب کے لئے خدائی کی آفتاب کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی دولت اٹھائے بہت سے جو یہ کہہ رہے ہیں: 'وفاقی مسلمانوں نے حق میں کیا خدمت دینی و ممالک کا' 'حق کا کھوکھلا گھر ہے'۔ یہی جی صاحب نے کہا: 'مائے آب گیتی'۔ یہ کہہ کر میں نے اس پر ہنسنے لگا اور کہا: 'جی'۔ تو منہ پر ہلکی سی ہنسی تھی۔

مشرک اگر توبہ کر کے بچے مسلمان بن جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ مشرکوں کی خدمت کے ساتھ ہی مسلمانوں کو نہیں چھوڑی جا رہی ہے۔ ان کا غلوں نے دنیا کے فتنوں کو آفریں کیا ہے۔ اے بے پندہ کہاتے خود دھرم ہے دلت کو

خبر ہو کہ حد میں مشرکوں کا داخلہ مخصوص ہے۔ اہل غلام و انکم و انکین اپنے آپ کو دین والے یا بیڑی دار طہارت و عے مسلمان
 ہندوں کو حکم قرب ہے کہ وہ دین کو روئے نہیں مشرکوں کو بیت اللہ کے پاس نہ آئے اور یہ آیت میں خبری بھی ہوں کوئی ایسی حد
 بہ حضرت رسول شہداء علیہ السلام نے حضرت علیؓ کو نصرت و برکت کے ساتھ بھیجا اور عمر باکرمؓ کو جمع جہنم میں اعلان کردہ کہ اس سال نے
 بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ایسی شخصیت اللہ کا مخالف نہ کرے اس شرعی حکم کو اللہ تعالیٰ ہر دو قوم نے ہر حال میں جاری کیا کہ نہ
 وہی مشرکوں کو داخلہ محبوب ہو نہ کسی شخص کے بعد ایمانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے مکرر مخالف کیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہلائے
 اور انہی شخص کو مستثنیٰ بناتے ہیں۔

مسند کی حد میں شرفیہ رسول اہل بیت علیہ السلام سے کہ وہی اس مسجد میں اس سال کے بعد نہ آئے علاوہ اہل بیت و انکم و انکین
 غلاموں کے اور کوئی کافر نہ آئے لیکن اس میں فرق ہے زیادہ صحیح سند والی یہ قول روا ہے۔ علیہ السلام و مسلمانین حضرت عمر بن عبد الرحمن
 نے فرمایا کہ ہر ایک یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کی مسجد میں مشرک نہ آئے اور اس منع کرنے میں آپ اس آیت کی تفسیر کی تھی کہ
 حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حرم ہذا اسی حرم میں مشرکوں کے ہے۔ یہ آیت مشرکوں کی نجاست پر بھی لکھی ہے۔ صحیح حدیث
 میں ہے جو کسی شخص نہیں لایا۔ دینی یہ بات کہ مشرکوں کا بدن اور ذات بھی نجس ہے یا نہیں؟ اہل جہود کا قول تو یہ ہے کہ نجس نہیں
 اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا بیچہ حال کیا ہے۔ بعض خاں یہ کہتے ہیں کہ مشرکوں کے بدن بھی پاک ہیں۔ مسند فرماتے ہیں
 ہونا سے صحیح فرماتے ہیں کہ وہ خود دعوہ والے اس قسم بعض لوگوں نے کہا کہ پھر تو اداری تجارت کا معاملہ ہوتا ہے یا نہ؟ ہاں اسے راقی
 جو دینی کے اور بیت سے پاک ہے۔ ہاتھ میں لے کر اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فی مہر فرماتے ہیں کہ تم اس بات سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ
 تمہیں اور بہت سی صورتوں سے ولادت کا تمہیں اہل کتاب سے جزیہ دینا کا اور تمہیں فتنی کر دینا کا۔ تمہیں مسئلہ کی طرف توجہ
 تہمید اور یہ ہوتا ہے کہ اس حکم میں کی ممانعت تھی نہ کسی حکمت سے منہ ہوتی ہے؟ یہ تجارت کے معاملے کی نہیں ہوتا کہ وہ نہیں
 ہوتا ہے اسے اس کا اہل کتاب سے جو اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول علیہ السلام نے اور تجارت کے حکم میں جو کسی نے اسے صحیح سمجھا
 پورے صحیح نہیں بلکہ وہی خواہشوں کے اور اپنے جہوں کی عقیدے سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں اور انہیں اپنے ہی انعام علیہ السلام پر اپنی شریعت پر
 پورا ایمان ہو تاہم وہ اسے نہ مانتے ہیں نہ اور ایمان لاتے۔ ان کی جہت تو یہ ہے کہ یہ ان کی اپنی حکمت پر مبنی ہے اور ان کے ہاتھ
 اس کے اور اس طرف اہل کتاب کے انکار ہیں جن کے ان کے شریعت سے بھی دلائل انہیں کوئی سروکار بھی نہیں اس وجہ سے ان
 نبیوں کا زہنی انفرادی کے لئے ہے اور یہ کوئی کہ یہ سید و نبی و اہل کتاب و اہل علمین اہل علمین علیہ السلام سے ٹھکر کرتے ہیں اس لئے
 ان سے بھی جہاد کو ان سے جہاد کے علم کی یہ آیت ہے اس وقت تک اس بات کے مشرکین سے جنگ ہو جی تھی ان میں کے آخر
 توحید کے جہاد کے لئے آپ کے جہاد کے علم کی یہ آیت ہے اس وقت تک اس بات کے مشرکین سے جنگ ہو جی تھی ان میں کے آخر
 حکم ہوا اس خبر میں یہ حکم تو آپ علیہ السلام نے وہیوں سے جہاد کی تھی ان کو ان کو اپنے اہل اسلام سے مطلع کیا۔ یہ کہ ان کے
 کے عربوں کو آواز کیا اور فرقہ گری سے باز رکھا۔ ان کے لئے ان کا یہ حکم کہ ان کو کوئی نہ دیکھا کہ ان کے سامنے حکم نہ
 تھا بلکہ ان کا وقت خود سے جہاد کے لئے نام سے ملے گا اور ان کا حکم یہ کہ ان کو کوئی نہ دیکھا کہ ان کے سامنے حکم نہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ سے استغفار کر کے اہل کو اسے حالت کی تھی۔ ان کو کوئی نہ دیکھا کہ ان کے سامنے حکم نہ
 بیان نہ کیا اس آیت سے استدلال کر کے بعض نے فرمایا ہے کہ جہاد صرف اہل کتاب سے اور ان میں سے ہی لایا جائے جیسے انہوں
 ہیں۔ چنانچہ ہر کے جو حصوں سے حضرت علیؓ نے جہاد کیا اور ان کا حکم یہ کہ ان کو کوئی نہ دیکھا کہ ان کے سامنے حکم نہ
 ہے۔ کام اور حقیقت یہ ہے کہ ان سے لایا جائے ان کا حکم یہ کہ ان کو کوئی نہ دیکھا کہ ان کے سامنے حکم نہ

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ وَالنُّفُوسِ لَبِئَ كَلُوبٌ أَمْوَالُ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالنَّهْصَةَ
وَلَا يُفْقِدُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۖ يَوْمَ يُحْصَىٰ عَلَيْهَا فِي
نَارِ جَهَنَّمَ فَمَتَلَوِي بِهَا جَاهَهُمْ وَجُودَهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ
فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝

ہے جو کہ اس کا اہمیت ہو کہ جو شخص جس چیز کو محبوب بنا کر اللہ تعالیٰ کی امانت سے اسے نقد کرنے کا حق ہے ماحضہ سے اب ہوگا
 ابن ابی ہریرہ سے روایت کی کہ نبی کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھیج دیا تھا تو ان ہی مال سے انھیں ملائی جاتی ہے۔ جیسے کہ ابولہب علم کلمہ
 حضور اکرم ﷺ کی دشمنی کرتا تھا اور اس کی بی بی اس کی مہ کرتی تھی قیامت کے دن تک کے اور بھڑکانے کے لئے وہ اپنے گائے میں
 رسی ڈال کر نکلیاں لگا کر اسے سلائے کی اور اس میں وہ جلا رہے گا یہ حال جہنم میں سب سے زیادہ ہندھا میں بھی اسی قیامت کے دن
 سب سے زیادہ صغیر ثابت ہوں گے وہی کو گرم کرنے اس سے دسواں ڈیپے جائیں گے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ویسے
 ملاہ اوس کے جسم سے لیے چڑے کر دیے جائیں گے کہ ایک ایک ایک اور درجہ میں یہ آجائے پھر کل میں آگ میں ساڑا جائے اور سجدہ کر
 کے سادے جسم پر پھیلا دیا جائے گا یہ نہیں کہ ایک کے بعد ایک اس لئے ایک ایک ساتھ سب کے سب۔ مرفوعاً گائیہ روایت آئی تو
 ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں واللہ اعلم حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ اس کھلی ایک اور صاحبی کر دینے پیچھے لگے گا کہ حضور سائے آ
 جائے گا کی کو چاہا جائے گا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اپنے بعد خزانہ چھوڑ جائے اس کا خون نہ قیامت کے دن جاریا اور حیات کر
 جس کی آنکھوں پر نقطہ ہوں گے اس کے پیچھے لگے گا یہ بھانٹا ہوا ہے کہ تو کون ہے؟ کہنے کو اب رہے کر دینے مرنے کے بعد پھونکا ہوا
 خزانہ آخر اسے پکڑے گا اور اس کا ہاتھ چاہا جائے گا پھر باقی جسم بھی۔ صحیح مسلم روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے مال کی ذکوہ دے اس کا
 مال قیامت کے دن آگ کی قہقروں جیسا بنادیا جائے گا اور اس سے اس کی پیشانی پہلو اور گردن کی جائے گی۔ یہی اس بزرگ مال ایک لوگوں نے
 قبیلے ہو جائے تک تو اس کا بھی مال رہے گا پھر اسے اس کی حشر کی اور کھادی جائے گی جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

ابن بخاری: اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ میں ادبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے ضروریات کیا
 کہ قرآن میں کہے آئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہم غلام میں تھے وہاں میں نے آیت ﴿وَالَّذِينَ يَخْنَزُوا فِيهَا﴾ کی تلاوت کی تو (حضرت) صحابہ
 نے فرمایا یہ آیت ہم مسلمانوں کے باب میں نہیں یہ تو اہل کتاب کے باب میں ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اور ان کے سب کے حق میں
 ہے اس میں میرا اختلاف ہو گیا انہوں نے میری قیامت کا کلام اور اب کھلی میں تھا۔ خوف کا ارمان میرے نام لیا کہ قرآن میں پڑے
 آگ میں وہ سب مدینہ حبیبہ پہنچ کر دیکھا کہ چاروں طرف سے مجھے لوگوں نے تھیر لیا اس طرح مجھ تک لگی کہ گویا انہوں نے اس سے پہلے مجھے
 دیکھا ہی تھا۔ قرآن میں مدینہ منورہ میں ظہر اچھل کر لوگوں کی مدافعت سے بھاگ آگیا۔ آخر میں نے (حضرت) اعلان سے قیامت کی تو
 آپ نے مجھے لایا کہ تم مدینہ منورہ کے قریب ہی کسی صحرا میں پہلے جاؤ۔ میں نے اس حکم کی بھی قیامت کی نہیں یہ کہہ دیا۔ واللہ جو میں
 کہا تھا اسے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا آپ کا یہ خیال تھا کہ مال ہوں گے ٹھکانے کے بعد جو پہلے سے بیخ زور۔ لکن حقا حرام ہے اسی کا آپ
 فحش دیتے تھے اور اسی بات کو لوگوں میں پھیلاتے تھے اور لوگوں کو بھی اس پر آمادہ کرتے تھے اسی کا حکم۔ یہ تھے اور اس کے خلاف
 لوگوں پر بھی شہدہ کرتے تھے۔ حضرت معاویہ نے آپ کا رد کیا چاہا کہ کہیں لوگوں میں حاضر نہ ہو کہیں ہانپے یہ نہ اے تو آپ نے
 خلافت سے قیامت کی۔ امیر المؤمنین نے انھیں جائز قرار دیا اور حکم دیا۔ آپ میں حضرت عثمان کی خلافت میں یہ حد طاعت
 فرمائیے۔ حضرت معاویہ نے بطور امتحان ایک مرتبہ ان کے پاس ایک ہزار اشرفیاں بھیجاں آپ نے تمام سے پہلے ہی پہلے سب دھو
 اور دھو کر خراج کر لیا۔ شام کو ہی صاحب جو انھیں صبح کو ایک ہزار اشرفیاں دے گئے تھے وہ ان کے گھوڑے سے قطعی ہوئی دھیر معاویہ
 نے دواشرفیاں اور صاحب کے لئے چھوٹی تحفہ میں نے قطعی سے آپ کو دے دیں وہ انھیں بھیجے۔ آپ نے فرمایا ہم پر انہوں سے
 میرے ہاں تو اب ان میں سے ایک پائی بھی نہیں دیا صاحب میرا مال آجائے گا تو میں آپ کو آپ کی اشرفیاں واپس کر دوں گا۔ ان میں اس
 بھی اسی آیت کے حکم کو عام قیامت میں سوئی فرماتے ہیں یہ آیت اہل غنہ کے باب میں ہے۔ غنہ میں قیامت فرماتے ہیں میں مدینہ
 منورہ میں آیا دیکھا کہ ایک جماعت قریشیوں کی کھلی لگائے قطعی ہے میں بھی اس کھلی میں بیٹھ گیا۔ ایک صاحب تشریف لائے پہلے

نیلے سونے جھوٹے پتے ہوتے بہت خست حالت میں اور اگر نکرتے ہو کر فرمائے گئے اور یہ پیر چھ کرنے والے اس سے خوار
 رہیں کہ قیامت کے دن جنم کے انکار ان کی بھائی کی بیٹی پر گئے جائیں گے جو حکومت کی بیٹی سے اور جو جائیں گے بھر چھپنے کی طرف
 سے آگے اور دیر کر کے اور جاتے ہوں اگلے جائیں گے۔ لوگ سب سرنگھائے بیٹھے رہے کوئی بھی ملو نہ ہو اور ابھی ملا کر نہیں دیتے اور
 ایک سونے سے لگ کر دو گھنٹے میں ان کے ہاں پہنچا اور ان سے کہا کہ میرے دیار میں وہاں لوگوں کو آپ کی بات نہ کی گئی آپ سے فرمایا
 یہ کہو نہیں جانتے۔ ایک گھنٹہ میں سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ میرے پاس آکر اسی جگہ سے یہ جو
 سنا ہو تو مجھے یہ بات بھی نہیں معلوم ہوئی کہ جن دن گزارنے کے بعد میرے پاس اس میں سے کوئی بھی چلا جاوے یہاں آکر قریبی
 اور ابھی کے لئے میں مجھ کو رکھوں تو وہ بات ہے۔

عالم کی حدیث نے حضرت ابوذرؓ کا یہ نہ رہا کہ ان قادیان آپ نے اپنی چھ ماہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ کو ان کا
 حصہ دیا آپ کی کوٹھی سے اس وقت ضروریات کو فراہم کرنا شروع کیا۔ مسلمان کی غریب کے بعد حالت تھی، آپ نے علم کیا کہ اس نے لوگوں سے
 اور تو حضرت جہود میں ہی عامتہ کے لئے فرمایا اسے آپ نے چھ ماہ رہنے دیتے تھے تاکہ بوقت ضرورت کام چل جائے یا کوئی بہن آجائے تو
 کوئی کام نہ لگے۔ آپ نے فرمایا نہیں حکومت میرے غرضاً ﷺ نے عہد کیا ہے کہ جو سوا پانچویں سر ہند کر کے رکھی جائے اور جسے
 دانے کے لئے آگ کا انکار ہے جب تک کہ اسے روک نہ دے۔ اس عہد کو میں ہے حضرت ابو سعیدؓ اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمایا
 اللہ تعالیٰ سے فقیر بن کر مل بھی کر لیں۔ انہوں نے یہ چھ ماہ کے طرے فرمایا ماسک کو دہرے اسے پہچان رکھا۔ انہوں نے کہا
 یہ کیسے ہو سکے گا کہ آپ نے فرمایا بھی ہے اور اللہ کے ہے۔ مکی منہ صلیف ہے۔ اہل منہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو اور چار سو روپے
 ان کے بچے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اہل کے اور ان میں تم لوگ اپنے سامنے کے جنازہ کی نماز پڑھو اور روایت میں ہے کہ
 ایک اہل منہ کے انتقال کے بعد ان کے جوڑی آتی ہیں سے ایک دیر لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن ایک کاکھ پڑا دوسرے کا انتقال
 ہوا ان کے پاس سے اور پھر یہ کہ بڑے آپ ﷺ نے فرمایا ان ایک کے لئے فرماتے ہیں جو لوگ رات علیہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر
 سر ہند ایک ایک قبر نام کے پہلے ایک ایک گھنٹہ کی حالت میں لگائے گا اس کے قدم سے لے کر عمر بھر اس کے لئے جہنم میں اس میں
 سے دیا گئے جائیں گے۔ آپ ﷺ کو ان سے کہ جس نے پکار سے اور پکار اور اس سے اور ہم لا آئیں گے کہ کچھ دھارنی تعالیٰ
 کفر اور کر کے پچھلا اور کرکٹ اور کرکٹ اس نے اس کے جو کہ اور کہ جائے گا یہ ہے جسے قرعہ جازان کے لئے فرماتے ہیں۔ یہاں
 ان کا بدلہ چھوڑاں کارامی صلیف کو آپ احمد کے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَغْلِبُوا فِيهِنَّ
 أَنْفُسَكُمْ وَكَانُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَالُ لَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ
 الْمُتَّقِينَ

مذکورہ کی آیت تعالیٰ کے نزدیک کتاب اللہ میں آئی ہے اس دن سے کہ آسمان زمین کو اس نے پیر کیا ہے اس میں سے چار مہینے اب اسے
 چار مہینے اور ست مہینے ہوں انہیں چھوڑیں جس میں ہوں انہیں غلبہ نہ ہو اور تم کہو کہ انہیں چھ مہینے اور ست مہینے ہیں۔ یہاں

[illegible][illegible]

اور کہ اگرچہ تم فرماتے ہو کہ میں نے اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور اگر یہ تم میں سے ہے تو تم نے اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کوئی حق نہ بدعت نہ
 تھا۔ اور جو کہ تم کو مذہب دینا ہے اور تم میں سے ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کوئی حق نہ بدعت نہ تھا۔ اور جو کہ تم کو مذہب دینا ہے اور تم میں سے ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کوئی حق نہ بدعت نہ تھا۔

مناقصہ کی روشنی میں اور شرع اور قول کا تکرار یہ ہے کہ کرتے ہیں ان کے لئے ہونے کی ایک غلطی یہ بھی ہے کہ اگر
 ان کا رد ہو جائے تو کچھ یہاں سے تو یہ کہ لینے نہیں یہ تو ان کا اور حکم کے لئے بھی ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کوئی حق نہ بدعت نہ تھا۔ اور جو کہ تم کو مذہب دینا ہے اور تم میں سے ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کوئی حق نہ بدعت نہ تھا۔ اور جو کہ تم کو مذہب دینا ہے اور تم میں سے ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہیں اور کوئی حق نہ بدعت نہ تھا۔

لَقَدْ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلِ وَقَلْبُواكَ الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ
 وَهُمْ كَرُهُونَ

دوسرے کہ جو اس سے زیادہ سحر و جادو ہے نہیں دیکھا جس لئے کہ میرے نزدیک یہ وہ علم ہے جو تعلیم میں نہ رہا۔ لیکن میری جہل و غفلت میرے لئے ممکن ہے کہ اس کا دعویٰ سمیت آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے صرف چار اصولوں میں ہی تقسیم فرمایا، قرآن میں طاعتیں، صیغہ التکلیف اور علاقہ حق و باطل اور یہ غیر اور فرمایا میں ان کی دلجوئی کے لئے انھیں دے دوں۔ بعض کو اس لئے بھی دیا جاتا ہے کہ اس جیسے لوگ بھی اسلام قبول نہ کریں۔ بعض کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے آس پاس والوں سے صلہ پہنچانے یا آس پاس کے دشمنوں کی جگہ اشاعت رکھے اور انھیں اسلامیوں پر حملہ کرنے کا موقع نہ دے۔ ان سب کی تحصیل کی جگہ احکام و فتوے کی کتابیں جیسا کہ یہ تفسیر اداۃ العلم۔

حضرت عمرؓ اور حارثیؓ نے ایک جماعت کا قول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد آپ یہ مصر روانہ نہیں رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو حضرت اب دلی سے سلطان ملکوں کے ایک ہی گئے ہیں اور بہت سے بندگان رب ہوتے تھے۔ لیکن ابو بکرؓ کا قول ہے کہ اب بھی مخالفت عکب کوڑا کوڑا بنی جائز ہے۔ لیکن اور کچھ لوگوں کے بعد بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کوئی دیا۔ دوسرے یہ کہ اب بھی ایسی ضرورت نہیں پیش آچلا کرتی ہیں۔ قزو کی گردن کے بارے میں بہت سے جرأت فرماتے ہیں کہ عمرؓ اس سے اطلاع میں جنھوں نے اسے قہر فرما کر اپنے انھوں نے اپنی قزو کی کی شرط لائی ہے انھیں ہل زکوٰۃ سے وہ قہر کی جانے کہ وہ ان کے قہر ہو جائیں۔ پھر یہ کہ فرماتے ہیں کہ وہ تمام اشیائے یہ شرط لگائی ہوئی اسے بھی ہل زکوٰۃ سے تیرا کر آئے اور ان میں کوئی اور خوف نہیں۔ فرض مکتبہ تمام اور محکمہ تمام ان کی قزو کی زکوٰۃ کا ایک مصر سے اور بیٹ میں بھی اس کی بہت کچھ فضیلت اور ہوئی ہے یہاں تک فرمایا ہے کہ قزو کو تمام کے ہر ہر مصر کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر مصر جو بیٹ سے قزو ہو جاتا ہے یہاں تک کہ شرط مکتبہ ان کے ہر شہر کا بھی۔ اس لئے کہ ہر شہر کی ہر جہاں جیسے ہوئی ہے۔ قرآن فرماتا ہے جسے ہی جہاں کی جائے گی جو تم نے کیا ہوگا۔ حدیث میں ہے تمہیں قسم کے لوگوں کی حد اللہ تعالیٰ کے اسے حق ہے۔ اور طاری جہاں کی راہ میں جہاد کا ہو۔ اور مکتبہ تمام اور قہر اور جو اس کی نیت، تمہارا۔ اور ملکوں کے اور اس کا اور جو کوری سے محفوظ رہے گا۔ کسی نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ مجھے کوئی یہاں ملے گا جو مجھے بیٹ سے قہر اور اور نہ اسے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں آزاد کروں جو مردوں خلاصی کر۔ اس نے کہا کیا یہ وہ تو ایک ہی چیز نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کی آزادی کی تو یہ ہے کہ تو ایک ہی کسی تمام کو آزاد کرانے اور مردوں خلاصی ہے کہ تو بھی اس میں جو قہر سے ہو سکے۔ اور اسے قہر اور اس کی بھی کی کہیں ہیں ایک شخص اور دوسرے کا ہو جو اپنے کارے کے قرض کا آپ خاص نہیں جانتے۔ ہر سال ایک شخص ہائے خود، قہر اور اس کے ہائے کسی نے اپنی یہ قرض افلاہ اور اب وہ آپ کو ملے ہیں انہیں۔ زکوٰۃ دہانے کا کہ یہ قرض اور کریں۔ اس مسئلے کی اصل تفسیر میں عمار بن بلال کی یہ روایت ہے کہ میں نے دوسرے کا حال اپنی طرف پتا کیا ہر میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم علم و دہارے پاس اہل صدق آئے گا تو ہم اس میں سے تمہیں دیں گے۔ پھر فرمایا تفسیر میں تمہیں قسم کے لوگوں کو ہی سوال حال ہے۔ ایک تو وہ جو خاصان جہاد میں قہر کے ہر راہ سے تمہارے سوال جائز ہے۔ دوسرے جو جس کمال کی آفت آگاہی سے ضائع ہو جائے۔ اسے بھی سوال کر۔ اور مست ہے یہاں تک کہ چھٹے بھائی ہو۔ اسے تیسرا وہ شخص جس پر قہر کرنے والے اور اس کی قوم کے بھی ہادی ہو۔ تو اس کی شہادت کے لئے نکرتے ہو جائیں کہ ہیں یہ شک نہیں تھا۔ لیکن نے لگے ہیں۔ اسے بھی ایک لگنا جائز ہے۔ ہر شہر اس کا ہر راہ ہے اور سالانہ دہانہ کی سیر ہو جائے۔ ان کے حادوں کو کمالی کرنا تمام ہے اور ان کے کہنا میں سے قہر تمہاری سے (مسلم شریف) ایک شخص نے دہانہ نبوی میں ایک ہاں خیرہ القدرت، رب سے آجہلی آفت سے، غنا کا بھلہ دیکھا اس سے بہت قرض دہا ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا کہ تمہیں جو ملے۔ اس کے ساتھ قہر کے لئے اور کچھ

نہیں (مسلم) آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ فرض دو کو اٹھ خٹائی قیامت کے دن لاد کر اپنے سامنے کھڑا کر کے پڑھ لے گا کہ فرض فرض کیوں نماز کرنا اور تم شائع کر دے؟ جس سے وہ گنہگار ہو جائے۔ اور جو آپ دے گا اسے اللہ تعالیٰ خوب لمبے سن دے۔ یہ تم کو کھائی کی لذت دلائی تاکہ پھر سے اس سے متنبہ رہی ہو گی کیا کہ گنہگار کی اور آفت آگئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے گا میرا بندہ چاہے اتنی مرتبہ فرض کے اور کرتے کہ اس سے زیادہ مستحق می ہی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اپنے چکر آکر اس کی نیکیوں کے پڑے میں رکھ دے گا۔ جس سے نیکیاں بہ انہوں سے بڑھ جائیں گی اور اللہ عز و جل حرکت دے گا۔ اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں لے جائے گا (مسند امام احمد)۔ اللہ تعالیٰ کی دعا میں وہ عباد بھی بخاری و اعلیٰ میں جن کا فرض کوئی حق نہیں ہو جہاں بھی اللہ کی راہ میں داخل سے مسافر جو سفر میں ہے اور مسلمان رہا ہو اسے گنہگار نہ کرنا سے کہی۔ آدمی تو جی جائے جس سے وہ اپنے شہر چلا سکے گا۔ گویا جتنے ہیں اللہ کی ہو سکی عہد میں ان کا بھی ہے جو اپنے شہر سے ہٹ کر جانے کا قصد کرتے ہوں لیکن اللہ نہ ہو تو اسے بھی سفر خرچہ میں نہ دے گا۔ دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کافی ہو۔ آیت کے اس نص کی دلیل کے علاوہ اور اور دیکھو کہ یہ حدیث بھی اس کی دلیل ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہر روز کوہ خرام ہے۔ بجز ایک قسم کے مالہ امور کے ایک روز جو نہ کوہ وصول کرنے پر ضرور ہو۔ دوسرا جو نہ کوہ کی کسی چیز کو اپنے مال سے خریدا ہے۔ تیسرا فقرہ دار۔ جو قادر و مال کا قادی جو بہ پانچوں رویتوں کی ممکن ہو رہے کے اپنی کوئی چیز کوہ میں سے لی ہو۔ اور روایت میں ہے نہ کوہ مالہ کے لئے طالع نہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو روز جو مسافرت میں ہو رہے کسی کو کوئی ممکن چاہی ہو۔ اور آپ کے دے والے چاہے ہاں بلکہ نہ کوہ کے ان آغوش بے عدل کو بیان فرما کر پھر ارشاد ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس کی تعلیم اور اس کے فرض کرنے سے۔ اللہ تعالیٰ عباد راہن کا عالم ہے اپنے بندوں کی عقلوں سے واقف ہے۔ وہ اپنے قول میں شریعت اور حکم میں حکمت والا ہے۔ پھر اس کے کوئی بھی لائق مہلت نہیں نہ اس کے سوا کوئی نہیں کھالے دے گا ہے۔

وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ اُنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى
 بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ
 اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۝

اور میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو آزار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان ہے۔ انہوں نے کہ وہ کان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر اللہ تعالیٰ کا جہر۔ مسلمانوں کی بات کا دشمنی کرتا ہے اور انہیں سے جو ملے ان میں ہیں۔ ان کے لئے رستہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ہر لوگ اپنے دین سے ان کے لئے رکھ کر رہا ہے۔

ساتھ میں کی ہر وہ سرائی اور ان کا خیمہ و اتفاق: ساتھیوں کی ایک جماعت رہی سوائی ہے اپنی باتوں سے پیغمبر پر ﷺ کوہ کہ پہنچائی ہے اور کہتی ہے کہ یہ نبی کریم کا جہاں کو کہے جس سے جو سلطان لڑا جب ہم اس کے پونے جا گئے کہ اور جنہوں کو نہیں لے اور وہی بات بھی یاد کر لے گا۔ اللہ عز و جل حرکت فرماتا ہے کہ وہ ہرگز کاؤں والا بھی نہیں والا ہے وہ عدل و انصاف کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں سنتا ہے اور با ایمان لوگوں کی سچائی بھی جانتا ہے اور مسلمانوں کے لئے رحمت ہے۔ اور بے ایمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے متانے والے کے لئے رکھ کر رہا ہے۔

يَخْلُقُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ يُرِضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرِضُوهُ إِنْ كَانُوا

مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُمْ مُجَادِدُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَأَنْتُمْ أُولُو نُجُرْ خَالِدًا

فِيهَا ذَلِكِ الْغُزَى الْعَظِيمُ ﴿٥٤﴾

[illegible][illegible]

يُعَذِّدُ الْمُنَافِقِينَ أَنْ تَنْزَلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ

اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿٤٠﴾

مطالعہ کی ضرورت اس حد تک کم ہو جاتی ہے کہ انہیں مطالعہ کی کوئی ضرورت نہ رہے۔ جو کہ ان کی باخبریاں میں عام ہے۔ اور یہ کہ ان کے لئے کوئی اور ذریعہ تعلیم بھی ملے۔

مناظروں کو ہر وقت اپنے عقائد کے ظاہر ہونے کا ذریعہ بناتا ہے۔ انہیں میں جیلر گراہی تھا کالجی بچے لیکن پھر خزانہ دہنے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو دی ہوئی الٹی خبر نہ ہو جائے اور جیت کر سے حق سے راستہ آگاہی میں رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے۔ اپنے ہی ضمیر انور سے جس کہ ان سے اس قول اللہ تعالیٰ میں وقت بوقت سنائی نہیں کرتا ان کے لئے جہنم کی کافی براہ موجود ہے جو درجہ ترقی نگاہ سے رہا ہے زوال یافتہ مسلمانوں کی جانوں پر ہال کھول کر نہ حق راہ اللہ تعالیٰ بھی وہ کھول دے گا جو تمہارے دلوں میں ہے۔ بارگاہِ انوار، ان رسوا اور فضیلت سے کہہ دو گے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ یہ جہنم کی لوگ نہ سمجھیں کہ ان کے دلوں کی جہاں ظاہر کیا نہ ہو گی، ہم تو انہیں اس قدر طبیعت کر رہے ہیں کہ ان کی سبکیاں حق سے ہٹا دے گا کہ وہ اس کے توان کے سب دیکھتے ہی انہیں پھانسی ہے۔ اس صورت کا کام ہی سود و فساد ہے اس لئے کہ اس نے منافقوں کی فتنی اصول دی۔

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَعْمُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ لِّهٖ اِيْتِهٖ وَرَسُوْلُهٗ

نے بھی اس سے کہا کہ جہاں انکار اس نے کیا کہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ جو وہ تھے انہیں بھی شامل کیا جائے تو پھر وہ اسے۔ اس میں سے بارہ تو دشمن بھی خود رسوا ہو چکے تھے سارے نہیں انھوں نے اس قسم پر کہ ہم نے سوا کی کسی دہشت گردی نہیں جانے والوں کے ارادے اور طرزی کے معذور نہ تھا تھا۔ گری کا سوم تھا یہاں بہت کم تھا کہ آپ نے فریاد کیا کہ کچھ سے پہلے وہاں کوئی نہ بچے نہیں اس پر بھی کہ لوگ بچے گئے تھے۔ آپ نے ان پر گفت کی۔ آپ کا دیاں ہے کہ میرے ساتھیوں میں بارہ ساتھی ہیں جو نہ بچے میں جا میں کے سارے کی خوشبو نہیں گئے آٹھ کے سوا ہزار پر آٹھ ہزار گرج چنے تک بچے کا اور انھیں بدک کر اسے گا۔ اسی وقت حضرت حذیفہؓ کو رسوا ہوا۔

[illegible]

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ۙ فَاعْتَبَهُمُ زُقَافٌ ۙ فَاُولٰٓئِكَ يَوْمَ اِذَا كُنُوْا اِلٰى يَوْمٍ يَلْقَوْنَ اٰهْلَهُمْ خَشَعُوْا ۚ لِمَا وَعَدَ اللّٰهُ ۚ وَوَيْلٌ لِّمَن كَانَ لَا اِيْمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ لَمَّا يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ وَ

[illegible]

قول لہ سکتا ہوں۔

چنانچہ آپؐ سے بھی اپنی خلافت سے روئے میں اس کا صدقہ قبول نہیں فرمایا، پھر خلافت صحت میں ان کے یہ دعویٰ تو یہ
اولیٰ حق پھر آیا اور کا مدت خلافت کرنے کیوں آپؐ نے بھی یہی جواب دیا کہ خود حضور ﷺ اور آپؐ نے دونوں خلافت کے جو
صدقہ مقبول نہیں فرمایا تو میں کیسے قبول کرانے۔ پھر آپؐ نے قبول نہیں کیا۔ یہی شکار میں یہ شخص بلاک ہو گیا۔ علم میں آئے تو وہ سے کہتے
خلافت کے لئے وہ بھی نہیں ہوا تھا اور پھر یہ کیا، خلافت کے عوض غنیمت لڑ گیا اور وہ غنیمت لڑنے میں بہت دیر بعد غنیمت کے لئے
اس نے اس میں غنیمت چاہی اور اس وقت سے اس کی پوری زندگی میں اس سے ساتھ ہی رہا، حدیث میں بھی ہے کہ اس کی حق میں نہیں
ہاں میں ہیں جب بات کرے بھوت کو لے کر، وہ اسے خلاف کرے اس وقت کو بھی جانے خلافت کرے۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ ملک طاق
مجھے ملے دل کے اور اس اور بیٹے کے بیٹے میں کا عام ہے وہ پہلے سے اس کا تھا یہ غنیمت لڑنے والی نہیں ہے کہ ملے ہو جو جا میں تو جی نہیں
کر میں یہاں شکر گزار رہی کہ یہی یوں کیا کہ میں ان لوگوں پر شکریہ ادا کرتے والا۔ یہ خوب جانتے کہ یہ مال میں مست ہو جائیں گے اور
وہ اس کا حق مستحق اور حق میں نہیں لگتے۔ وہ حاضر صاحب کا ہاں والا ہے وہ پہلے سے کا عام ہے ظاہر باطن میں اس پر
راحت ہے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا
يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

جو کہ اسے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں جو ان کے لئے فرائض میں لگے ہیں اور ان کو بھی اسے اپنی محنت اور حق میں لگے اور ان کو بھی
نہیں اس کا حق لگے ہیں انہوں نے سخر کرنا ہے ان کے لئے عذاب الیم ہے۔

منافقوں کی یہ گویا کہ مسلمانوں کی جو صدقہ نہیں ہے بھی منفقوں کی ایک بخلت ہے کہ ان کی زبان سے کہیں بھی حق نہیں
سنانے کی یہ نہیں ہے جب جو کہ ایک ایک ہے۔ ان کی حق نہیں دیتی۔ قہر اسے دے رہا، اپنے حق میں جو کہ کوئی مسلمان اس
کی کمرہ کی کسی کام کو ضرورت ہے تو یہ کہ جس کو ضرورت ہے اس کی اس حق جو کا بھی اللہ جو کا حق جو کہ وقت دینے
کی آیت آتی ہے تو مسلمانوں کو ضرورت ہے ان کی حق جو کہ ان کے اپنے صدقہ لے لے لے حاضر رہتے ہیں ایک صاحب کے مال میں
کو بہت دیتی۔ قہر اسے دے ان کو منفقوں کے لئے دے گا خطاب دیا اور ایک صاحب نے پوچھا ہے مسلمان آئی ہے صرف ایک مسلمان ان کے لئے
تھے انہیں کہا کہ اس کے اس صدقہ کی اللہ کو ضرورت پڑتی تھی اس کا بیان اس آیت میں ہے۔ ایک صاحب آپ ﷺ کے بیچ میں
فرمایا کہ جو صدقہ کہ اس کی بہت آیت سے۔ ان اللہ تعالیٰ کے ماننے والی وہی وہی کہ اس وقت ایک مسلمان نے اپنے مال میں
سے کچھ دیا یا یا لیکن پھر یہ لیت کیا اس میں یہ صاحب جو یہ لیت اور پھر نہ لے لے ایک صاحب نے کہا کہ جو جس سے دے دے
انہیں کو حق نہیں دیتی۔ قہر اسے دے ان کو منفقوں کے لئے دے گا خطاب دیا اور ایک صاحب نے پوچھا ہے مسلمان آئی ہے صرف ایک مسلمان ان کے لئے
تھے انہیں کہا کہ اس کے اس صدقہ کی اللہ کو ضرورت پڑتی تھی اس کا بیان اس آیت میں ہے۔ ایک صاحب آپ ﷺ کے بیچ میں
فرمایا کہ جو صدقہ کہ اس کی بہت آیت سے۔ ان اللہ تعالیٰ کے ماننے والی وہی وہی کہ اس وقت ایک مسلمان نے اپنے مال میں
سے کچھ دیا یا یا لیکن پھر یہ لیت کیا اس میں یہ صاحب جو یہ لیت اور پھر نہ لے لے ایک صاحب نے کہا کہ جو جس سے دے دے
انہیں کو حق نہیں دیتی۔ قہر اسے دے ان کو منفقوں کے لئے دے گا خطاب دیا اور ایک صاحب نے پوچھا ہے مسلمان آئی ہے صرف ایک مسلمان ان کے لئے
تھے انہیں کہا کہ اس کے اس صدقہ کی اللہ کو ضرورت پڑتی تھی اس کا بیان اس آیت میں ہے۔ ایک صاحب آپ ﷺ کے بیچ میں

غریب نصاریٰ اپنے سارے لایق لائے۔ منافقوں نے ایک دوسرا دوسرے کے صدقے کو حق قرار دیا۔ یہ سب جو آپ ﷺ کے علم سے لوگوں نے مانی تھی اتنا دیکھ کر شیخ و دانشورین نے ایک ایک صاحب اپنے صاحب کھجور میں سے اٹھائے۔ ان کے علم و ادب سے انہوں نے وہ صانع بھی اپنے میں سے اپنے ہونے پر بال بچوں کے لئے کہ وہ ایک ایک کے لئے آپ ﷺ نے اسے بھی منع فرمایا۔ اس میں ڈال دینا تو فرمایا اس پر منافقوں کو اس نے اسے انکار اور جلی جھٹکے۔ اس سے بے چارہ بنی۔

حضرت مہاجرین میں عرفہ نے کہا میرے پاس ایک سوا فی سوا ہے سب کو صدق قرار دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہوشیاب بھی ہے آپ نے جو اب دیکھا ہوشیاب میں ہوں۔ فرمایا کیا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا جو سب دیکھا ہے ہوشیاب میں ہوں۔ سب سے چارہ کر تو میں اللہ تعالیٰ کو قرض دے رہا ہوں اور چارہ دار اپنے لئے کھانے کا بیویوں، غنموں اور کم ﷺ کے فرمانہ تعالیٰ ہے راست سے جو کھانے کو کھانے اور جو کھانے کو قرض دے رہا ہے۔ منافقین ان پر ہاتھ ڈالنے لگے کہ بھول گئے اپنی حواس دیکھانے کے لئے لوگوں میں اتنی بڑی رقم ہے وہی۔ جس اللہ تعالیٰ و تعالیٰ نے یہ آیت اتار کر دی۔ قرار پھرنی و قرار دینا بی چارہ اور ان منافقوں کا ہونی یہ حکم ہے۔

یہ جھان کے ہا میں مدنی نے بھی اس وقت چنی رقم فیہ امت کی بھی ایک سو سو حق چھوڑ دی تھیں۔ منافقوں نے اسے روکا دیا۔ یہ محمول کیا تھا۔ اپنی محنت و جدوری کی قہوری تھی اسے اپنے والے اور عقل کے تھے یہ قہار ہوا تھا۔ ان کے نصیب تھے ان کے ایک صانع فیہ منافقوں نے بھی اور بھری تھی۔ اور اس وقت میں ہے کہ یہ چھوڑ دیا اور کم ﷺ نے جو بیویوں کی ایک دعا ہے کہ جو بیویاں دوت آئے اسے لئے کیا قرار میں ہے کہ میرا بھی ہے وہ دیکھ دیکھ تھے اور دیکھ دیکھ تھے۔ وہ سب بزرگ کے راستہ بزرگی محنت میں دو صانع بھری حاصل کر کے ایک صانع رکھیں اور ایک صانع رکھیں۔ یہ حضرت ابو عقیل تھے۔ امت پر اپنی بیوی چاہتے اور جوتے رہتے تھے۔ ان کا وہ صاحب قرار قبول ہے کہ میرا میں بن علیہ قرار میں منافقوں کے اس قسم کی سہمیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے یہی چنی لیا۔ ان منافقوں کے لئے ان کوئی امت کا صاحب چننا اور ان کے اعمال جان کھولیں میرا ہی راہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ

اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ يَا لَهُمْ لَكُمْ ذِكْرًا يَاللّٰهُمَّ ارْسُوْلُهُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ان کے لئے تو استغفار کریں کہ اگر تو سب میں بھی میں نے استغفار کرے تو میں اللہ تعالیٰ انہیں انکار بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اور ان کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے۔ اپنے ناسق لوگوں کو اللہ پر ہدایت نہیں دے گا۔

من فقیہین کے لئے استغفار اور عدم استغفار پر اہم ہے۔ فرماتا ہے کہ یہ منافق اس قابل نہیں کہ تو اس کی اس کے لئے اس سے بخش طلب کرے۔ ایک بار نہیں اگر تو سب میں بھی بخشش ان کے لئے چاہے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ جو اللہ تعالیٰ سے اس سے عدم صاف مذاقی ہے۔ اس سے کبھی بہت دیا۔ اور انہیں نے کہا ہے کہ جو اس سے حق دیکھ دے چاہتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تو ان کے لئے سزا ہے۔ میں نے یہاں استغفار کریں گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔ چنانچہ تعالیٰ نے اور آیت میں فرمایا کہ ان کے لئے حق استغفار کرتا کرتا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی منافق کا چارہ سزا دیتا ہے حضور ﷺ جو کفر میں کر رہے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی حالت میں ہے میری چاہت ہے کہ آپ ﷺ اس نے پاس نظر دے لے میں ان کے لئے سزا ہے۔ لیکن میں نے انہیں آپ ﷺ نے جو چاہا میرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا صاحب۔ آپ ﷺ نے فرمایا نام میرا ہے۔ صاحب تو بیچارہ نام ہے۔ اب آپ

پہلو پر آیت میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی باتوں سے انکار کیا انہیں ہم کو اپنی موت اپنی جان میں اہل اس کے' ان کی جگہیں مخصوص
جائیں گی اور ہم اور ہمارے جہنم میں جائیں گے کہ وہ خوب مذاہب بنیں۔ اس آیت میں بھی فرمایا ہے کہ انہیں سجدہ ہوا تو یہ جان لینے کو
جہنم کی آگ کی گرمی اور سجدی بہت زیادہ ہے تو یقیناً یہ باوجود موت کی گرمی کے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہنم میں خوش خوش لطف اور
اپنے جان و مال کو لٹا کر دیا میں خدا کرتے نہ کہ جانتے۔ عرب کا شام بکھاتا ہے کہ تھے اپنی عمر و دنیا کی عمری سے بچنے کی کوشش میں کفار
کی صلاح کہ تجھے لائق تھا کہ اللہ تعالیٰ کی دوزخوں سے بچا کہ جہنم کی آگ سے بچ جائے۔

اب اللہ جل جلالہ تعالیٰ ان پر ہمارے مرقعوں کو فرمایا ہے کہ تم کو اپنی ہی زندگی میں یہاں تو بہت چاہیں نہیں انھیں ان آگے
دلی دلی نہ کہ میں میں سے لے دے گی۔ ہمارے ہر کسی نے تم کو دیا۔

فقہ اہل کرم ﷺ کا فرمان ہے کہ کوہ اور دریاؤں سے آگے تو زیرو حق و واجب نہیں ہے یہاں تک کہ ان سے فسادوں پر
نہیں ہو چکے تو اسے نہ چاہیں گے آخر انکو ختم ہو جائیں گے اب انھیں خون برساتے لگیں گی ان کی آنکھوں سے اس لہر آں اور خون
ہو گا کہ آگ کی آگ میں کھنکھیاں چلائی جائے تو چلا سکتا ہے اور وہ جہنم میں ہے کہ کبھی جہنم میں روئیں گے اور خوب روئے رہیں گے
انکو تمہارے لئے کہ اللہ چاہے لگا دے گا۔ ان وقت اور ان کے داروں سے ان سے کہیں گے کہ یہ جہنم کی آگ کی جگہ تو تم بھی جہنم
روئے اب یہاں کا دروازہ عموماً حاصل ہے۔ اب یہ بھی آوازوں سے چلا جائے کہ جہنم میں سے فرما کر میں سے کہ تم لوگ اب اس سے دور رہنے لگے
گے ہو سو ہم تم کو اس سے پیوستہ لگے تھے پھر یہاں جہنم میں بھی پیوستہ ہی رہے اور آگ سے یہاں بھی پیوستہ ہی ہیں ہم پر ہم مرد و عورت
پانی اور اسے ملے میں پھوٹا دیا تو دوزخ کی آگ تعالیٰ نے تمہیں اپنی سے اس میں سے ہی تمہارے بہت نہیں۔ اب یہاں سال تک کتوں کی
طرح چلتے ہیں گے چاہیں سال کے بعد انہیں دوبارے کا کہ تمہیں ہی دھککا رہے ہوئے یہاں سے پیوستہ ہی ان مزیل اور اہل سخت
ملاؤں میں رہے۔ اب یہ تمام بھلاؤں سے ہمیں ہو جائیں گے۔

وَأَن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَّنْ مَخْرُجُوا
مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُفْقَاتُوا مَعِيَ عَدَاؤَ الزَّكْمِ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرْقُومًا
فَقُلْ وَامَعَ الْغَافِلِينَ

پس اگر اللہ تعالیٰ تجھے اپنی کسی جماعت کی طرف لوٹا تو انہیں سے کہہ دے کہ تم میرے ساتھ جہنم میں لگے گی جہازت طلب کریں تو یہ کہہ کر تم
پر سے ساتھ ہو کر لگیں گے اور نہ میرے ساتھ تمہاری مشغول سے لڑائی کر سکتے ہو' تم نے اپنی طرف ہی دیکھ رہے تو یہ کہہ کر انہیں تم سے دور
جائے والوں میں ہی چلیے رہو۔

مال کے جھگڑوں کو جہاں میں نہ لگایے۔ ان میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی کے ساتھ اس خواہش سے واپس نہ دے گا پھر اسے
اور ان میں سے کوئی جماعت تجھ سے کسی اور خواہش میں ہے۔ ساتھ چلنے کی درخواست کرے تو انہیں ان کو بلا دینے کے توصیف کر دینا
کہ نہ تو تم میرے ساتھ والوں میں میرے ساتھ چل سکتے ہو نہ تم میری جماعت میں انہوں سے کہہ کر سکتے ہو' تم جب مولا پر دہا
دے گئے اور کل مرتبہ ہی جہنم سے توبہ چاہی ہے۔ اس میں یہ آیت بھی آیت ہے وَاغْلِبَ الْفِتْنَةُ وَابْصَارُهُمْ كَسَا لَمْ
يُؤْمَرُوا بِهِ أَوَّلَ مَرْقُومًا کے ہے۔ یہی کامیاب لہری کے بعد جانتے ہیں کہ لگتی ہی جہنم میں لگے کے بعد حق ہے۔ مرد و عورت کے بعد
قرآن نے فرمایا (وَالْمُحْلِفُونَ وَالْمُظْلَمُونَ إِلَى مَعَانِيهِمْ) یعنی یہ بھی دہا جائے اس لئے کہ وہ غرضت جب تم نہیں لینے چلا

يَعْتَدِلُ رُؤُوسَ الْإِنِّكُمْ إِذْ رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَدِلُوا لَنْ تُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ
بَيَّنَّا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ
الْغَيْبِ وَاللَّهِ فَادِّعُوا إِلَيْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٠﴾ سَيَعْلِفُونَ بِأَلْوِ لَكُمْ إِذَا
أُنْقَلِبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنْ هُمْ بِرَحْسٍ وَمَا وَهُمْ
بِحُتْمٍ جَزَاءٌ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥١﴾ يَمْلِفُونَ لَكُمْ لَتَرْضُوا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٥٢﴾

تھے جو رات دن بے پلٹے رہتے تھے اور جنہیں آپ کچھ دشنام دیتے تھے کچھ لوگ ان کی قصد میں کسی روایت سے بھی ہوتی ہے جو عام آدمی کے واسطے صحیح ہیں، مگر یہ روایت کی ہے کہ جیسے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ بارہ سال اللہ اول لوگ گمان کرتے ہیں کہ کہ میں ایسے کوئی اور نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے جسے تم کو گناہ کا ارتکاب ہو رہا ہے یا جانے کا گناہ تو مرنے کے عینیں لٹواری کے بھٹ سے میں نہیں دے ہوں۔ پھر آپ نے میری طرف ہر جھکا کر ارادہ ان طرز پر فرمایا کہ یہ ہے اصحاب میں داخل رہنا ہی بھی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہمیں یہ یقین لینی چاہیے کہ ہمیں وہ رہتے ہیں جن میں کوئی عداوت نہیں ہوتی چنانچہ یہ بھی ایک اسی قسم کا کلام تھا جس کو شیخ بنی معظم نے سنا تھا۔ **فَوَدَّعُوا بِالْعَدَالَةِ نَبَاؤُا** کہ یہ خبر میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ نبی ﷺ نے حدیث کا یہ دہت معلم کو لکھی تھی کہ جو چیز بدو شخص اصحاب سے ہیں جو درحقیقت منافق ہیں اور یہ شخصیں اس بات کی تصدیق نہیں کرتے کہ ان تمام کے ہم جانتے تھے اور ان سے **فَوَدَّعُوا بِالْعَدَالَةِ نَبَاؤُا** تھے اللہ اعلم۔

حافظ ابن عساکر نے ترجمہ ابو حریصہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک آدمی جس کا نام حرمہ تھا نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ ایمان تو چھپا ہوا ہے اور مشرکوں کی زبان کی طرف اور خلیفہ یہاں تو ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ایمان قلب کی طرف اور اللہ کا نام بھی اٹھاتا تو جو علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! ان لوگوں کی زبان کو اڑا دے اور قلب شامیہ سے اور ان کو میری محبت و مظلومانہ رجحان سے محبت کرنے والوں کی محبت و مظلومانہ رجحان کے ساتھ اور نبی کی طرف پھیر دے اب اس کی ساری مخالفت اور بغاوتی اور کفریہ کاروائیوں کے بارے میں رسول اللہ امیر سے ان کے سابقہ منافقین ہیں اور میں ان میں کام اور قاتلانہ سب کو میں آپ کے پاس چلا کر کرتا ہوں، انہوں نے آپ سے فرمایا کہ جو آپ کی ہیرے پاس آجائے گا تو ہم ان کے لئے اللہ سے عفو و عافیت چاہیں گے اور جو خلق پر ہمارا کئے رہے گا اللہ اس کو نکالے گا۔ تم کسی کاروائی کا نہیں کرو اور کسی سی روایت پر جو اہل علم نے بھی کی ہے۔ ان قبیحہ کے بارے میں علماء نے کہا ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا جو آپ نے اہل کفر کو لوگوں کے بارے میں ایمان یا علم و تحقیق ظاہر کرتے ہیں جن کو ان لوگوں نے جھٹلایا دوزخی ہے اور اگر خود ان سے پوچھا جائے کہ تم بتاؤ کہ ان کو جو جھٹلایا دوزخی کہہ دو گے تو ان کے جواب میں انہیں چھٹکے اور انہیں اپنی نسبت کو زیادہ بڑھ کر دیتے ہیں۔ ان سے جان سکتا ہے جو دوسروں کے بارے میں جانتا ہے کہ دوزخی ہیں یا جنتی اور تو ان کی بات کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں جس کا دعویٰ تو انہوں نے بھی نہیں کیا۔

یہی اللہ تعالیٰ اسلام نے کہا تھا کہ: **وَمَا عَلَيْنَا مَنَّائِمْ بَعَثْنَاكَ فِي مِلَّةِ آبَائِكَ** وہ کیا کرتے ہیں۔ اور یہی اللہ تعالیٰ اسلام نے فرمایا تھا کہ: **إِنَّمَا نَحْنُ مُؤْمِنُونَ** وَمَا آتَاكَ مِنْ خِلْقَةٍ مِّنْ دُونِ اللَّهِ بِشَيْءٍ فَخُذْ حَقَّهَا وَإِنَّ إِلَهًا مَّا دُونَ اللَّهِ لَآتِي بِشَيْءٍ مَّثَلٍ فَخُذْ حَقَّهَا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لئے فرمایا کہ: **لَا تَطْلُبْهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ** کہ یعنی تم ان کو نہیں جانتے تم جانتے ہیں۔

ابن عباسؓ سے اس آیت کے بارے میں عرض ہے کہ کی عقیقت ایک روز بعد کا ظہر دینے سے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے ملاں ملاں کو تو تم مسجد سے نکل جاؤ کہ تم منافق لوگ جو چنانچہ بدی روحانی کے ساتھ ہو مسجد میں سے نکلے گئے، وہ مسجد سے نکل رہے تھے اور عمرؓ مسجد کی طرف آ رہے تھے، تو عمرؓ یہ سمجھ کر کہ لوگ نکل چکے، ہے تو شیخ نماز بعد از ظہر سے شراب پیئے، شرم سے ہارے ابن لوگوں سے اپنے کو چھپائے گئے اور یہ لوگ بھی اپنے کو عمرؓ سے چھپائے گئے یہ سمجھ کر کہ عمرؓ کو بھی بتا دے اس منافق کا نام ہو گیا ہو گا غرض جب عمرؓ مسجد میں آئے تو معلوم ہوا کہ ابھی نماز نہیں ہوئی، اور یہ مسلمان نے انہیں اطلاع دی، اور کہا اب عمر انورؓ جو جانا کہ آج منافقین کو اللہ نے رسوا کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ مسجد سے نکلا جاتا تھا اب "ال" ہے اور ظہر اب ظہر ظاہر دینا اور ظہر اب ظہر ہو گا۔

توئی نے بھی یاد کیا کہ اسے لایا۔ نے توں توں کے مستحقین فرشتوں کے بارے میں کہا ہے کہ اس سے مراد کل ہر نیک ہے اور ایک دوسری روایت میں جو کہ عذابِ قبر سے تیسری کی گئی ہے۔ بلکہ عذابِ عظیم کی طرف دے جائیں گے اس کی جگہ کا قول ہے کہ عذابِ قبر مراد ہے عذابِ عظیم یعنی عذابِ دوزخ میں جلائے جائیں گے۔ صحت امر کی۔ نے کہا ہے دینا کا اور قبر کا عذاب مراد ہے۔ مراد جنہی میں نہ کیجے ہیں کہ دینا کا عذاب اصل مراد اور ان کے قتل کا عذاب ہے بلکہ ان کا یہ قول چند کہ عذاب کا ہلاکیت ہے۔ انور انہم ولا اولادہم انما فیہم اللہ یعلمونہم بھائی الخیرۃ اللہ کے معنی ان کا فرس کے اموال اور اولاد کو حصہ میں جلائے کریں انہ کا عذاب ہے کہ ان چیزوں کے ذریعہ دنیا کی زندگی میں اللہ انہیں عذاب میں جلا کر دے گا کہ یہ مصائب ان کے لئے عذاب ہیں لیکن مومن کے لئے باعثِ رحمت ہیں اور آخرت کے عذاب سے مراد دوزخ کا عذاب ہے۔ مگر ان احادیث نے کہا ہے کہ پہلے عذاب سے مراد عذاب ہے جو اسلام کے مکمل جاننے سے انہیں پہنچا ہے اور بے اعتدال کا انہوں میں جو ان پر عذاب ہوا ہے۔ دوسرا عذاب قبر کا عذاب ہے اور عذابِ عظیم وہ ہے جو آخر میں انہیں ملے گا اور یہی عذاب کا ہے۔

مید نے فرمودہ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے عذاب کے کان میں کہا کہ دوسرا عقین ہیں ان میں سے جو کہ اولاد کا ہے یہ ہر جنم تک شط ہے جو ان کے کام ہے لگے گا تو جتنے تک پہنچے گا اس کی عذاب کے اور دوسری باروں اور دوسروں سے مراد ان کے اور ان کے اپنی حالت سے مراد ہیں گے۔

سید نے اس سے بیان کیا کہ قرین عذاب جب کوئی مر ہو اور ان کی قبر میں مشق ہو تا ہے تو عذاب کی طرف دیکھتے۔ اگر دوسری عذاب کی قدر جانتے تو خود بھی دیتے ہیں کہ یہ عذاب ان دوسرا جنم میں سے نہیں ہے اور عذاب اُگرتے دیتے تو خود بھی دیتے۔ معلوم ہوا ہے کہ عذاب نے عذاب سے یہ بھی پوچھا کہ اللہ کی قسم تیرے میں ان دوسروں سے تو نہیں ہوں تو عذاب نے کہا کہ تم نہیں ہو لیکن تمہارے سوا کسی اور کی عذاب دہی نہیں لیتا۔

وَالْآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآلَسَتْهُمْ

يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اور کچھ لوگ ہیں جو اپنی گناہوں کے ساتھ ساتھ سے توبہ کر دیں تو خدا ہی اور اللہ تعالیٰ ہی سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ ہی بخشنے والا ہے۔

تمام مراد سستی سے بچنا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ ان منافقین کا عمل بیان کر چکا جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تھے کہ تھے۔ اور شریک نہ تھے۔ بلکہ ان کا عہدہ اور شک کا مظاہرہ کرتے تھے تو وہ ہیں کہ ان لوگوں کا ذکر کرنا کہ وہ جہاد میں شریک ہوئے تھے۔ اور ان کے ساتھ سستی اور آرام تھی کہ جب ملاحہ انہیں تصدیق ہوئی تو ان کا عمل حاصل تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان منافقین کے سوا اور دوسرے لوگ جو جہاد سے رکھ رہے انہوں نے اپنے تصور کا ارتداد اور ان کو کہا۔ لیکن یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے دوسرے اعمال صاف ہیں اور ان اہلِ صالح کے ساتھ اپنی جہاد میں جہاد سے باز رہا بھی انہوں نے مثال کر دیا ہے لیکن ان کی اس تصویر کو اللہ نے ان کے ساتھ دیا ہے۔ اور ان منافقین کی تصویر کو ان کے ساتھ نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے کوئی اصل ساتھ ہیں بھی نہیں۔ جو قتلہ اُنچہ چند میں انہوں نے بدست میں ہلا دی ہے لیکن مراد ہے جس خطا انہوں نے دیکھا کہ ان میں بھی عام ہے۔ اور عذاب کا قول ہے کہ یہ اہلِ ایمان کے بدست میں ہلا دی ہے جب کہ انہوں نے اپنی قرعہ سے کہا تھا کہ یہ

انجرات بھی واقف ہے وہ انہیں اس کا ثواب پہنچا دے گا تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا تو معاف ہے۔" نے کہا کہ اگر میں نے اس کو ایسا ہی کیا تو توبہ کی بات اہل تمام ملک سے زیادہ عجیب تھی۔ اس نے بہت اچھی توجیہ دی تھی۔

وَقُلْ اَعْمَلُوا قِسْرِيَّ اللّٰهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَ سُرُّدُونَ اِلٰى عَلِيمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيَقْبِلُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

کہہ دے کہ تم عمل کئے جاؤ تمہارے عمل ان آپ اکیسے کا اور اس کا رسول اور ایماندار، غرض درمیان توبہ کے پاس جاتا ہے۔ تمام اچھی اور کئی چیز ان کا پائے گا۔ یہ سہوہ تم کو تمہارا سب کیا ہوا تھا کہ۔

سینوں کے دلائل عظیم و بڑے جانتا ہے۔ پہلے کا قول ہے کہ یہ حالتیں ہر اللہ کے لئے اللہ کی طرف سے دعوہ ہے کہ ان کے مال اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ اور مومنین میں بھی ان کے اعمال ظاہر کئے جائیں گے اور قیامت کے روز یہ ہوا ضرور ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿يَوْمَ يُصِغُ مَغْزُوٰنًا لِّتُخْفِيَ لَكُمْ عَابَةُكُمْ﴾ یعنی روز قیامت تمہارے اعمال پیش ہوں گے اور کوئی دھڑکی بھی بات بھی نہ ہو۔ روئے گی۔ اور فرمایا ہے ﴿يَوْمَ تُنْفَخُ الشُّرُكُ﴾ یعنی دنوں کے چھپے ہوئے عید ظاہر ہو جائیں گے۔ اور فرمایا ﴿وَنُحْصِلُ مَا فِي الصُّفُوفِ﴾ یعنی دنوں میں جو کچھ ہے وہ ظاہر ہو جائے گا اور ان کے لوگ اس سے واقف ہو جائیں گے جیسا کہ امام احمد نے کہا ہے کہ حسن بن موسیٰ نے ہاتھ مارا تو رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی سخت بھر کے اندر بھی مہاجرے جس میں نہ کوئی سوراخ باقی ہے نہ دروازہ اور اس کے اندر بھی چھپ کر کوئی عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی لوگوں پر ایسا ظاہر کرے گا جیسا کہ ان کے سات ہوئے۔ اور حدیث میں وارد ہے کہ زندوں کے اعمال ان موت پر پیش کئے جاتے ہیں جہاں کے عذاب و آقا رب ہیں ان کے قابل ہیں اور جو اس وقت عام روزگ میں ہیں۔ جیسا کہ ابو داؤد اور ابی یوسف نے کہا ہے۔

صلت بن ویدار نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے مرد و عورت اور عشاء و روز میں ان قبروں میں پیش کئے جاتے ہیں اگر اعمال خیر ہوتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر یہ ہوں تو ماترے ہیں کہ اے اللہ تو میری طاعت کی انہیں توفیق عطا فرما۔ امام احمد کہتے ہیں کہ عبد الرزاق نے عیسیٰ بن مردیہ کے سفیان نے ایک شخص کو کہتے تاکہ حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ تمہارے اعمال تمہارے مرد و عورت اور عشاء و روز میں پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ اچھے عمل ہوں تو وہ مردے خوش ہو جاتے ہیں اور اچھے نہ ہوں تو کہتے ہیں کہ اے اللہ انہیں موت نہ دے جب تک تو انہیں بھی ایسی ہدایت نہ دے جیسی تو نے مجھے دی تھی۔

بخاری نے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کا عمل نیک تھیں چند خاطر ہو تو کچھ کئے جاؤ اللہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے اور اس کا رسول اور مومنین بھی اس سے واقف ہو رہے ہیں اسی قسم کی ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ امام احمد نے کہا کہ ابی اسحاق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نے اچھے عمل کو دیکھ کر خوش نہ ہو جاؤ انتظار کرو کہ اس کا خاتمہ بھی اسی عمل تک پہنچے۔ اس لئے کہ حامل ایک زمانہ طویل تک نیک عمل کر رہا رہتا ہے اور اس تک عمل چم جاتے تو بہت میں داخل ہو جاتے لیکن انہیں اس کے حالات بدل جاتے ہیں اور وہ بے اعمال کرنے لگتا ہے۔ اور ایک بندہ دایا ہو جائے کہ ایک زمانہ تک بے اعمال گزار رہے کہ اگر کسی پر یہ تو روزگ میں چلا جائے لیکن ایک قابلیت ہو جاتی ہے اور وہ نیک عمل کرنے لگتا ہے۔ اللہ جب اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو موت سے پہلے اس کو کئی توہین دے دیتا ہے اور

صحابہ کرام کی مسجد حجاز اور اس کے متعلقہ امور ان بات پر کہ کعبہ کا سب سے بڑا بیڑہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے مدینہ میں قبیلہ خزرج کا ایک آدمی بدعت قمار کا نام تھا اور عام راہ پر یہ رسم جاہلیت میں چھڑی ہو گیا تھا اور اہل کتاب کا علم قمار میں کچھ تھا۔ یہ رسم جاہلیت میں ایک عادت تھی کہ قمار کھیلنے والے قبیلہ میں اس کو بڑی بڑی مدد ملتی تھی۔ جب یہی چٹیلہ بدعت قرآن کریم سے تشریف لائے اور مسلمانوں کا کعبہ کے پاس اجڑا ہوا بنے گا اور اسلام کا کام ہوا۔ اور کھانا اور بڑی لڑائی میں بھی رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غالب رکھا اور وہ سر پر یہ بات بہت تھیں گزری اور غصہ تھا کہ عادت ظاہر کرنے کا کاروبار بدعت سے بھاگ کر نکال دیا۔ اور مشرکین قریش سے جاکر اور یمن، رسول اللہ ﷺ سے جنگ کرنے پر داخل کرنا۔ کعبہ پر آپ کے والد قحیلہ لکھے ہوئے تھے اور ایک امیر کے لئے جس قوم کی تھی میں مسعودی کو جو خمر پہنچا نہ وہاں ملے اس جنگ میں مسلمانوں کا خون نہ ہوا۔ نہ کسی عینک نہ اذیت تو متنبہ ہی سے لے ہے۔ اس فاشی کے دونوں طرف کی صفوں کے درمیان کئی کثرت نمودار کئے تھے جس سے ایک میں دوسرے میں سے بھی فوجیں نکلتی تھیں۔ آپ کا چچا رشتہ بھی ہو گیا ہے کی طرف سے سلسلہ کے چار دلائل آپ کے لئے تھے کہ سر بھی فوجیں نکلتی تھیں۔ کارنگی ہو گیا۔ جو ہم نے شروع جنگ میں اپنی قوم اور اہل کی طرف سے نہ کروائیں اور آپ نے کعبہ کی طرف سے اور انہیں اپنی ہمدردی سے اور ان کی ہمدردی سے انہیں ہمدردی سے کر کے انہیں قحیلہ لکھے کہ نہ ملاقات سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہاں کر کے اس کو نکالیں۔ یہیں اس کی عادت رہی تھی۔ جب وہ یہ لکھا کہ اس میں ہو گیا کہ میرے بھائی کی قوم کو اور چھڑی۔

تھا ﷺ نے اس کے فرمانے سے پہلے اس کو دعوت اسلام کی تھی اور قرآن کی دہائی اسے سنائی تھی انہیں اسلام لانے سے اس نے انکار کیا اور سرکشی اختیار کی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سے بعد اعلان کے تم بہت جلد اپنی اور ہر دین کی موت مر رہا۔ چنانچہ یہ وہ حالت پر کار ہوئی اور یہ بات اس طرح انور یا یہ ہوئی کہ لوگ جب جب امیر سے فرمایا کہ اس سے دیکھو کہ نبی ﷺ کا قہار ہوا اور اس نے اسلام کو چلا دیا۔ چاہے تو وہ ملک امیر قحیل کے ہی کی اس سے ہی طلبہ السلام کے یہ طرف دہائی۔ اس نے وہ دہائی اس نے اپنی امیدیں کا کھانا بنائی انہیں تو یہ قحیلہ کہ پاس خیمہ کر کے اپنی قوم اور ہمیں۔ اس لوگوں کو کہ بھجوانے ملے خلق حق کو لکھ لے کر آ رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ (ﷺ) سے خوب شک نہ ہوئی ان پر غالب آج کل کا اور انہیں اپنی اسلام سے پہلے کی حاجت حالت پر آتا ہے کہ وہاں اس کی فوجیں بھیجا۔ اس کے لئے ہڈی بکھڑے رکھوا۔ میرے حکام اور مرادے نے اس کی رائی کر لی اس کے لئے تو رہا اور اس کے سامنے رکھوا کہ اس کے بعد جب وہ وہاں آئے تو اس کے لئے کہیں کو کھانا کام۔ چنانچہ ان میں انہیں نے مسجد قبا کے قریب ہی ایک اور مسجد بنوائی اس کی قبر بڑی ہی گہرائی پر چار اور رسول اللہ ﷺ کے جوگہ سے لکھے سے پہلے اس کا سرے فارسی بھی ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ اور غصہ سے کہ آپ نے یہاں اپنے بہاری سب میں نماز پڑھے تاکہ اس کی سنت ہو گئے کہ یہ مسجد اہل بدعت کا اور بدعتی گاہ ہے۔ اور آپ کے سر سے یہ بیان کی کہ خیموں اور ان کے حواشی پر مسجد بنائی گئی ہے اور یہی کی اور ان میں جو رہا۔ اور ان کی مسجد میں نہیں جاتے ان کے لئے تمنا کی فوج ہے انہیں نے غنا تو اپنے نبی ﷺ کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بھاجا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں تو اس وقت طرہ چلی ہے جب انہیں دین کے اور اللہ کے چاروں طرف جاتے گا اور جب نبی ﷺ جنگ کا وقت سے فارغ ہوئے مدینہ کی طرف لوگوں کو روانہ ہوئے تھے مسلمان جب ایک دن اس سے جو کہ گزری تو جو ان کے یہ اسلام مسجد خرمی خرمی لے گئے وہ اپنے اور سر انہیں سے وہاں کو غار کو گیا کہ مسجد قبا کے قریب انہیں اور مسجد بنائے سے مسلمان کی جہت میں تو یہ یہاں کے کہ انہیں ان کا قہار اور ہمدردی سے انہیں لکھا ہے۔ وہ مسجد قبا کے جس کی بنیاد والے اور سے توفیق پر پہنچی تھی ہے۔ اس طرح کے بدعتی ﷺ نے اپنے اپنے پہنچنے سے پہلے انہیں لوگوں کو اس مسجد خرمی کی طرف بھیج دیا کہ اس کو مسجد مکرہا جائے جیسا کہ نبی ﷺ نے اپنی پہلی خط نے اس بات کی تصریح میں اس عادت سے روایت کرتے ہوئے کہا

اور سابق صورت مسجد قبا سے تھکتی ہے۔ اس سے حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز پڑھا کر ایک مرد کے قبا سے باز رہو۔ مسجد حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ مسجد قبا کی طرف صبح ہوا کر گئے تھے اور یہاں بھی رسول اللہ ﷺ نے قبا سے ملایا آپ کی سب سے پہلے تعریف آئی بنی عروین خوف سے ہنس گئی اور بہت جلد ہر عقلی سے سمن کی بھی فائدہ اٹھا

اور انھوں نے بالذات ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی ہے ﴿وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ يُحْفَظُونَ﴾ آپ نے فرمایا کہ اپنی سے عبادت کرتے تھے۔ چنانچہ نبی تعریف میں یہ آیت اتری ہے۔ اہل عروین سے مروی ہے کہ جب حجاز کو ملا آیت اتری تو آپ عروین سے ملے کہ پس پچھو اور پچھو کہ عروین کو کون سی عبادت ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے جس کی تعریف کی ہے تو عروین کی بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں سے جب کوئی مرد عروین عبادت سے قدرنا ہوتے ہیں تو ان سے اپنے احوال ہماری کو بھی طرح طرح سے پچھنے میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس بات سے ملامت کرنے سے جان لیوا ہے کہ نبی ﷺ مسجد قبا کی تعریف لے لے اور کہا کہ عبادت کے لئے تمہاری عبادت کی تہہ چاک لے کر آئے تھے۔ اس لئے اللہ میں تعریف کی ہے اور عروین کو نبی ﷺ نے عبادت سے ملامت لے لے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تو اس کے سوا کوئی تعریف نہیں کر سکتے ہیں۔ عروین سے قدرنا ہونے کے بعد اپنی سے دوسرے میں پچھنے میں نبی ﷺ نے فرمایا تعریف کرنا ہے۔

اسی تزییر نے اپنی کتاب حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عروین سے مل کر پچھنے میں عروین کی عبادت کی تعریف اللہ پاک نے کی ہے اور کہا کہ اللہ ہم سے کہنے میں اپنی مقبول کرتے ہیں۔ اہل عروین نے کہا کہ آیت ﴿وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ يُحْفَظُونَ﴾ واللہ یحفظکم واللہ یحفظکم کے بارے میں دو عبادت کے بعد پانی سے دوسرے اور ان کی شان میں ہے۔

نام احمد بن حنبلؒ (یار شانہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد قبا میں آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عبادت کی بہت تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ تمہارا حجاز رسول اللہ ﷺ نے مجھے آیت میں پانی سے عبادت کے دکھائے ہیں اس میں ایک مرد کی عبادت میں سلام ہے جو اہل قبا سے آئے تھے۔ حدیث میں ہے کہ عروین کے اندر نماز مسجد نبویؐ ہے مگر اس مسجد سے جس کے لئے کہا گیا کہ تقویٰ پر اس کی بنیاد اٹھی ہوئی ہے اور یہ صحیح بات ہے اس آیت میں کوئی حقاقت نہیں ہے کہ جب قبا کی عبادت میں ایسا یوم سے عروین تقویٰ سے جو عروین اپنی مسجد نبویؐ کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی چاہے ہی لئے نام احمد بن حنبلؒ نے اپنی سند میں بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مسجد تقویٰ کا ماسخ مٹا دے وہ میری یا مسجد سے

نام احمد نے پھر (اسناد) روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں دو آدمیوں نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ اس شخصیت دان مسجد کو کسی ہے؟ تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد نبویؐ سے جدا دوسرے نے کہا کہ وہ مسجد قبا سے جدا ہونے کی وجہ سے تعین کرنا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کسی میری مسجد مراد ہے۔

نام احمد نے پھر (اسناد) روایت کی کہ دو آدمی اس خصوصیت (الی مسجد کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے ایک مسجد قبا کو اور دوسرا مسجد نبویؐ کو بتا رہا تھا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسجد تقویٰ یا مسجد ہے۔

پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے اسی شخص کی دوسری بات پچھنے میں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے جو چاہا۔ قرآن نے اپنے آپ سے مسجد تقویٰ کے بارے میں کہا کہ ﴿وَمَا تَكُنْ﴾ اسے پھر حضرت ﷺ نے اس کو یاد کیا اور پچھلانی اللہ اس پر تقویٰ کو کسی ہے کہ تو آپ نے معلوم کیا کہ تقویٰ میں سے اٹھائیں اور انھیں دیکھیں کہ کون کون سا مسجد ہے۔ اس وقت آپ مسجد کے گھر میں پہنچے جہاں کی پجہ کر رہے تھے تعریف فرماتے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اس کو محمد نے (اسناد) عید سے روایت کیا ہے کہ خلف و زمان کی ایک جماعت اس بات کی تائید ہے کہ وہ مسجد نبویؐ ہے اور عروین غائب اور عید نہ میں قرآن سے کسی میں روایت ہے اور یہ مفسر حضرت انسؓ کے بعد آیت پاک

کے علم بردار ہوتے ہیں۔ اسی نے فرمایا ہر مرد کہنے کے سامعین کو خوشخبری دے دو کیونکہ یہ ان اللہ دونوں باتوں کے اجتماع کا نام ہے اور یہی طریق کی سعادت قوی کو حاصل ہے۔ جو ان دونوں باتوں سے متصف ہو۔ سیاحت سے میرا مراد ہے

سفیان ثوریؒ بیان کرتے ہیں کہ **﴿ سَابِغُونُ ﴾** کے معنی **﴿ صَابِغُونَ ﴾** ہیں۔ ان میں سے کئی کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے قرآن میں یہاں تک سیاحت کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں میرام کی مراد ہے۔ شواہک بھی یہی کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس کی سیاحت سے مدینہ کے دروازے دیکھا۔ کباب مسجد، معادہ، عبد الرحمن شواہک اور سفیان بن عیینہ سب یہی خیال رکھتے ہیں کہ **﴿ سَابِغُونُ ﴾** سے مراد دروازہ ہیں۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ سابعون سے مدینہ کے دروازہ مراد ہیں۔ ابو عمرو البصریؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ ایک مرقع حدیث میں بھی یہی وارد ہے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **﴿ سَابِغُونُ ﴾** دروازہ لوگوں کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث سو قوسنیاہ تک ہے۔ عیینہ بن مسیر کہتے ہیں کہ سال کرنے پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”سامعین“ کہتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے اور صحیح حدیث ہے۔ ہر ایسا بھی کہا گیا ہے کہ سیاحت سے بہار مراد ہے۔ ابو داؤد نے اپنی کتاب مستحب میں ابو امامہؓ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سیاحت کی اپنا رستہ دیتے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کی سیاحت جہاد کی شکل اللہ ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سیاحت کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے جہاد کی شکل اللہ کو اور اللہ کی راہ میں ہر کھیر، ہر جانے والے کے لیے سیاحت، بیابان، تحرر کا خیال ہے کہ اس سے علم کے طالبین مراد ہیں اور عبد الرحمن بن زیدؒ نے کہا ہے کہ یہاں مراد ہیں۔ یہ دونوں باتیں انہی اہل علم سے مروی ہیں۔ یہ اہل علم بھی کہ یہاں سیاحت سے مراد مضموم غنیمت ہے جو بعض عامہ و راہب غنیمت کے لوگ سمجھتے ہوئے ہیں کہ اس سے مجرد غنیمت مراد ہے۔ ہم میں مراد ہیں اور لوگ مراد ہیں جو یہاں سے مراد ہیں اور انگوٹھا بھرنے رہتے ہیں اور ہستی سے بھگتے رہتے ہیں اس لیے کہ یہاں کا مشروح غنیمت ہے۔ اس جہت کا زمانہ ہو جو دین میں زعم و ایمان ہو کہ تو یہ حدیث صحیح بخاری میں ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غزیرہ دونوں آئینہ لایا جب کہ کسی کا بھرنے والی اس کی بکریوں کی۔ جن کو وہ بہار میں اور بادشاہی کا ہوں میں مانگے سے پھر کا ہو گا اور فتوے سے بچنے کے لیے اپنے دین کو جانے کا ہو گا۔ **﴿ صَابِغُونُ ﴾** انفس و اولاد کے لیے نہ کی علامت پر قائم رہنے والے لوگ مراد ہیں۔ وہ حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ فرما اعلیٰ کو انہما اپنے دے والے اور انہما انہما پر قائم رہنے والے لوگ مراد ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحَيْدِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِابْنِهِ وَإِلَّا
عَنْ مَوْعِدٍ وَوَعَدَهُمَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلنَّبِيِّ تَرَكَا مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

وہ جو کہ اور دوسرے مسلمانوں کو جہاد میں کہ شریکین کے لیے غفلت کی دعا نہیں فرمادے اور ان کی باتوں کو مر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دور کی ہیں اور اب اہل علم و اسلام کا اپنے آپ کے لیے دعا ہے حضرت عائشہؓ نے صرف اس سے کہ وہ اپنے غنیمتوں سے ان سے وعدہ کر لیا تھا پھر جب ان کی بات ظاہر ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو انہی سے غصے سے قطع ہو گئے۔ ان کی اور انہما علیہ السلام سے رحم و رحمت ان اہل علم و ایمان سے۔

شرک نہیں کے لئے دوسرے معفرت کی مناسبت۔ منہ نامہ میں اس سبب سے روایت ہے کہ ابو طالب جب مشرک رہتے تھے تو ان کے پاس ابو جہل اور عبداللہ بن ابی اسبہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ابو طالب سے فرمایا کہ اسے چاہیے کہ آپ کو لا الہ الا اللہ کہہ دیتے ہیں اس کی نکل لائی کہ اسے کہہ دے کہ اسے آپ کی معفرت کے لئے جنت میں کہیں گے۔ تو ابو جہل اور ابو عبداللہ بن ابی اسبہ نے کہا کہ اب ابو طالب یہ قسمت عبدالمصعب سے روگردانی کر دے؟ تو ابو طالب نے کہا کہ میں واقعی ملت عبدالمطہ پر ہیں دونوں۔ تو جی چٹکتے نے فرمایا کہ میں ہی وقت تک آپ کی معفرت نہ دے گا یہاں تک کہ اللہ مجھے سزا کر دے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی کہ عاقلان یلمزہم (پھر انہی کی روایاں وہاں کہیں لاکھتی ہیں کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں) تا آخر۔ اور یہ آیت بھی اسی سے متصل نازل ہوئی کہ لا تھدی من الغضبان (مجھے تمہیں گمراہ نہ کر دے) اور یہ آیت بھی اسی سے متصل نازل ہوئی کہ جس کو چاہتے ہو اسے کہتے۔

اس سے مراد ہے کہ میں نے اپنے نبی کو دیکھا کہ وہ اپنے مشرک والدین کے لئے معفرت کی دعا کر رہا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ مشرکوں کے لئے تم استغفار کر رہے ہو۔ تو اس نے کہا کہ یہاں ابو طالب السلام نے اپنے مشرک باپ کے لئے استغفار نہیں کیا تھا؟ میں نے یہ واقعہ بھی بیان کیا ہے اور کیا چنانچہ منہ نامہ میں یہ آیت نازل ہوئی

﴿لَا يَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ آبَائِكُمْ﴾ (پھر تمہیں شب ابائکم کے باپ مر گئے) کے الفاظ بھی لکھے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ الفاظ مسفرین نے خود کیسے پاس آتے ہیں یا وہ اپنے منہ نامہ میں یہ الفاظ شامل تھے۔ میں جتنا جانتا ہوں کہ ثابت ہے کہ یہ الفاظ خود ہی کہے۔

منہ نامہ میں ہے کہ یہ روایت ہے کہ ایک نبی کی معفرت کے ساتھ تھے اور میں نے کہا کہ ایک جگہ آئے اور ہم تقریباً ایک ہزار سو تھے۔ آپ نے میرا اور کچھ دوسرے پھر مدنی طرف متوجہ ہائے ہم نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے "نور" رہے ہیں۔ عمر بن خطابؓ آپ کے پاس آئے اور انہی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ نے قرآن آپ کو دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے درخواست کی تھی کہ میری زبان کے لئے استفادہ کی گئی اجازت اسے نہیں اللہ بخان نے اسے اجازت نہیں دی تو میں نے اسے خلاف میں یہ خبر دی کہ وہ انہی کی انہیں اللہ خود ہو گئیں میں نے کہیں میں تم کو میں ہاتھ سے ملے کیا تھا؟ زیادہ تر قورسے "قرآن" اب خود کی اجازت کہتے ہو۔ اس غرض سے کہ وہ سننا چاہتے تھے کہ کوئی سوچا کہ آپ سے اور غم غلیظوں کی طرف مائل ہونے کو میں نے قرآن کا وقت میں سے زیادہ اہم سمجھا کہ یہ قرآن اب چاہے ہوتا تھا اور یہ توجہ دکر کہہ۔ اور یہ توں سے پہلے کہ یہ میں میری معرفت تھی "اب چاہے جس وقت سے ہو لیکن کوئی نشہ وہی خیر نہ ہو۔ یہ وہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ جب کے کی طرف آنے لے تو وہاں ایک قبر کے پاس پہنچے اور قبر کو خطاب فرما کر میں نے فرمایا کہ اللہ کے لئے ہے کہ میں نے آپ کی معرفت دیکھی ہے "تو آپ فرماتے گئے کہ میں نے اپنی ماں کی قبر کی اجازت کی اجازت اللہ سے صوب کی تھی تو مجھے اجازت مل گئی۔ پھر میں نے استفادہ اس کی اجازت پر ہی تو مجھے اجازت نہیں ملی۔ آپ اسی روز اتار دئے کہ ابھی اتار نہیں دئے تھے۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہی نے نبی ﷺ کو مدینہ کی طرف نکل کر دے ہوئے ہم بھی قہ کے پیچھے ہو گئے۔ آپ ایک قبر کے پاس پہنچے پھر بہت دیر تک اجازت میں رہے پھر آپ رونے لگے۔ قہ کو دیکھ کر ہم بھی رونے لگے۔ اب عمر بن خطابؓ آپ کی طرف گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لا کھو اور نہیں دیا اور پھر ہم تینوں دئے؟ ہم نے کہا کہ آپ کا وہاں دیکھ کر میں بھی رونا آگیا۔ کہنے لگے کہ قبر یہاں میں بیٹھ تھا۔ قہ کی قبر ہے۔ میں نے اس قبر کی زیارت کی اجازت اللہ سے چاہی تھی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔ اس حدیث کو ایک دوسری طرح کی بیان کیا ہے۔ پھر حدیث ابن مسعودؓ میں تقریباً یہی ہے لیکن اس میں اور یہ بھی

ابن عباسؓ: "میں نے قہقہے کے بارے میں عرض کی ہے کہ لوگ اپنے اسواق کے لئے استفادہ فرماتے تھے، تو استفادہ ادا کر کے ان کے لئے مال کوئی بھی، چنانچہ لوگ اس کا ہوا۔" استفادہ سے باز آگئے تھیں مسلمان اپنے زائد و شتر تینوں کے لئے دھامے مغفرت کرنے سے نہیں روکے گئے تھے۔

[illegible][illegible][illegible]

سید بن جبیر سے مروی ہے کہ قیامت کے روز ابراہیمؑ جب پے لیس کے کتان سے دست بردار ہیں گے۔ باب
ہر عیسیٰ اور چریحین کو عذاب کے کانٹے اور ہر یمنی نے تیری نہیں تھی لیکن آج ہر اہل خلاف نے کہا کہ تو راہبر نہیں تھے اب
اب انہی نے مجھے سے اور انہیں کیا بات کی قیامت نے اور مجھے سزا دے کہے جا سکتے تھے، اور اس روایت سے یہ ظہور کہ کوئی رسوائی
ہو گئی ہے۔ (ابو جابر) کان کر پیچیدہ پلٹ کر کہہ رہا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک علم جو ان جوار حضرت ابراہیمؑ سے ایک جگہ فعل میں مستلزم ہے
میں کی ہائیں کھینچ کر اور ان کی طرف سے جاری ہوتے۔

قوله تعالى ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْقَائِمَ﴾۔ اہل "سعود" تھے ہیں کہ اوفہ کے معنی میں بہت دیر وادی کر کے ۱۱۔ اہل لہاء سے مروی ہے کہ انہی نے اپنے ہوتے اپنے کہ ایک آدمی کے لئے چھاپا، یہ مولیٰ علیہ السلام کے ایک ساتھی ہیں، انہی نے بہت تضرع کر کے ۱۲۔ اہل "سعود" کے لئے کہ معنی یہ تھا کہ انہی نے اپنے ساتھیوں کے لئے معنی میں تھے ہیں۔ یہی

ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو قلم قرآن سے جب کہ اس نے تم کو دانی سے عجب دانت کی توفیق دے دی اور اللہ کو رسول پر ایمان لانے کی عمت عظمیٰ جس کی تم کو نصیحت سے رکاب دیا اور تم سے ہزارے لیکن تمہاری اے کہ وہاں نصیحت کی کرامت اور ممانعت بیان فرمائے اور ان نصیحت کی طرف جھک چو۔" لہٰذا تمہیں ظلال و کمرانی کا حکم ملے اس لئے کہ طاقت و مصیبت تو اس سے نکل کر کے جس شخص پر ایمان لے لیا وہاں ہر روز نماز پڑھا تو اس کی عظمیٰ انجام دے سے حلق مطلق و حسن کے اور کتاب سے ماحول کہ علی نہیں تھے۔ اللہ کا یہ قول کہ اللہ کے اللہ کے زندہ کی کہ تاج اور ہر آگاہ ہے یہ اللہ کی طرف سے اپنے مومن بندوں کے لئے شریکین اور کلام سے قلب کی قریش ہے اور یہ کہ اللہ کی دعا کا پھر وہ رکھنا چاہئے اور اللہ کے دشمنوں سے اور انھیں چاہئے کہ انھوں نے اللہ کو چھوڑا تو پھر ان کا کوئی دلی ہے نہ دعا۔

تیسرے مقام سے روای ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم وہ سنتے ہو جو میں سنتے ہوں ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو کہہ نہیں سکتے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں آسمان کا جو ملائکہ بیان ہو اور جو میں بیان ہو اور کہیں نہ چرچائے آسمان میں یا اللہ پر کہ تمہی تو نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ جبرائیل میں موجود ہو۔ کتب اللہ میں کہ جس کے رسول کی نوک برابر علی کوئی جگہ زمین میں ایسا نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ کی تسبیح میں مصروف نہ ہو اور آسمان سے فرشتے ارات زمین سے وہاں تھوڑا دیکھیں ہیں اور عرش کے حامل فرشتوں کے لئے سے ساقی تک کی مسافت ایک سویر کی مسافت ہے۔

لَقَدْ كَلَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُفْجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ
الْعُسْرِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَرِيءُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْكُمْ لَنْ تُكَابِعُوا عَلَيْهِمْ إِنَّهُ يَهْدِيهِمْ وَهُوَ

الرَّحِيمُ

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر قلم فرمایا اور انصار کے حال پر بھی انھوں نے ایسی عقل کے اہل خبر (اللہ) کا سامنا کیا اور اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں جگہ ڈال دی جہاں تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر قلم فرمایا۔ بلاشبہ اللہ خالق ان سب پر بہت ہی شفیق سران ہے۔

جنگ تبوک ایک مشکل ترین سفر: غار و غیرہ سے جان کی بات کہ یہ آیت خود تو کہ سے حلق ہے یعنی ایک ایک ہر فرد تبوک کے لئے کھلے تو یہی سخت گرمی تھی سال قحط و تھوڑی اور زار و کی سخت تھی حتیٰ "قحط" کہتے ہیں کہ جنگ تبوک کے لئے سب جمل کمر سے ہوئے تو یہی سخت گرمی تھی اور یہی جگہ ہے کہ کسی سخت مہینے میں جہاں کو تھیں "مئی" کہ کہا جاتا ہے کہ ایک گھوڑے اور عرس کے لئے آدھریں میں پانت راجا تھا۔ گھوڑے دست بہ دست جو ملتی جاتی ایک اس کو تھوڑا سا چھوڑی لی لینا پھر در راجہ سوار پانی کی کرکلی حاصل کر لیں۔ پھر اللہ نے ان کی سبلی غزوہ سے دو ایسی ۱۱۔ محمد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ سے عہد مکی کی کیفیت یہ تھی کہ تو کیا کہ ہم جنگ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ سخت موسم گرما تھا۔ ہم نے ایک جگہ قیام کیا وہاں انکا زور سے تھکی سے ہمیں سہا پہا کہ ہم نے گھبرا کر لیا کہ دارم ہی عقل جیسے گا۔ اگر کوئی تو ایسی بانی کی حالت میں جاتا تو وہ ہمیں کر لیا کہ وہاں جو نے سے پہلے اس کو ۱۲۔ آجائے گی۔ لوگ انہوں کو ان کے گھروں کے حدود میں ایک مقام پر پہنچے ہوئے پانی کا ذخیرہ بھیج رہا ہے اس کو نکال لئے پورے لیئے اور جہاں کہہ حصہ اپنے جگر پہنچے۔ خواہ کہ مریضیؓ نے کیا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا ہے یہاں سے لئے اعافہ اپنے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم یہاں چاہے ہو "مہدی"۔

نے عرض کی۔ اے۔ تو آپ نے، چہ لوں ہاتھ دے گا کہ اے اللہ! وہی دعا قسم بھی نہیں ہوئی تھی کہ ہول چاگے ہو سوسلہ دھار بادشہ ہونے لگی۔ آخر تو وہی دہرہ بدی ہوئی۔ غم کیا۔ لوگوں نے اپنے رتن بھر لئے۔ اب ہم لشکر کے پانے سے ابھرنے لگے تو دیکھا کہ چھاؤں سے آگے نکلی پانی نہیں رہا ہے۔

ایک جرم فوراً تھی کہ لفظ قاتلہ کہہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس آیت میں صرۃ سے مراد نذر زور وادار پانی کی تھی یا اس ہے۔ کہ بین بطنہ ما کاذا کہ یعنی اس کے بعد کہ ان کے دل بہ گمان اور شک سے بڑھے ہوئے تھے۔ حق سے بڑھے گئے تھے۔ جو مشقت اور شدت و مصیبت کہ اس طرح میں پڑی اس سے لوگوں کے دل بدین رسول اللہ سے شک میں پڑ گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان پر وہ جرم اپنی طرف رجوع ہونے کی توفیق بخشی اور انہیں علی بن ابی طالب کی عزت عطا فرمائی۔ وہ تو بدامیران اور دشمن ہے۔

وَعَلَى الْكَلْبَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا عَلَى إِذَا ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْهَارُ وَظَنُوا أَنْ لَا يَلْجَأُ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيُتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

اور جو شخصوں کے حال پر بھی جن کا حال ملوث ہو کر نہ کیا تھا یہاں تک کہ سب دامن باندھا ہی فرمائی کہ ان پر بھی کر کے لے اور وہ فرمائی ہوتا ہے کہ آگے وراخروں نے سوچا کہ اللہ سے نہیں بھاگ سکیں لیکن پھر ان کے کہ کسی کی طرف۔ عرض کیا جائے گا ان کے حال پر خود فرمائی کہ کہہ آئندہ اگر جس کو اللہ تعالیٰ جیت کر نہ فرمائے اسلئے اسے رحم والے ہیں۔ اسے ایمان اور عطا فرمائی سے اور وہاں بھگن کے ساتھ رہو۔

پچھے رہنے والے نہیں مخلص مسلمانوں کی توفیق کا ساتھ۔ ان کی کسبت سے مراد یہ ہے کہ خود جو تک میں اپنے شریک نہ ہونے کی واسطی اور حضرت ﷺ کا ساتھ نہ دینے کا ساتھ کسبت بن جائے۔ اس پر ان کہتے ہیں کہ میں خود جو تک کے ساتھ کسی جنگ میں حضرت ﷺ کی معیت سے عزم نہیں رہا۔ البتہ جنگ ورمی بھی میں شرکت سے ہاری تھا۔ لیکن ان شرکت کرنے والوں پر کوئی عتاب نہیں ہوا تھا۔ البتہ یہ بھی کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت فرمیں گے ایک کالہ کی خاطر دینے سے بھر گئے تھے۔ وہاں حسب نظر اچھی اللہ کے دشمنوں سے تصادم ہو گیا کوئی قرار دیا۔ بھی نہیں تھی۔ میں لڑنا اچھے میں نبی ﷺ کے ساتھ تھاب کہ تمام پر ہم نے جان ادا کرنا اور نہ سے لے توفیق ملتا ہے میں حضور کی فرمائش سے بھی نہیں باندھا۔ چھ کرچہ بدی کی شہرت اور آواز ہو گیا میں بہت زیادہ ہے۔ ب خود جو تک میں حضرت ﷺ کے ساتھ شرکت سے عزم رہنے کا ہر اہم ہے کہ جس زمانہ میں میں شرکت نہ کر کے پچھے رہ گیا اس وقت میں انتہائی خوشی نہ لے سکتا ہوں۔

اس سے پہلے دو سارا میں میر سے ہی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس جنگ میں تو وہ سارا میں بھی رکھ سکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ کا ہوا فرماتے تو تمام طوطا اس جہز کو چیلنے نہ دیتے۔ سب یہ جنگ ہوئی ہے تو ہر ایک نے کئی کالہ تھا۔ وہ دروازہ جنگوں کا سطر و قش تھا۔ کثیر لشکر و آدمی سے سامنا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے اسرار میں مسلمانوں کو آزاد کیا تھا کہ جس عرصہ میں چاہیں دشمن کے مقابلے کی تیاری کر لیں اور اپنا رہا۔ مسلمانوں پر ظاہر فرمائی تھا کہ مسلمان اس حضرت ﷺ کے رسول کو کثیر لشکر و آدمی سے نہ درج و جزا نہ دیکھتے تھے۔ کسبت کہتے ہیں کہ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے کہ جن کی غیر معاشری کا حضرت ﷺ کو علم ہو سکتا ہو لیکن تھا

نی اسصیت کا کہتے کر رک گیا۔ صبح کی نماز پڑھنے سے بعد رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دیا کہ کہہنے سے یہ بچہ ان کی توبہ قبول کر لیا ہے۔
 وہ بھی غمگین رہنے کے لئے وہاں سے اٹھ کر اپنے پاس بھی گئے اور یہاں بھی ایک سراج ٹھوڑا سا لگا ہوا تھا لیکن پھاٹیچ
 چکر آ کر اپنے اکلایا کا کامیاب دم کے بدلے دیکھ کر غمگین ہو کر کہہ کرے کہ ان کی توبہ قبول ہوئی ہے۔ پتا چلے کہ جب وہ
 بعض لمحہ سے ملائی کی آواز میں سے غمی خواں غمگین رہنے کے لئے میرا پٹے پڑے گا۔ ارہم سے اسے پتہ چلے گا۔ وہ میرے
 پاس اس وقت اور ایڑی لٹک کر تھا۔ میں نے اپنے لئے مستند کپڑے لگا دیئے۔ میں حضور اہم ﷺ کے پاس جانے کے لئے اٹھا۔
 گا۔ لوگ کچھ سے اور میں جوتی و حرقی بننے اور کچھ سہاگہ دار بنے ہوتے۔ میں مسجد میں غمی خواں ہو کر آئی ﷺ کو کہوں گا۔ میں اپنے
 ہوتے تھے۔ کچھ دیکھتے ہی غمی خواں میرے اندر چلے گئے۔ کچھ سے بعد کہہ کرے کہ ہاں وہی صاحبزادی جس سے کسی نے ان سے سوایہ
 اہم نہیں یہ خدا کب نے ملا کہ اس علم میں اس غمی خواہ کو جس نیک میں سے رسول اللہ ﷺ کو کامیاب نیک آپ کا چہرہ غمی
 سے چمک اٹھا کہنے لگے غمی خواہ صاحب سے فریاد ہوئے کہ غمی خواہ کی توبہ قبول ہوئی ہے۔ پتہ چلے کہ جب وہ میرے
 طرف سے ہے۔ اللہ کی طرف سے ہونے کے اللہ کی طرف سے نبی ﷺ جب غمی خواہ نے آپ کا چہرہ چمک اٹھا تو حق تعالیٰ جانے
 کا ٹکڑا ہے اور آپ کی خوشنودی آپ کے چہرے سے ظاہر ہو جاتی۔ میں نے حضرت ﷺ سے عرض کی کہ رسول اللہ امیری توبہ توبہ
 کیا ہو کر آتے ہوئی جانے کہ میں اپنے بار اہل ایمان اللہ اور رسول اللہ کی طرف میں خداوں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا میں نہیں دیکھ سکتا۔
 کچھ صدمہ کر دیا کی ہجر صورت ہے جس سے کہیں میرے جو صدمہ کچھ مٹا دیا میں اپنے لئے کچھ لکھتوں اور رسول اللہ امیری
 یہ کہوں گے کہ آپ اللہ سے کچھ نکالتے ہیں اللہ کی قسم میں نے آپ سے نہ دیکھا۔ حضرت ﷺ سے راستہ دینی کا ذکر کر رہا تھا کہ ہمت
 نہیں رہا اللہ سے راستہ کے اور کچھ بھی کہہ کرے ہمت نہ ملے۔

تو اللہ تعالیٰ ﷻ لفظ لان اللہ ﷻ کہ وہ ان افراد کے بارے میں تعبیر کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے اس صدمہ قبول کر
 لیا ہے اللہ کی اس توبہ بڑی نعمت تھی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس نے کچھ سے حضرت ﷺ کے سامنے جی کی توبہ قبول فرمائی۔ اس
 بھی ایسا ہی ملا کہ جو صاحب کا حضرت ﷺ نے سامنے دوسرے صدمہ صدمہ ہونے والے آخرت کی زندگی کے جانے کے جانے کے۔
 ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ پاک درخشاں ہے کہ سنبخلون مالہ اللہم ﷻ کہ جسے جب قرآن پکارتا ہے انہی ہوتے تو نہیں کہ نہ
 کہ یہ لوگ تم سے ہوتے ہیں تاکہ تم ان سے اعراض کر جاؤ اپنی احوال کر کہ ان سے دل پاک ہیں ان کے لئے اللہ درخش ہے کیونکہ انہوں
 نے کسی ایسا قسم نہیں کہتے ہیں تاکہ تم کو غمی خواں نہ ہو۔ انہوں نے اللہ کا ذکر کر رکھا تھا کہ انہوں نے اللہ کو جانے کے۔
 راستہ نہ ہو گا۔

یہ ثابت ہونے کے بعد کہ جب کہتے ہیں کہ ہم جن لوگوں کے سامنے ہیں انہوں سے بیچے اہل ان کیا تھا جن لوگوں سے کہہ جوں
 نہیں کہانی میں اور حضرت ﷺ کو یہ علم تھا کہ ان کی ہمت قبول کر لینی پڑی تھی اور ان کے لئے مستند بھی کیا تھا پھر وہاں
 حضرت ﷺ نے روک دیا تھا جن کی اللہ نے یہ اہم ہزل فرمائی وہ علی اللہ البیہ خلقوا ﷻ یہ اس بیچے زائل رہا اس۔
 مراد وہ بیچہ زائل رہا ہے نہ یہ کہ مراد کہ جب سے بیچے ان کے لئے تھے۔ یہی حدیث ہے کہ وہ ثابت ہے۔ یہ مستند ہے۔
 بخاری اور مسلم نے بھی حدیث بڑی سے اس طرح روایت کی ہے۔ یہ حدیث اس میں دو اس حدیث کی تفسیر آ رہی ہے۔ علی میں
 سے تفسیر صاحب نے اس طرح تفسیر کی ہے چنانچہ ہمارے اہل عبد اللہ ﷻ کہ انہی اس آیت سے مستثنیٰ ہیں قول ہے کہ یہ کچھ ہی اللہ اور
 ہاں ان میں سے اور مراد وہی ہے کہ ان میں سے وہی ہیں۔ یہ حدیث اس میں دو اس حدیث کی تفسیر آ رہی ہے۔ یہ حدیث اس میں دو اس حدیث کی تفسیر آ رہی ہے۔
 انہوں نے کہ ہے اور مسلم میں اس طرح لکھا ہے۔ لیکن بعض نسخوں میں مراد وہی ہے کہ بخاری میں مراد وہی ہے کہ بخاری میں مراد وہی ہے۔

میں بھی ہے اور وہ کہہ گیا ہے کہ وہ سب وہاں بد میں شریک تھے یہ نہ تو کسی عقلی گتھی کی ہے اس لئے کہ ان تینوں میں سے کوئی بھی شریک ضرور ہے نہ تو اللہ و علم۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی کشاکش کا ذکر فرمایا جس میں انھوں نے مسلمانوں کے باپکوت سے بیعتاں دیں تو اسے خود ان کی جائیں اور ان کی دنیاؤں پر شک ہو گئی تھی۔ ہاں آج ہر ایک ان کا کہہ گا کہ نہ تو کسی گتھی میں کچھ نہیں تھا کہ کیا کریں؟ سو اس کے کہہ کر ہیں اور اپنی ذلت و انحطاط پر افسوس ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ کے سامنے کیا کہنے کے سبب اور کئی بار چیں نہ کرنے کے جب اللہ نے ان پر کشاکش فرمائی اور کہہ کر مرید انھیں بھانے لگا، جسے کہہ وہ ان کی تو یہ قبول فرمائی۔ اس لئے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِفْظَكُمْ وَكُلُوا وَامْنَعُوا الصَّدَاقَ مِنْ بَيْنِكُمْ** یعنی اے ایمان والو! کھانا کھاؤ اور دینا نہ کرو۔ اور جو تمہارے ساتھ ہے اسے سسودا سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ فلاں کو فلاں کو دیکھو کہ کئی عقلی گتھی ہے اور کئی جنت تک پہنچی ہے۔ جو تو ہی کچھ بول رہا ہے وہ اللہ کے دفت میں سچا کھانا کھا رہا ہے۔ جنت سے اہل دار و دیور۔ جنت فعل اور کھانا کھانے کا ہے اور کھانا کھانا کھانا کھا رہا ہے اور وہی جب جنت ہی جنت کھا رہا ہے تو اسے جنت سے روکنا ہے۔ یہ حدیث بخاری میں مسلم میں اور ہے۔ اور اس سسودا سے مروی ہے کہ جنت خلدی کی ہے جہاں پر بول سکتے ہیں نہ مل گئی ہے اور یہ چاہیے ہو تو چھو **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِفْظَكُمْ وَكُلُوا وَامْنَعُوا الصَّدَاقَ مِنْ بَيْنِكُمْ** بھرا کر کھانا کھاؤ جو کچھ سکتے ہو کہ کوئی بھی اس خیر سے مسئلہ ہو نہ سکتا ہے۔ بعد اللہ میں عرض کرتے ہیں کہ میں اللہ سے مروی ہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِفْظَكُمْ** اور ان کے صحاب ہیں۔ لہذا کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ اور عمرؓ و حذیفہؓ۔ میں مروی کہتے ہیں کہ تم صحابہؓ کے ساتھ ہو رہا ہے جو تو دیکھو یہ ہر اختیار کرو اور لوگوں سے میں جمل تم۔

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَفُوا عَن رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يُرْعَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْيِهِ ذَلِكَ لَهُمْ لِأَيُّسِيَهُمْ ظُلْمًا وَلَا نَصَبًا وَلَا مَنَصَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَتَوَكَّنَ مَوْطَأًا يُحِيطُ بِالْكَافَرِ وَلَا يَتَأَلَوْنَ مِنْ عَذَابٍ نِّدًا إِلَّا كَتَبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

مدینہ کے رہنے والوں اور مدینہ پہنچی ہوئے کے گرد چلنے والوں میں اہل مدینہ کو یہ نہ تھا کہ رسول اللہ کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے غرر سمجھیں یا اس سب سے کہ گمان ہے کہ وہ میں نہیں لگے اور جو مدینہ کے چلنے والے جو مدینہ میں آئے اور چلائے ہو ان کے لئے موجب قہر ہو جو اور انھوں کی جو کوئی نہ دیں سب ان کے ہم ایک ایک ایک کام سمجھا رہے تھے تو انی ظلمیں کا جوت بائیں کرتے

رسول کا ساتھ دینے والوں کی حدیث پیچھے رہنے والوں کی نہ تھی۔ لہذا کہ ہمیں اس حدیث کے جو عرب قبائل شریعت پر اسے ہارے تھے اور جو شخصیت جگہ کہ اپنی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِفْظَكُمْ** کو پہنچی تھی ان میں بعد وہی اور مشاک خلی کے بجائے آرام علی اختیار کی تھی ان پرانہ پاک خطاب فرمایا ہے کہ انھوں نے جو اپنے کو کھانا کھا رہا تھا انھوں نے نہ تو کسی تکلیف اٹھائی نہ وہی و غلبہ پہچان ہو کہ سے سب سے چاہا۔ اس موقع میں آئے کہ کافروں کو خوف دہا کر دیں اور نہ کافروں کی غلبہ اور ظفر کا شرف حاصل کیا۔ لیکن انھوں نے یہ غلبہ نہیں سمجھا۔ اس لئے کہ وہ عمل ذاتی کی بجائے جس حدیث اور جو یہ جس جس میں لے لے لے ایسے نیک کاروں کے اور کہ کئی غلطی نہ ہوئے۔ لہذا کہ ہمیں کہ فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِفْظَكُمْ** اور نہ انھیں منہ انھیں منہ

وَلَا يَفْقَهُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِياً إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠﴾

[illegible]

وَلَمَّا نَزَّلْنَا سُورَةَ فَهَمُّهُمْ مَنِ يَقُولُ أَلَمْ نَكُنْ رَافِقَهُ هَذِهِ آيَاتُنَا فَأَنظِرُوا الَّذِينَ
أَمَّا أَفْرَادُهُمْ إِنَّمَا هُمْ يُسْتَبَشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
فَرَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ۝

اور جب کوئی سورت ہزل کی جاتی ہے تو اعلیٰ مرتبہ کے شخص کے لیے جس کی اس سورت نے غرض سے کسی کے ایمان میں ترقی کی، یا جو کوئی جو خدا میں اسی سورت نے ان کے ایمان میں ترقی کی ہے اور وہ غرض ہے کہ پتہ لائے کہ ان کے دلوں میں قدرت پر اس سورت نے ان میں اتنا ہی اتنا ہی لگائی ہے ساتھ اور ان کی یہ دعا، یا اور دعا صرف کوئی نہیں کرے۔

و بنامی زندہ کی پر فریقت گزارا کا انعام جو مشق کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور کرتے ہیں اور ملاقات انہی کو اور
 بھی بخیر انہیں صرف حیات دہائی کے واسطہ میں اور ایسا وہاں کے لغوی غرض ہیں ' ان آیت میں یہ انہیں سے متعلق خبر
 دی گئی ہے سنہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کاروں نے حیات دینی کو تو راستہ دینے میں کوہر نکھایا اور بھروسہ ہے کہ راضی
 بھی ہو گئے وہ اللہ کی امانت کو اپنے سے بڑے ہی ناقل ہیں۔ اور ابھی وہی دلیست پر غور نہ کر لیں کرتے قیامت کے روز ان کو عذاب و دوزخ
 ہے اور یہ غمگینہ نہ رہے ان کے اہل ایمان کی نیک نیت اور سال اللہ اور یوم آخرت سے انہوں نے بڑا کار کیا اور برصا میں اور چراغ
 کہ انہوں نے کئے ان کا وقتہا بھی تھا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يُقَدِّرُ لَهُمُ اللَّهُ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّوَافِلِ دَعْوُهُمْ فِيهَا سَمْعُكَ اللَّهُمَّ وَتَجْنِبُهُمْ
 فِيهَا سَلَامٌ وَأُخْرُ دَعْوُهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّمِ ۝

تجارت کو انہوں نے ان کے اور انہوں نے ایک کہ ان کا رب ان کو جو دین سے امن ہونے کے ان کے مقصد تک پہنچا دے گا ان کے لیے خبریں
 جاری ہوں گی ان کے دین کے دین کے حوت یہ بات ہے کہ کہ جہنم اور ان کا بھی سلام ہو گا ' اظہار ملکہ ' اور ان کی تہات یہ اور
 کی امانت۔ اب ہم لکھیں۔

جنت سلامی کا گھر ہے: یہاں امن سعادت اور وہاں کی خبر و یاد دہی ہے جو دین لائے اور خیر ہوں کی تصویر کی ' فرمایا
 برا دیاں کہیں نیک عمل کے ہو یہ وعدہ کیا گیا کہ ان کے نیک اعمال کی بنا پر انہیں بدعت بخشی ہو گئے۔ یہاں (و تَجْنِبُهُمْ) کا (اب
 سے ہو سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں ان کے ایمان لانے سے سب قیامت کے اور سوا مہتمم پر اللہ تعالیٰ انہیں سیر ماحاکر کے مافی کی کہ وہ
 اس کے لئے کر لیں گے اور جنت تک جا پہنچیں گے۔ یہ بھی افسوس ہے کہ یہ (اب) استغاثہ کا ہو جسے کہ لہذا نے کہا ہے کہ ان کے
 ساتھ ایک نور ہو گا جس کی مدد سے اور اس سے جس کے اور انہی قرآن کا قول ہے کہ ان کے عمل ایک دفعہ خبر اور ہوا ہے خوشی ہو کر
 نکل میں ہوں گے اور جب قبر سے انہیں گئے تو یہ جماعت مسند ان کے آگے آتے ہیں گئے اور انہیں ہر طرح کے خبر کی خوش
 خبری دینے والے ہیں کہ اور جب وہ نکلا کر اپنے گاؤں قوموں کے خود نہیں گئے کہ ہم تمہارے اہل صانع ہیں اب وہاں کے سامنے اور
 ان کے چلنے والے ہیں کہ جہنم تک اسے لا چھڑیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ (و تَجْنِبُهُمْ) و تَجْنِبُهُمْ (و تَجْنِبُهُمْ) کا اور کار کے
 اہل نجات و صورت نور کی شکل میں ہوں گے اور نہایت بدو اور ان کا جسم اختیار کریں گے۔ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ چلتے رہیں
 گے اور دوزخ میں لا کر نہیں گئے۔ لہذا وہ کا بھی یہی قول ہے ' واللہ اعلم۔

اہل جنت کا حال ہو گا: میں کا ثواب (و تَجْنِبُهُمْ) کا ہو گا۔ ان پر حج کہتے ہیں کہ جب ان کے پس سے کوئی بڑا
 اور آواز سے گامی کی خبر ملی ہے وہی کہ تو کہہ دیا کہ انہی پر لائیں گے کہ ان کا بار ہو گا تو یہ فریق ان سے مرفوت ہے کہ
 حاضر ہو جائے گا مگر کہے گا۔ اور جب سلام دیں گے۔ چنانچہ قرآن (و تَجْنِبُهُمْ) میں سلام کہ وہ جب کہ نہیں گئے تو نہ کا عذر و روم
 کیا کریں گے۔ اسی لئے کہا کہ (و تَجْنِبُهُمْ) ان العبد لله رب العالمین (و تَجْنِبُهُمْ) کہتے ہیں کہ جب اہل جنت کوئی
 کھانے کی چیز ملے گی یا انہیں گئے تو ان کے پاس ان بڑا دھوم مٹانے کے خان لے حاضر ہو جائیں

انسان کی احسان فرسوشی: اس آیت کے ذریعہ اللہ پاک خبر دیتا ہے کہ جب انسان کو کسی مصیبت کا سامنا ہو جاتا ہے، جیسا کہ فرمایا
 ﴿وَالْأَنفُسُ النَّاشِرَةُ فَلَهُ الْغَافِرُ غَيْرُ خَفِيفٍ﴾ یعنی جس مصیبت پر جی ہے تو وہی کبھی نہ لڑی دے گا، کتنے لگتا ہے۔ سہجہ آیت اور یہ تبت و نول
 ہم سبھی پر کیا ہو گا جب اس کو سختی پہنچتی ہے تو یہ تب ادب میر ہو جاتا ہے۔ مانتے جیتے سوتے ہو گئے مصیبتوں کے بدلہ ہت جائے گی
 وہ مانگے مانگے لگتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کو پریشانوں اور مصیبتوں سے نجات دیتا ہے تو ادب اور امن کر کا جائے۔ پہلوی کتب کا ہے
 جیسے کسی اس پر مصیبت آئی ہو نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی خدمت فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ بات تو تمہاروں اور دیگر لوگوں کی کہ
 زہد دینی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جنس پرست اور فتنہ پردازوں کو جو اس سے مشتکی ہیں۔ جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ
 سائن کا مالک ہی بڑا محبوب ہے جو کہ غائب اللہ اس پر ہر روز ہوتا ہے اس کیلئے فی جی بن جاتا ہے۔ حضرت علیؓ اور اس نے میر کیا
 اور لاراحت و سرت چکی۔ اور کیا تو جوتہ۔ یہ خواہش تو صرف مومن ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

وَسَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِكُمْ لَئِنْ أَظْلَمُوا وَجَّهَهُمْ رُسُلَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا
 كَانُوا لِيُؤْمِنُوا أَكْذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلِيفَةً فِي
 الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہمارے گروہوں کے لئے اٹھایا تھا تاکہ ان کے لئے یہ ظہور ہو کہ ان کے لئے قرآن اور
 ایسے نبی بھی بھیجے کہ ان سے کہتے ہیں کہ تم کرم لوگوں کو ان کی طرف سے بھیجتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے انہیں بھیجے ان کے لئے قرآن کیا تاکہ انہیں
 ان کے حق میں طرح پر ہم کر کے ہو۔

دیناوی زندگی کی حقیقت: اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ شاید دس جب ان کا غرور کے پس منظر میں، ان اور ان کے اپنے لئے کر
 آئے تھے اور انہوں نے خود پر کی تھی تو ایسے ہمارے لئے تھے پھر اللہ پاک نے ان کے بعد ان قوم کو یہ کیا ہے اور ان کے پس
 اپنا ایک رسول بھیجا ہے اور انہیں چاہتا ہے کہ یہ بھیجے انہیں وقت کی بات تھے ہیں یا نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ دنیاوی
 شیریں اور جی سر سبز ہے اب اللہ تعالیٰ نے انہیں تم کو سبقت تم کا کیا نہیں دیا ہے تاکہ دیکھ کر تم کہنا کہ تم نے جو کچھ کرنا ہے کرنا ہے
 کی نام نہ کر خواہشات سے الگ تھک دی رہو اور دینی بات یہ ہے کہ غور تو اس سے بہت غفلت ہو۔ کیونکہ یہاں تیر جی ہر شکل پر آباد
 غور توں کا کثر قد

ایک دفعہ رسول بن مالکؓ نے حضرت ابو کرؓ سے اپنا خواب بیان کیا کہ گواہ ایک ہی تھیں سے لگی ہوئی ہے۔ رسول اللہ
 علیؓ نے اس کو سختی پر پورا دیا کہ اس سے مسئلہ ہو گی تو اب ابو کرؓ نے بھیجا کہ پھر وہاں خبر کے اطراف اس کو مانچے گئے۔ اور اس کے
 آپ کے وہ خبر سے نہیں ہاتھ نہیں لگی۔ آپ وہیں کھڑے تھے کہ اس نے کہا کہ اسے تمہارا خواب بھونچا بھی کہیں کا خواب اور
 نہیں اس سے کیا واسطہ۔ لیکن جب اس نے علیؓ سے کہنے کے لئے اس نے کہا کہ اب خواب تو اللہ تعالیٰ نے کہا اب خواب کی
 باتوں سے تم سے تو مجھے اس سے ملنے پر جھڑک رہا تھا۔ اس نے کہا کہ تمہارا خواب اس میں ہے کہ یہ نہیں جانتا تھا کہ تم نہیں صدیق
 علیؓ رسول علیؓ کی خبر مرگے تھے پھر رسول اللہ نے خواب بیان کیا کہ جب یہاں تک پہنچے کہ اس نے نہایت غمی میں تھا کہ اس
 نے کہا کہ تو اس نے کہا کہ ایک تو ان میں سے تیر تو نہیں ہو کر اور وہ رسول اللہ کے معاملہ میں کسی کی طاقت ہے۔ اب اس کی
 پر وہ نہیں کرتا اور تیر سے اب تو ہر اہم کا مطلب یہ ہے کہ وہ شبہ ہو گا کہ اس نے کہا کہ تو انہیں ہے کہ تم نے غفلت میں غفلت میں

اور نسب کی غوثی اور لذت سے ہم فریب واقف ہیں اور بڑے سے بچے آپ کا تمام ہنارے ساتھ چاہیں یہ کسی نسب رہا ہے۔ معذرت
الحسب: ”سہمیں ہر ایک کہتے ہیں اور صحیح قرآن میں ہے۔“

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كِبَرُ السُّعْمِ وَمَنْ

سوائے جس سے زیادہ ظالم کو ظالم ہو اور اللہ تعالیٰ پر بہت مدد سے اپنی اپنی آیتوں کو جبراً منکارتے، بقیہ آیت کے حرموں کو اعلان نہ ہوگی۔

آقا کا نورانی چہرہ بھی صداقت کی ذمہ داریاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے بڑھ کر ظالم اور سرکش کوئی ہو سکتا ہے۔ جو
اللہ پر جہان واد مقابلہ اللہ کے بارے میں بھائی، دشمن، منافق ہے اور بہت سبب یہ احمق کی جھوٹ ہے کہ وہ اللہ کا بھیجہ ہوا ہے اس
سے بڑھ کر کوئی حرم اور کعبہ نہیں ہو سکتا یہ بات فریضہ کی تاریخ معنوی سے بھی جھگڑا اٹھتی نہیں تو انشدوں اور انجیل سے کیسے
پوشیدہ رکھتی ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرے خواہ وہ جبراً ہو یا سچا۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیچا دکا دی اور وہ کاری پر دکانی قائم کر رہا ہے اور
اکبر میں انھیں ہوتے ہیں۔

پانچویں کتبہ اور میلہ کذاب دونوں دھم نے دیکھا ہے اور ان کا فرق بالکل اسی طرح بیان ہو سکتا ہے۔ جسے کالی دون
چمے کی روٹھی اور آج کی دکان کی میں فرق کر لیتے ہیں۔ اب دونوں کی نسلوں، اہل اور کلام کا جو ذکر کر تو صرف عوام
بصیرت ہو جائے گی کہ محمد ﷺ کے قول، فعل میں کسی قدر صداقت ہے اور سید کذاب اور جوج اور سوا انھی میں کسی قدر کذاب
ہے نہ کالی ہے۔

عہدہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لے کر لوگ آپ ﷺ کے آنے پر مدینہ خوش
تھے۔ خوش ہوئے وہاں میں میں بھی قلعہ میں نے پہلی بار آپ ﷺ کو دیکھا تو دل نے گویا دی کہ جو صاحب وکلا کچھ یہ نورانی چہرہ تو
کسی مجھ سے بھی کمال ہوا ہی نہیں سکتا میں نے آپ ﷺ کی زبان سے سب سے پہلے نہایت سنی دیا کہ۔

”اے لوگو! آج میں ایک اور رسالہ کو رسالہ کی شان کی افتاد سے مدد کچھ فرج ہوا۔ یہ لوگوں کا بہت بھروسہ
دہوں کے ساتھ صدیقی کرواؤں میں ملا پڑا ہوں کہ سب لوگ سب سے پہلے ”خبر اللہ“ میں جانتے رہے۔“

خاتم بن شعبہ نے قوم بنی سعد بن بکر کی طرف سے آپ کی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ سے کہا کہ اچھا بتائیے کہ یہ آستان
میں نے اس قدر بلند پایا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کچھ یہ بدلائیے زمین کے اور نصب کر دیے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر
چہ یہ زمین میں نے چھوڑی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کچھ یہ بدلائیے زمین کے اور نصب کر دیے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر
بنت یہاں زمین میں گلاب اور آفتی بڑی اور وسیع زمین کو بیجا کھائے کیا ان سے تم کو سب نشانوں کی طرف، رسول کریم کے بیجا
ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کی اللہ کی قسم کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ پھر آپ ﷺ سے سورت ”ذکرہ“ حج اور میام کے بارے میں ہر
آیت سے متعلق تسبیح اس کے کہ پھر آپ ﷺ ہی اللہ کی تسبیح لکھا کر دیا ہے۔ اے محمد۔ حق اس نے کہا پھر تو تم بچ
ہو اور میں ذات حق نے تمہیں سچا ہی بنا کر بھیجا ہے کہ میں ان نشان اور یہ نہ زیادہ اور اس کا نام ”سچا عوام“ علی کہ اس کا پانچویں اس
قدر تمہیں اس کے لئے کافی ہوئی اور وہی ﷺ کی صداقت پر ایمان کے آئینہ کو تمہیں اس سے شہادہ واثق لائے تھے۔ صاف بن ثابت
کہتے ہیں۔

وَلَوْلَمْ تَكُنْ فِيهِ آيَاتٌ مِّنْ آيَاتِ مَدِينَةِ مَكَّةَ لَتَكُنْ مَكَّةَ مَكَّةَ

مشی: انا من رتبہ **مُطَهَّرٌ** ہے پانی کی مرستہ تو آپ **مُطَهَّرٌ** کے چروائی کی نیز کی حد کی اور مسوسیت خود آپ **مُطَهَّرٌ** کی
 صداقت و حاکمیت کی دلیل تھی

لیکن مسیلہ کو سامان سببت میں سے جس کی نے بیخود میں کے ایک قول: "ما جازت فتنوا" لیر لیسج کہ اور انصار
 فیر اور ان کے بھونے والی قرآن کو رنج اور زاری سے جا کر چھڑے گا یہ تیرہ کمال کے کارہ کہ کیا یہ ہادی نبوت
 قادر اور قادر تعالیٰ کے ہی نہیں بلکہ **قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْقَدِيمُ لَا تَأْخُذُهُ أَلْسِنَةُ الْإِنْسَانِ** اور **يَلِدُ** کے قول تو یا صمد صمد
 صمد عین مکی کم لقین، لا طناء نکسویہ ولا طناء لبصیر ہے۔ یہ سب کوئی کی ولا یہ سب کوئی کی انکرت وائی ہے اسے۔
 اور ان سے نہ پانی کو لایا گیا نہ پینے والا نہ اور ان سے اور انکرت وائی ہے کہ

فَالْمَدَامُ عَلَى الْعَلِيِّ دَاخِرٌ مِنْهَا لَسَمَ تَسْعَى مِنْ بَيْنِ صَافٍ وَحَشَى يَا

اللہ تعالیٰ نے جڑی انسان کیا وہ مرستہ پر کہ ایک زندہ روح کائنات کی بھی اور انہوں نے انہوں نے کمال پایا۔ وہ
 العلیل وما الفلن وما اولادها الفلن نہ دس فیسور و عرطوم طومل جو بھی، جسمی جی یا جی کہ سمجھے کہ جسمی یا دتے اس
 کی اور چھوٹی ہوتی ہے اسلئے کہ ہوتی ہے۔ درج و غلطیات عجا و الغارن غیر و اللہ صاف لیسنا لغاتہ اسما ان
 لوبش قوم بعدون ہے جسے آگاہ نہ دتے ان کی، وہی پاک ہے البیان کی سامان اور تو جس تھے پیر چہ اور کائنات، لایا نہ
 قریش بڑی ہی ظالم قوم ہے۔ اب حضرت عمر **مُطَهَّرٌ** کی وہی پاک اور اس کا پانی فراغت اور پینے والی پر غور، کہ اپنے بھی اس
 کے کو کراہتی تھی گے۔ ہی لئے اندہ تعالیٰ نے اس کو دلیل کر دیا اور یہ صحت میں اس کو دیک کر دیا۔ اس کی صحت پر گندہ ہو گئی
 میں نے صاحبوں پر لغت بری، حضرت صدیق کے پاس میں نے لئے تو کہہ کرے تو نے اور ہی تھ میں داخل ہوئے لئے
 علیہ وسلم صدیق اکبر نے اس سے کہہ کہ مسیلہ کا کوئی قرآن تو خدا انہوں نے معافی تھی، معرے صدیق نے صبر کیا، ہا
 ضرور، لانا ہو گا کہ وہ لوگ بھی تھے، انہیں جہالت، علم و ادب نہ تھی، ہے اس کی غفلت الیبت کوید اور اس کی پچان نہیں۔
 چنانچہ جس نے جو کہ قسیر ہے اور اب صدیق نے اس سے کہا تم کوئی غلطی نہ ہو گئی تھی اس کی تم پر کسی بد قول کی
 زبان سے بھی نہ ملے گا۔

تیسرے میں کہ عمرو بن العاصی مسیلہ نے پانی سے نہایت جہالت میں اور اس کے دست کے۔ اب تک عمرو بن العاصی سلام
 لائے ہوئے تھے۔ ان سے مسیلہ، ان کے لئے اسے مروا تھا۔ وہی ہادی **مُطَهَّرٌ** ان کی وہی ہے انہیں العاصی نے کہا
 کہ میں نے اس کے اصحاب کو ایک جڑی کی زبردست مرستہ لیکن نہایت ختمہ جڑتے تھے۔ چھوڑا دیا؟ مرستے کہہ دو العصر ان
 لایا نہ تھی خسرو کے مسیلہ نے خود ہی اسے سوچا ورنہ سب کا گھر بھی بلکہ ان کو نہ دتی تھی ہے۔ مروا لے جو جہالت تھی، بار
 بار افادت انہیں صمد اس کو کہ حقہ تو اس سے ہے اور (ہاتھ) تیرے توکان اور بھرا اس سے ہی طاس و فعالیت دیتے ہیں، ہی قوم
 اس کو چٹکے پتے ہے۔ پھر کہنے کا کہ عمرو بن العاصی نے کہا کہ اس کی ضرورت ہے جانے ہو کہ مجھے تیرہ ہی نے
 کتب کا پتہ نہیں ہے۔ جب ایک مشرک کا پانی ہادی کی امر **مُطَهَّرٌ** کی صداقت اور مسیلہ کا کتب اس پر بھی کئی نہیں، تو سامان
 ہیبت و بہت کتب پر بیہودہ لکھی ہے۔ اس لئے اندہ پاکہ فہم نے جو ومن افلق و من افق علی اللہ کتبہ انزال اوحی فی
 زلزالہ لوح البیاضی کہ اس سے دھ کر ظاہر ہوں ہے نہ یہ بھوت بلکہ حجاب ہے، اور کہتے کہ چھوڑ دینی تھی ہے کہ لایا نہ اس پر ہی
 نہیں دتی ہے اب کہتے کہ چھوڑ دینی تھی جو اس سے جو اس سے ہی وہ نہیں بھی نہ بھوتے جو اس سے ہی وہی کی جاتی رہی تو
 تھا۔ جس پر کہ اندہ کی، انہیں کا گھر میں تیرہ ہیہ نہ حدیث میں ہے کہ وہ ہادی نہایت اور ظاہر ہے جس نے ہی کو اس کی پانی

طلب کے مطابق مجھ کو دیکھانے میں جس اللہ کی رحمت پر ایمان ہے ۔ یہ جو لے گا دیکھنے میں کہ جو عظیم ہے کہ جس میں
 ہوتے ہیں کیوں نہ ملی جیسے خود کو کافر قرار دے کہ کوہستانوں میں نہیں گیا پتھر کے پتھر کے سے دست کرانے کی جگہ پر آکر اس میں
 یوں نہیں ملے گی۔ جب اللہ قادر ہے کیا وہ اچانک خود نہیں ملے گی یا پتھر کی بات تو یہ ہے کہ اللہ اپنے افعال میں بڑی قادر و عظیم ہے
 یہاں کہ فرما کہ فَاذْكُ الذِّكْرَ اِنَّكَ جَعَلْتَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ حَبَابَ نَارٍ مِّنْ لَّخْنٍ اَلَا تَنْهَازُ بِهٖ بَارِي تَحْتِیْ اِلٰی ذَاتِ مَعَادٍ
 کہ پتھر تو نہایت سے اس سے بھی اچھے ہمارے یہ اللہ ہے جس سے نیچے یوں برسی یوں اور اس کے اندر عمل یوں۔ لیکن
 اللہ نے تو قیامت کو انکار کر دیا ہے اور قیامت کا انکار نہ کرنے والے سے کہے تو ہم نے اورش کی ایک جگہ کار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما
 ہے کہ تَحْقِقْ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عِندِ رَبِّكَ اِنَّ جَعْلَہٗمُ یَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَیْسَ بِکَافٍ لِّہٖمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ عَنْ اَلِیٰہِہِمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ عَنْ اَلِیٰہِہِمْ
 ان پر مذہب بدل کر دیا یوں کہ قیامت تک ان کی حالت نہیں رہے۔ اسی نے جب اللہ پالنے کی عظیم کو اختیار کیا اور ان میں
 سے ایک اختیار کر لیا کہ ان میں سے حسب اللہ کے خواہش ۱۰۰ ایمان لائے گا اور مذہب کو اپنی بدینے جائیں گے اور وہی بات یہ
 کہ میں انہیں مرتے دم تک بہت دہلی کہ اصلاح فرما دوں گا میں۔ تو حضرت محمد عظیم نے امت کے ہاتھ میں دوسری بات کو اختیار
 فرمایا یہ کہ جس میں باری عظیم کا حکم نہ ہو گا۔ اس کو سنا ہو گا ہے۔ اللہ پالنے کی عظیم سے فرما ہے کہ یہ کہہ دو کہ میں
 اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس کے عاقبہ اور ان کو اپنی جان سے اگر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں یہ ان میں کس لانا چاہتے ہو تو ہم سے
 اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو اختیار کرنا۔ اس کی عظیم نے بعض اپنے تجاوت میں کیجے جو ان کے مصلحت
 تجارت سے انہیں بدھ کر رہے تھے مٹی کے لئے عظیم نے ان کی آنکھوں سے مٹی چڑھائی ہے چاند و آسمان و اشیاء و نباتات
 کے دو ملک ہو گئے ایک پہاڑ کے اس طرف اور ایک اس طرف ہو گیا۔ یہ تو زمین پر سرزد ہوئے والے تجارت سے بھی بدھ کر دیا
 اور مسئلہ اور غیر مسئلہ پر کشائی سے افضل قرار بھی لگا کر ان کے علم میں جو کارہ کوئی بھی تھا طلب و رشہ و اہت کے ہڈے سے
 قیامت طلب کر رہے ہیں تو اللہ خود فرما کہ اَلَا تَنْہٰیہُمْ عَنْ اَلِیٰہِہِمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ عَنْ اَلِیٰہِہِمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ عَنْ اَلِیٰہِہِمْ
 کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے یہاں کہ فرما کہ اِنَّ الدِّیْنَ حُلَّتْ عَلَیْہِمْ کَلِمَۃٌ وَّلَکَ اَمْرٌ جَدِیْدٌ
 کی دلیل تحقیق کو بھی ہے خود کہی ہی کشائی میں۔ کشائی کی جانے دو ان نہ لائیں گے۔ خود تعالیٰ فرما کہ وَلَوْ اَنَّہُمْ اَنَّہُمْ اَلِیٰہِہِمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ
 وَکَلِمَۃٌ مِّنْہٗمُ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ
 ان کی جان سے یہ لکھ دیا جائے تو بھی یہ کہی ان میں نہ لائیں گے کہ ان کا منہ صرف و کلام کرنا۔ رشہ کرنا ہے کہ فرمایا کہ وَلَوْ
 فَخَلَعْنَا عَلَیْہِمْ مَّاہُمْ اَلِیٰہِہِمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ اَلَا تَنْہٰیہُمْ
 قادر و خود بھی کھولیں یہ ضرور انہیں کا کہی تھا۔ کہ میں ان میں کوئی ایک کتاب آسمانی نہیں پال کی ہے جو کہ ان میں ہر طرف ہو
 میں ۱۰۰۰ اپنے انہوں سے بھی پھر دیکھنے لائیں کہ میں ہر طرف دیکھتا ہوں۔ یہ ان کے عظیم کی قول کہ
 سے حاصل ہی کیا۔ اس لئے کہ ان کے عظیم نے ان کے عظیم میں رہیں گے فرمایا کہ میں انہوں پر بھی انہوں پر

وَاِذَا اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ عَذَابٍ مَّتَّعْتَهُمْ اِذَا اَلْهَمْنَاہُمْ مَّا تَكْرُوْنَ ۝۱۰
 اَسْرَعُ مَكْرًا اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَكْرُوْنَ ۝۱۱
 حَتّٰی اِذَا لُکِنْتُمْ فِی الْفُلَکِ وَجَرَّیْنِ بِہُمْ بِرُحْمٍ حَتّٰی وَقَرَّ رَوْعُہُمْ اَمَّا نَحْنُ مُرَبِّوْنَ الْغُلَکِ ۝۱۲

اور شفی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین کی طرف سے اس کے جوئے میں بارہویہ شکیبائیہ کائنات میں گڑبڑ لڑنے کی خبریں بھی ہیں اور تاکہ زمانے کی پیشین گوئی بھی ہیں۔

ماضی میں مستقبل سب باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور لوگوں کو اس راستہ پر چلا دیا ہے جو بالکل صحیح اور پختہ و دائمی اور سستا ہے اور اگر تم کو اس کے منجاب اللہ ہو گئے ہیں تو اب بھی شک ہو اور یہ خدا تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو کہہ رہا ہے (ملاحظہ) کہ تم نے آپ علیہ السلام کو تمہارے (ملاحظہ) بھی تو تمہارے ہی جیسے بشر ہیں مگر وہ ایسا فرمان ناسخ نہیں کرتا کہ تم میں سے قابل ترین کوئی آدمی کیوں نہیں بنا سکتا؟ پناہی اپنے رعب کو ثابت کرنے کے لئے اس بھی ایسی ایک ہی صورت پیش کر رہا ہے کہ تو ان بھی بلا غلط اور اعتقاد و محبت رکھتی ہو مگر (ملاحظہ) تو اپنے حق سے قہر خارج کر کے انسان و جنات سب کی کرشمہ کشی کر دیکھو اس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں جتنی کرتا ہے اگر تم اپنے رعب میں بے ہوش ہو گئے ہو (ملاحظہ) کا اپنا تعریف کر دو ہے تو انہیں جتنی کو قبول کر دو عیا نہیں بلکہ متغیر ہیں اور ان میں کہیں اس کے بعد ایک دوسرا اس سے بھی زیادہ راست و اعلیٰ ہے کہ یہ سن کر تم کو کہ تم بھی اس پر قادر ہو سکتے ہو۔ بات بھی اسی اچھی ہے کہ وہ چاہے جس کے تمام میں دانش بھی اگر ملے ہو چاہیں کہ ایسا ہی کوئی قرآن نہیں تو جو کفر نہیں بنا سکتے تو وہ اپنے لئے لکھے ہیں۔ دیکھو کیوں نہ جانیں۔ پھر اس اعلیٰ کو اس سورتوں تک بھی محدود کر کے کہا گیا ہے کہ انہوں میں سورہ ہوا میں ہے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ تم (ملاحظہ) نے اس کو مانا ہے۔ چنانچہ اس میں ہی سورہ تم میں بتا کر لے آؤ۔ پھر قرآن نے کسی ایسی ہی کہہ دی تھی کہ تم نے اس کو مانا ہے تو وہ سب کی تمہارے لئے ہے۔ بچے ہو تو سامنے کیوں نہیں آتے۔ پھر اس سے بھی بچہ نہ کر رہا تھا۔ ہوتا ہے کہ اگر اس کو محمد (ﷺ) نے مانا ہے تو زیادہ نہیں ایلی ہی سورت چلی کر دے۔

سورہ بقرہ اور سورہ طہ میں بتا کر دلی قہر میں بھی کیا ایک صورت ہی کا پہنچا ہے اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ تم کو ایسا کرنے کا قدرت نہیں ہے تو سزا اگر تم نے ایسی آتیں چاہیں کہیں اور چلی کر بھی کہاں ہے تو پھر عذاب اور سزا کے بغیر عذاب و فتنہ تو عرب کی کھلی میں پڑی ہوئی قہر میں ان کا خاص حال تھا۔ ان کے لشکار اور فتنہ جو کئے کے دروازے پر تو ان کو لارے کے لئے تھے ان کے تمام بلافت و فتنہ ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پیش کر دیا کوئی اس کی فصاحت و بلاغت تو سمجھ بھی نہ سکا۔ چنانچہ اس کی بلافت و بلاغت و انشاء اور الفاظ و کمال کو، کچھ کر جو ایمان لے آیا وہ تو کچھ نہیں سمجھا۔ بلاغت میں اپنے فخر میں اس صاحب فہم بھی تھے جنہوں نے قرآن کی بلافت کو بلا بیان کیا اور سر جھکا دیا۔ مغرور ہو گئے کہ یہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے چاروں آدمیوں میں جتنے کے زمانے کے موسیٰ علیہ السلام و عیسا علیہ السلام کوئی عقل نہیں رکھتا یا تائید دہانی کے ذریعہ ممکن ہے۔ اس لئے یقیناً موسیٰ علیہ السلام نے کوئی صاحب فہم ہی کسی فن کے کمال کو سمجھ سکتا ہے۔ اور اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اپنے زمانے میں پیدا ہوئے تھے وہ جب کہ طب کے کمال اور جہ کی ترقی حاصل کر چکی تھی اور درجہ ہمتوں کے لحاظ میں ماہرین طب اپنا حال اٹھا رہے تھے۔ اپنے وقت میں بارہویہ علموں اور گروہوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مردوں کو بھی زندہ کر دیا۔ اسکی تیرہ ہیں جن میں نے اسے کبھی جاننا نہ سکا۔ وہی کچھ نہیں جان سکتی۔ چنانچہ کھنگھنے والے کچھ گئے کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں چنانچہ آنحضرت (ﷺ) نے فرمایا کہ ہر گز نہ کہہ دینے کے ہیں جن کو لو کہہ کر ایمان لے آئیں۔ اور مجھے بھی جو قرآن رکھتا ہے اس کے متعلق میں بھی امید کر جاؤں کہ اگر وہ بشر اس کی صداقت کو مان لیں گے۔ بلکہ میں نے بعض نے جو قرآن کو سمجھ کر بھی نہیں سمجھتے تھے غلط کر رہا تھا۔ کر دے۔ لیکن اس کی کوئی دلیل نہ ملے۔ اور یہ ان کی جہالت اور حماقت کی وجہ سے تھا۔ اسی قسم کی غلطی اپنے وقت میں دیکھی تھی کہ انہوں نے بھی کی تھی تو ایسا درہم نظر آتا کہ ان جھگڑنے والوں کو کیا راستہ اور کھل جاتا اور منہ کی زبان غلطی کر رہے تھے۔ جواب اسے

قریش کے انکار کرنے اور ان کا مشرک دیکھ کر کہہ دے۔ پھر وہ چاروں زبوروں میں بھی جھل لوگ تو ایمان لے آئے اور قرآن سے مستفیض ہوئے اور جھل جو ایمان نہیں لائے وہ قریشی موت مر گئے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ خوب جاننا ہے جو مستحق بہت ہیں ان کی گواہی دے بھی کرتا ہے اور جو مستحق عذاب ہیں ان کو بھی عذاب۔ اس عمل میں وہ مارا ہے ظاہر نہیں۔

وَأَن كَذَّبُوا فَقُلْ إِنِّي عَمِلْتُ وَلَكُمُ عَمَلُكُمْ أَنتُمْ وَرَبُّكُمْ جَاءَ أَهْلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّن يَسْتَفِيعُونَ إِلَيْكَ لَتَسْمِعَهُمُ اللَّهُ لَوْ كَانُوا لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّن يَنْتَظِرُ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

اور قرآن کو پھیلانے میں تو یہ کہہ دیجئے کہ میرا یہ جو اللہ کو ملے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ امر کہ اسے کام میرا ہے کہ اس کے لایا وہ نہیں جو میرا ہے کہ اس کے لایا وہ اللہ ہی کا ہے۔ اور ان کی طرف کی طرف ان کا لگا بیٹھے ہیں کیا آپ ہیں جو کوئی جانے ہیں ان کو اللہ ہی کا ہے اور ان میں بھی پتہ ہیں کہ آپ کو اللہ ہے جو یہ پتہ نہ تھا آپ نہ میں کو اللہ کا پتہ ہے ہیں کوئی انہیں نہ سمجھتا ہے۔ یہ بھی بات ہے کہ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ قریشی اپنے آپ کو پھیلانے ہیں۔

قیامت کے دن کوئی کسی کا سرور دار نہ ہو گا صرف اپنے لئے کاہل نہ ملے گا۔ ان کی اکرام تعالیٰ سے طلب نہ وہ رہا ہے کہ انہیں شریک تہذیبی تہذیب کہتے ہیں تو ہم بھی مانتے ہیں کہ ان کے مال سے اپنی دنیاوی فلاح کو اور صرف تہذیب کو میرا عمل ہے۔ ان کے اور تہذیب عمل تہذیب کے لئے میں تو تہذیب کے سمجھتا ہوں کہ انہیں اللہ ہی کا انہیں تعالیٰ اللہ نے بھی اپنی قوم سے بھی کیا تھا کہ میں قریشی اور تہذیب میں جوئے مسلمانوں سے ہوتی ہوں۔ قریشی میں بھی لوگ ایسے بھی ہیں جو تہذیب کا کام نہیں اور قریشی ظہیر کو کہتے ہیں اور جو منافق ہو سکتے ہیں وہ بھی بہت بھی فاضل ہیں جو اللہ کو دانت رہا ہے۔ ان میں بھی تہذیب کوئی قصور نہیں کہ تہذیب ہوں کو ماننے پر قادر نہیں ہوا۔ اور انہیں آپ یہ قدرت ہے کہ قرآن کی جو بیت کردہ جب تک کہ اللہ کی مرضی بھی شامل نہ ہو۔ اور ان میں رہنے بھی ہیں کہ جو تہذیبی طرف گمراہی نظر آئے۔ کچھ تہذیب تہذیب پاکیزہ اخلاق اور حسن صورت اور تہذیب کے دلائل بہت ہیں انہیں نے الی بہت ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں الی ملے آئیں۔ دیکھتے ہیں کہ قرآن کی جو بات ہے وہ کچھ بے نیکیاں نہیں ہوتے۔ جیسے کہ علم و ہوشی بہت مستفید ہو جاتے ہیں اور اپنے سوئی لوگ تو کوا کہتے ہیں تو یہ وہ دور سے دیکھتے ہیں اور اللہ نظر دالتے ہیں تو چشم انکار سے دالتے ہیں۔ وہ بھی دیکھتے ہیں تو ان کی دلتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی پرہیزگاری ظلم نہیں کرتا۔ ایک شخص نے اردو میں تہذیب اور دوسرا بھی مطلب اردو میں ہے لیکن انہما ہر انداز بنائے آئیں بھی ہیں پھر بھی اللہ سے ہیں۔ کان دھتے اور سنے ہر سے ہیں۔ ان سے گھر دہا ایک سے فائدہ اٹھا دوسرے نے خدشہ۔ ہر ان تعالیٰ کی ذات پاک بخدا، تصرف ہے اس سے ہر پر ہی کرتے۔ لیکن اس سے ہر پر ہی کوئی نہ کر سکتا ہے۔ وہ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ وہ بھی فہم نہیں کہ اس سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ظلم کرنے کو اپنے پر حرام قرار دے ظلم۔ بھی حرام قرار دے ہوں چنانچہ آپ دوسرے پر ظلم نہ کیا کرتا تہذیب ظالم ہوتی ظلم ہم ہیں۔ ہمیں ہر قسم کے عمل کی پوری پوری آزادیاں ہوں۔ جس کو ابھی ہر انی اللہ تعالیٰ کا حکم کرے۔ جس کو اللہ کی اس کو کہتے کہ ان کی ذات کو اہمیت کرے۔

تو بتا کر کہو گے؟ اور لئے جلدی کیوں کرتے ہو؟ جب کہ کسی جاسے کا تو کیا یہ وقت ایمان لاؤ گے؟ روایت کا وقت کب رہے گا اس وقت کہ جاسے کا کہ لا جس عذاب کی جلدی کرتے تھے۔ اس وقت کہیں لے اسے اللہ تعالیٰ مہلت دے گا تو کیا ہم نے اس لیا؟ عذاب سے مہلت پانے پر یوں اٹھیں گے کہ ہم آپ کے شر خالی کو ماننے ہیں اور اگر تمام مسودوں سے اعراض کرتے ہیں لیکن اس وقت کا ایمان کوئی ایمان نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو اپنے بندوں میں ہو گیا چل سوتی ہے۔ میں ظالموں سے کہہ جائے گا کہ آپ راہی عذاب چھوڑیں اس طرف انہیں عذاب نہ ملے گی جاسے ہی جس عذاب جہنم کا وہاں لگا کر دے گئے اس عذاب میں نہیں اٹھیں گے اسے تو یہ کہہ جائے گا کہ تم جادو کیجئے گئے تو یہ کیا جادو ہے۔ جس کا کہ تم خود اس سے ہو۔ اب خواہ امر کر دو کہ نہ کرو اپنے اہل ایمان کو جادو نہ پڑاؤ گے۔

وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ قُلُوبُ امْرِئٍ وَدِينٍ لِّكَ تَحَقُّقٌ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۚ وَلَوْ أَنَّ
كُلَّ لَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَا فُتِدَتْ بِهِ ۚ وَأَسْرُوا الْفِدَامَةَ لَتَبَارَكُوا
الْعَذَابُ وَقُضِيَ بَيْنَهُمُ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کب عذاب دانی کرے۔ آپ فرمائیے کہ جس قسم سے میرے عذاب کی کوئی امر ہے اور تم کسی امر کا شکر نہ کر سکتے اور تم پر شراب نہیں ہے یہ تمہارا ساری زمین میں ہر جاسے تب ہی کسی آدمی کو اپنی جان پانے گئے۔ ہر جاسے عذاب کو کہیں گے تو چھوڑی کو پوشیدہ نہیں گے۔ اور ان کا قیام اللہ کے ساتھ ہو گا اور ان پر ظہور ہو گا۔

مرنے کے بعد کیا ہو گا؟ قسم سے یہ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ تمہاری جاسے کے بعد یہ قسم سے اللہ تعالیٰ ہے۔ تو یہ کہ ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تمہاری جاسے کا جو امر اور تم کو عذاب دانی لے آئے اسے لئے آسمان سے ہم اس میں عاجز نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو جس کی چیز کو جو دہش لا رہا ہے وہ صرف یہ کہ رہتا ہے کہ ہو جائیں وہی وہی وجود نہ ہو جائے۔ لیکن قسم آئے قرآن مجید میں صرف وہی خبر اور بیان ہوئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے کو حکم دیا ہے کہ جو عذاب کا لگا کر دے میں اس سے قسم کھا کر بیان کرو۔ سو وہ سب سے کہہ کر کہتے ہیں کہ قیامت نہ آئی کہ اسے اللہ تعالیٰ کی قسم ہوئی۔ اور سو وہی میں سے کہہ کر کہتے ہیں کہ پھر نہ آئی اس کے کہ اسے اللہ کی قسم نہ ہو اس کے اور نہیں اس کے کو ماننے جائیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ پر کچھ دشمن تو ہو رہی ہے۔ جب قیامت نہ آئی کہ تو یہ کافر پانے گئے کہ زمین پر سو عذاب کہ عذاب سے بھلا ہم نہیں لیکن نہ ہو سکے گا وہ عذاب کو کچھ پانے گئے تو یہ غامض امر سے وہ ہزار ہیں تھے۔ لیکن جو کچھ ممکن ہے ہر کام کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو گا وہ بھی زیادتی نہ ہو گی۔

الْإِنِّ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ الْإِنِّ ۚ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَاللَّهُ تَرْجِعُونَ ۝

یاد رکھو کہ جس چیز میں تمہاری زمین میں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ہمت میں ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے جس سے آدمی یقین ہی نہیں کرے۔ وہی جان الہیہ وہی جان الہیہ ہے اور تم سب ہی کے پاس نہ پانے گے۔

[illegible]

دُعا ہے اِنَّ اللہَ لِلْعَظِیْمِ عَلٰی الْاَمْسِ بَاقٍ اُنہوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ان جبریتیں ہیں کہ جس سے کافروں کو دنیا میں جلد مراد دیا جاوے۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ بے صاحبِ فضل ہے غرض ہرگز دنیا میں بہت سی ایسی چیزیں انسانوں کے لئے پیدا کر دیں جن سے کافروں کی مصلحت ہے اور انکی جتنی ہی انسان کے لئے حرام قرار دیں جن میں سراسر مضرت تھی یا تو بحیثیت دین یا بحیثیت دنیا۔ لیکن اسکا کوئی حکم نہیں کرتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات دیکھتے ہوئے حرام کر لیتے ہیں اور اپنے نطقوں پر لگتی کر لیتے ہیں یعنی اپنی طرف سے کسی کو حلال اور کسی کو حرام قرار دے لیتے ہیں۔ مشرکین نے اس چیز کو اپنے اندر بہت شائع کر رکھا ہے اور اپنا مسلک ہی ایسا بنالیا ہے۔ اہل کتاب میں ان پر یہ بات نہیں تھی لیکن انہوں نے بھی یہ بدعت پکڑ لی ہے۔

مومن بنی مباح سے قورحہ اہل اللہ للوفضل علی الناس کہ کے بارے میں مروی ہے کہ قیامت کے دن میں قسم کے
 اللہ ہرست جہنم کے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک قسم سے دریافت فرمائے گا کہ تم نے کس جہنم سے اعمال کیا اختیار کئے تھے؟
 تو وہ کہیں گے کہ یا رب تعالیٰ تو نے جنت پیرانی، جنت میں بارخ، جہنم، شکار، لہار، عورہ، قصور، اور اہل طاعت کے لئے یہ قسم کی نعمتیں
 مہیا کیں، اسی کو حاصل کرنے کے لئے میں نے رات رات ہر جاگ کر مہارت کی، ان میں ہر روز، کئے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ
 تو نے جنت کی خاطر جب یہ عمل کئے تو یا جنت ہی سے لطف فرماتا ہے۔ لیکن یہ خبر یہ عمل کا بدلہ نہیں، میں تجھے اور تجھ سے نجات دیتا ہوں۔
 یہ جو افضل ہے اور میں تجھے جنت میں داخل کر جاؤں اور یہ جو افضل ہے، چنانچہ اپنے لوگ جنت میں جہاد عمل ہوں گے۔ ہر دوسری
 نوع کے لوگ جائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی یہی پوچھے گا تو وہ کہیں گے یا رب تعالیٰ تو نے دوزخ پیرانی، اور میں جہنم میں داخل ہو کر
 کئے، یا دوزخ اور اب محرم ان میں پیرانے۔ اہل مصیبت کے لئے سداہی عذاب اس میں مہیا ہے، چنانچہ میں، دوزخ میں، دوزخ میں
 جاگ کر مہارت کر جا رہا، دوزخ کے خوف سے ان میں ہر جو کچھ مہارت کر دے، کئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمائے گا کہ تو نے دوزخ سے
 کر لیا، اہل کے ہیں تو نے میں نے تجھے اور تجھ سے نجات دیتی ہو، یہ جو افضل ہے کہ دوزخ سے نجات دینے کے بعد تجھے جنت
 بھی دے دیتا ہوں، چنانچہ دوزخ میں جہاد عمل ہو گا۔ اب تیسری نوع کے لوگ لا حاضر سے جائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو وہ

تاریخ کے کردار پر اجماع ہے تو حق و باطل کی حیرت کے لئے قرآنی حقائق کی بات بھی مہارت کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے صرف تیسرا اشتقاق ملاقات اور تیسری روش اندر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جب میرے شوق لقا میں تم نے ایسا خیال کیا کہ تعالیٰ کے سامنے ملو اور ہر سو جانتے جاؤ۔ اسے دیکھو اور دیکھو۔ لکھنا والا کہ تم کو سب سے بڑی دولت ملی ہے۔ ہر ماہ کا دیکھنا اپنے فضل سے تم کو روزی ہے۔ یہی نجات ہے اس دنیا اور جنت کے بھی تمہیں ہر روز کو چاہی ہو۔ یہ سب ملائکہ تھے۔ یہاں حاضر ہیں۔ اور اس ذات خود تعالیٰ اپنی ملائکتی منزل فرما جا رہا ہے کہ پتا چلے کہ لوگ ہفت میں بھی بدو اعلیٰ ہوں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَكُمْ فِي شَأْنٍ وَمَا تَسْأَلُونَ مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالٍ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿١٠﴾

اور آپ کی حال میں ہوں۔ محمد ابن ابوالحسن نے کہا کہ اس سے تو میں پڑھتا ہوں اور تم کو بھی کہتے ہو کہ اس کو سب کی خبر دیتی ہے۔ جب تمہارا کام کرنا ہو کہ تمہارے آپ کے سب تعالیٰ نے اپنی چیز اور اس کی کتاب نہیں دے دی ہیں اس میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے بڑی ہو۔ نہ کوئی چیز اس سے بڑی ہو۔ سب کتاب میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر چھوٹی بڑی چیز سے باخبر ہے۔ یہی حقیقت کا حق اعلیٰ جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کی امت اور جمیع مخلوق کے مدد سے احوال سے ہر لحاظ اور ہر ساعت واقف ہے۔ اور ہر چیز بھی زمین اور آسمانوں کے اندر خود اعلیٰ ہی حقیر و مستغیر کیوں نہ ہو۔ کتاب میں بھی علم اعلیٰ میں موجود ہے اس کی کتبہ امت سے ہر شے کی صورت و حق کے پاس ہیں۔ نہ ہو کہ وہ عیب کی بات اس کے سامنے بھی چاہے ایک پتہ بھی نہ ہو کہ کتابت یا امت کی بات کیوں میں نہیں کوئی اور بھی پتہ کتابت اور کوئی چیز نہ ہو کہ غلط افہامی ہو کہ بری سب کا اس کو علم ہے۔ انجیل و انجیل و انجیل و انجیل کی ہر حرکت کو باخبر ہے۔ زمین پر چلتے جا رہے ہیں۔ یہاں بھی جتنے پتے ملتے ہیں۔ یہ بھی سب قرآنی طریقہ ہے۔ اور وہ ہیں۔ یہ جاندار کی کتبہ خاصیت اللہ تعالیٰ ہے۔ جب ان دنیا کی حرکات کا بھی اس کو علم ہے تو انہیں مختلف اور سادہ و عام اور اسے احوال کا علم اس کو جسے نہ ہو کہ یہاں فرماتا ہے کہ تم اس کو عزت و کرم و مجرب و تھوڑے تم اگر خدا میں کمزور بھی ہو تو جو بڑے سمجھو بھی کہ تمہارے خود کو دیکھو اور اسی لئے فرمایا کہ خود تم کی مشق میں ہو۔ تو ان پتہ سے ہو یا اور کوئی عمل کر رہے ہو۔ انہو سے ہیں اور میں ہے۔ پتہ چلتا ہے جب جو مثل ہے السلام نے آسمان کے نیچے حضرت محمد ﷺ سے پتہ چلتے تو فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہارت کرنا ہو یا اللہ تعالیٰ خود کچھ نہ مہارت کرنا ہو۔ اور اگر یہ نہیں تو تم ان کو اس طریقہ کہ تمہاری کے سامنے ہو اور وہ جس میں انجیل ہے۔

إِلَّا أَنْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَمْنُونَ ﴿١٢﴾ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾

وقت ہو جسے نور عثمانیہ سے اسے اور سفید لباس، ملے فرمائیے اس کو کھانا آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے پاک و سداقہ اور میلان کی طرف جلی اٹھتے ہوئی تھی سے دروغی نہیں تھی۔ اور اس کے ساتھ سے اس طرف لکھ پڑے کی جیسے منک کے دل سے پانی نکل پڑا ہے۔
 جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ قیامت کو وہشت ان کو خبر دے گی فرشتوں سے کہیں گے کہ یہ وہی دن ہے جس کا تم نے وعدہ فرمایا اس دن مومنوں کے سامنے نور ملے گا جو گناہ سے ان کی سیدھی طرف بھی۔ آج تمہیں بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہمیشہ بہتے ہوئے لہر لہلہ رہا ہے۔ یہ بڑی بڑی رحمت کا عیاں ہے۔

وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٠٠﴾ اَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَسْتَعِْبُدُ الْاِنْسَ بَدْعُوْنَ ﴿١٠١﴾ مَنْ دُوْنِ اللّٰهِ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَلَا الظُّلُمُ الْاِذَا الظُّلُمُ اِنْ هُمْ اِلَّا يَغْرٰصُوْنَ ﴿١٠٢﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْہِمْ وَاللّٰہُ مُبَصِّرُ الْاَبْصٰرِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اور آپ کو ان کی باتیں تمہیں رونا ہی قائم نہ رہا نہ ہی کے لئے ہے وہ خدا کا ہے۔ یہ کہہ کر کہتے تھے کہ تمہیں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں
 یہ سب اللہ ہی کے ہیں۔ اور وہی اللہ کے کھڑے ہیں۔ یہ کہہ کر کہتے تھے کہ میں کچھ گناہ کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرے لئے عذاب ہے
 انہیں کہہ رہے ہیں اور بھی تو ہی بخیر کر رہے ہیں اور اللہ ہی کے لئے۔ اللہ تعالیٰ تاکہ تمہیں میں آرام کرو اور وہی بھی اس طرح ہلا
 کہہ کر دیکھتے تھے کہ اللہ ہی کے لئے اس میں داخل ہیں ان کو جس کے لئے نہ دیکھتے ہیں

راست کا اللہ میرا عیش سکون اور قدرت کی نشانی ہے۔ اللہ پاک رحمان اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ سے کہ شریکین کا یہ
 قول کہہ کر اور عقیدہ کہہ کر تمہیں یہ غالب آنے کے لئے ہے۔ یہ وہی اللہ تعالیٰ پر مجبور ہے اور اس طرف کی عزت اور اللہ تعالیٰ عورت سے
 رسول اور مومنوں کے لئے ہے۔ وہ اپنے بندوں کی بات کو مسترد کرتے ہیں ان کے احوال کو جانتا ہے۔ انہوں اور زمین کی بدعت سے ان کے
 لئے ہے۔ شریکین جو اصنام کی عبادت کرتے ہیں وہ اصنام ضرور ہتھیار ہیں نہ تو یہ ان شریکین کے کسی کوئی مفقود دیکھ رہے ہیں۔ وہ
 تو جھوٹ اور انکسار اور فاسق اور گناہ کی چیز ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں۔
 انہوں سے سکون اور راحت حاصل کریں اور ان کے حصول معاش کی خاطر انہوں میں خیر فرستے ہیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں۔
 دیکھ رہے ہیں ان دنوں کہ میں کہہ رہے ہیں۔ ان دنوں کے لئے میں آج میں نکالیں ہیں وہ وہ عفت خانی پر عمل لاتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْاِذَا مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَ کُمْ مِنْ سُلٰطٰنٍ لِّہٰذَا اَتَقُوْنَ عَلٰی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٤﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَّا عٰلَمُ فِی الدُّنْیَا لَہٗ اِلَّا مَا مَرَّجٰہُمْ ثُمَّ نَبَذَ لَہُمْ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ یَذِہْمَا کُلُوْا یَا کٰفِرُوْنَ ﴿١٠٦﴾

کہتے ہیں کہ اللہ اور ان کے جہان سے اس قدر فاصلہ کتنا نہیں ' اسی کی بنا پر ہے کہ جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو گہرائیوں میں ہے ' تمہارے پاس کسی کو کوئی دیکھ نہیں گیا کہ وہ اس کی بات لائے اور جس کا نظم نہیں رہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ بھرا کرتے ہیں وہ کاشاب ہیں۔ یہ ایسا ہی قویٰ اساتذہ ہے کہ ہر دور کے پاس میں کہ آئے ہیں کہ تم کے لئے اس کے لئے حق ہے۔

اللہ کی کٹ کوئی اولاد ہے نہ شریک و شریکیم۔ اس میں خود ہے ان لوگوں کی جو اس سے قائل ہیں کہ خود اللہ ان کے بھی کوئی اولاد ہے۔ وہ تو پاک اللہ ہے وہ عباد اور تو کیا بر چیز سے ہے یا نہ ہے اور وہ موجود ہے اس کے کرم کی محتاج ہے۔ زمین اور آسمان اور انبیاء میں سب اس کا ہے۔ پھر وہ اپنے منکر اور اپنے عبد کی کو آج پنا بھلا دینے کا ملے گا۔ اسے حوسنہ امتداد اس کی توبہ دیکھ ہے لیکن ان کے پاس اپنے کتب و بیتان کی کوئی دلیل نہیں۔ اسے تم جانتے ہو بھی نہیں اور عجب کہ جیتے ہو۔ یہ مشرکوں کو بدست خود ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جس کا اللہ خالق کی بھی ایک جڑا پیدہ ہوا ہے۔ اس کی بدست گشتی ہے کہ اس کو عکس آسمان چھت پڑے۔ زمین حق ہوا جائے ابھڑ کر جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اللہ کو جھٹایا نہیں ہوا ہے کہ اس کے بھی کوئی پکا اور آسمان کی برجی قوائے کی منون اور اسی کے مود ہے۔ سب اس کے شکر میں ہیں۔ وہ ان کی محنتی جان ہے ہر ایک قیامت کے روز آخر کوئی طور پر اس کے پاس حاضر ہو گا۔ پھر جن بیتان لگانے والے کا فرد اس کو اللہ پاک دھمکا دیتا ہے کہ یہ ابن اور انبیاء میں نہیں بھی خلافت ہو جائیں گے۔ لیکن دنیا میں انھیں جو کچھ مل رہا ہے وہ ان کے لئے عذاب کا پیش نمونہ ہے اور ان کے لئے طعش ہے تاکہ چھت اور وہ ان کی امتحان عقل سے مستفیہ ہو جائیں پھر جو انھیں بدست عذاب سے مصداق ہو گا وہی پڑے گا۔ یہ انہا تو ان کے لئے چند روزوں کی راحت ہے۔ پھر عمار کی طرف لوٹنا ہو گا۔ وہیں ہم فیصلہ عذاب شدہ کا مزہ چکھا میں گے۔ یہ ان کے کتب و اہل اور ان کے سب سے ہو گا۔

وَأَنذَرْتَهُمْ نَارًا تُوقَدُ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يُقَوْمُ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَكَدِّ
كِبَرِيَّ بَابِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ وَأَجْهِدُوا أَمْرَكُمْ وَشَرَّكُمْ لَكُمْ لَيْكُنْ أَمْرُكُمْ
عَلَيْكُمْ غَنَةً لَّمْ أَقْضُوا إِلَيَّ وَلَا مُنْظَرُونَ ۚ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاءَ لَكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۚ
أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۚ فَكَذَّبُوهُ فَجَعَلْنَاهُ وَ
مَنْ مَعَهُ فِي الْقُلُوبِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ وَأَعْرَفْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ۝

اور آپ ان کو خون کا قطرہ چھ کر چائے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فریاد کی اسے یہ بتائی قوم ان کو خبردار کیا کہ ان کی طبیعت گرجا رہی ہے معلوم ہوتا ہے قوم کو قتل کا خطرہ ہے کہ قوم نے یہ بتا کر لوگوں کو بھاری دھج تھوڑی تھوڑی قتل کا باعث نہ ہونا چاہئے پھر یہ کہ ساتھ ساتھ کہ گزرا اور دھج کہ کھلت نہ دے۔ پھر بھی اگر تم اور ارض کی کئے جلا تو میں نے تم سے کوئی صلہ نہ دے گا میں اس صلہ کو صرف اظہار کی کئے دے اور دھج کو کھنکھایا ہے کہ میں اظہار کئے اور اس میں ہے۔ ہوں۔ ۳۰ دھج کو کہ جھلکے۔ ہے جس نام نے ان کو اور جو ان سے ساتھ کھنکھائی میں تھے ان کو نجات دی اور ان کو آباد کیا۔ چلوں نے واری تھوں کو جھلکائی تھوں کو خوف نہ دے۔ سو۔ چلے گئے ایسا انجام ہوا ان کو انوں کا اور اسے مانتے تھے۔

کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ مگر اسی کے علم کا، سوز ہو، اور پہلے میں ہی اسرارِ الہی ہیں۔ یہ نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہم انبیاء کے گرد گھومتے تھے کہ آپ سب کا ایک ہے اور انہیں جدا جدا ہیں یعنی ہم سب کا ایک ہے اور وہ آپ واحد کی عبادت ہے۔ چاہے سب کی شریعتیں مختلف ہوں۔ مگر فرمایا ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو اور ان کے دین پر چنے والوں کو بخشی میں، خواہ کون کون سے دین اور ان کو جو بھی پر کثرت، خلیفہ قرآن و اہل اور جنوں نے جو اسی باتوں کو جھڑپا تھا ان کو غرق کر دیا۔ دیکھو ان پر نصیبوں کا کیا ہوا؟ اُسے محمد ﷺ نے جو ان کو بھی ان کے سوا کسی نبیات دلی اور نہ مائے دلوں کو کبیر ہلاک کر دیا۔

لَقَدْ بَعَلْنَا مِنْ آدَمَ إِلَى نُوحٍ آلِهِ فِي مِائَةِ أَلْفٍ نَفْسٍ وَنَاوِلًا

لَقَدْ بَعَلْنَا مِنْ قَبْلُ لَكَ نَفْسًا عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ

مگر نوح کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا ہوا۔ ان سے بھی اس جھڑپ سے کہ ان میں سے جو دوسرے رسولوں کو بھی ان کی نبی قوموں کی طرف جاتے اور لاکھ اور سترے دے کر بھیجا لیکن وہ جس طرح تکذیب کر چکے تھے اسی پر قائم رہے اور سچے رسولوں کی تکذیب کے جھگڑے کرتے ہی آپ ان رسولوں پر بھی ایمان نہ لائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے کہ ہم ان کے دلوں اور نگاہوں سے کھینچے اور کھینچنے کی صلاحیت کو لٹا دیتے ہیں اور وہی سرکشوں کے دلوں پر ہر گز رہتے ہیں۔ یعنی جیسا کہ سچے انہوں نے تیسری کی تکذیب کی تھی تو ہم نے ان کے دلوں پر ہر گز رہی تھی۔ اسی طرح میں مگر ہوں کیا ہوئی کہ ان کے دلوں پر بھی ہر گز رہی چلا چلا جب تک وہ اور تکذیب کے دلوں سے رو پھوٹے ہوں گے جتنے نہ کریں گے۔ مطلب یہ کہ تکذیب پر عمل کرنے والی انہوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور جو رسولوں پر ایمان لائے انہیں عبادتِ عطا فرمائی۔ یہ نوح علیہ السلام کے بعد کے لوگوں کا ذکر ہے اور نہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے بعد کے لوگ تو اسلام پر قائم تھے لیکن بعد میں ان کے اندر عبادتِ عظام کا چلن آ کر پڑ گیا۔ اسی لئے تعالیٰ نے ان کی طرف نوح علیہ السلام کو بھیجا۔ اسی لئے تو قیامت کے روز اس میں نوح علیہ السلام کو کہیں گے کہ آپ پہلے ظہر میں نہ دیکھیں جیسے گئے ہیں رات میں جاسی سے روایت ہے کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان وہی صدیق زمری جیسا ہے سب سے بڑا اسلام پر قائم تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ نوح کے بعد کتنے ہی نے ہم نے تم کو دینے آیت نہ کر دیا کہ آدم علیہ السلام میں عرب کا دینا چاہیے جو خدا فراموش ﷺ کی تکذیب کر رہے تھے جب کہ سچے پیغمبروں کو جھلانے پر عذاب و نکال کا عذاب تھا انہوں نے اس قدر ذکر کیا ہے تو غرض کہ تکذیب رسول ﷺ پر غور کرنا چاہئے کہ وہ تو ان سے بھی بڑے عذاب کے مرتکب ہو رہے ہیں کہ یہ تو خود تم انبیاء ﷺ ہیں مگر ان کوئی نبی آئے گا کہ نہیں بدایت کا کوئی دوسرا ہوئے گا۔

لَقَدْ بَعَلْنَا مِنْ آدَمَ إِلَى نُوحٍ آلِهِ فِي مِائَةِ أَلْفٍ نَفْسٍ وَنَاوِلًا

لَقَدْ بَعَلْنَا مِنْ قَبْلُ لَكَ نَفْسًا عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ

لَقَدْ بَعَلْنَا مِنْ قَبْلُ لَكَ نَفْسًا عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ

﴿عَلَّا تَكُنْ مِنَ الْغَالِبِينَ﴾ اے اللہ! ہمارے دلوں کو محفوظ رکھنا اور ہمیں ہار سے محفوظ رکھنا۔

﴿وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ اے اللہ! تو ہمارے اعمال کا بخوبی علم رکھتا ہے۔

ترجمہ: دلوں کی عقلی بات کہ اللہ سے ہمسائیگی کی خوشخبری کہ اللہ فرورد ہاں لیتا ہے۔ وہ عمل صحیح رہے گا اور ہمارے اعمال میں یوم قیامت کے لئے محفوظ رہے گا اور جلدی سزا دی گئی تو دنیاوی سزا سے دنی جانے گی۔

اس زمانہ جاہلیت کے شاعر نے بھی دجرا صانع کا اعتراف کیا ہے اور یہ بھی کہ وہ جزایات سے بھی واقف ہے سجاد ہے چرا ہے ہمارے اعمال ہیں یوم قیامت ہے کہتے ہیں کہ کسی شرک نے ہی ہمارے لئے سے جاتے وقت و قیامت سوز لیا اور سر آہٹ کیا تو اللہ تعالیٰ یہ آیت اہدیٰ۔ لیکن اس بات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا زیادہ دینی ہے۔ یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے چھٹنا چاہتے ہیں کیونکہ اس کے بعد ہی آتا ہے ﴿وَالَا حِمْزٌ يَنْصَحُونَ رَبَّهُمْ﴾۔ اے اللہ! اس لئے ﴿وَالَا يَنْفَعُهُمْ قُلُوبُهُمْ خَلَعُوا عَنْهُمْ﴾ پڑھا ہے اس کے معنی بھی قریب قریب یہ ہیں۔

﴿وَالْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا ہوا اس پر ختم ہوا

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ لَعَلِّي إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تُجْعِلُونَ

یا ایہ لوگو! کیا تم کہتے ہو کہ میں نے اسے کھوڑا ہے۔ تو میں اسے تو میرا کھوڑا نہیں کرتا اور میں اپنے کھوڑا کرنے سے قاصر ہوں۔

ترجمہ

یہودیوں کی کامیابی کے لیے اللہ کی عہد شکنی کے لیے ہے۔ نہ اللہ اپنے انجیل میں مصلحت سے فرماتا ہے کہ یہ کھوڑا تو میری قزاقی کے ذریعہ کھوڑا گیا، عوام کے لیے تو آپ کے انجیل کے قزاقی کے ذریعہ کھوڑا گیا ہے جس پر تمہاری کتاب ان مذاہب کے پیروں کی بات ہے۔

وَأُوحِيَ إِلَيَّ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۖ وَاصْبِرْ لِقَوْلِ الْفُلْكِ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۖ وَبِصْنَعِ الْفُلْكِ وَكِتَابِهِ وَمَا عَلَّمْنَاهُ مِنْ قَوْمِهِ سِخْرًا وَمِنَهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنِّي فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخَيِّبُهُ وَيُعَذِّبُ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ۖ

نوح کی طرف سے بھی میری طرف سے بھی ہے۔ اس لیے کہ میں نے اسے کھوڑا ہے۔ تو میں اسے کھوڑا نہیں کرتا اور میں اپنے کھوڑا کرنے سے قاصر ہوں۔

اللہ کا کشتی تیار کرنا اور کافروں کا بھیجنا۔ قوم دانیہ میں خداوند نے عذابوں کی پوری پوری کتاب لے کر آئی۔

وَالْوَاهِدُ رَجُلًا بَيْنَهُ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي الْهَيْئَةِ عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ بِكَ بِهَذَا
مِنْكُمْ ۖ إِنْ تَقُولُ إِلَّا عَرَبُكَ بَعْضُ الْهَيْئَةِ سَوْءٌ قَالَ إِنْ أَتَيْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَالْأَيُّ بَرٍّ مِنْهَا أَشْرَ كُنْ لِلَّهِ مِنْ دُونِهِ فَكَيْدٌ وَفِي جَمِيعِهَا لَعْنٌ لَا تُنْظَرُونَ ۖ إِنْ تَوَلَّوْا
كَانَتْ عَلَى الشِّرْكِ نَارٌ وَرَبُّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِذَاتِ صِيَةٍ إِنْ رَأَى عَلَى صِرَاطٍ

الحمد لله

وہ کہتے تھے کہ عداوت ہماری ہے نہ کوئی، اعلیٰ درجہ کا دشمنی درہم صرف تھی۔ تجھے سے اپنے مہموروں کو بھڑا دے والے نہیں اور نہ تو مجھ کو اپنا نشان لگے والے ہیں۔ بلکہ ہم دشمنی کچھ ہیں کہ تو جو ہے کسی مجھ سے کہ تجھے میں سمجھا ہے اس لئے وہ بڑا کہش اور کولو کہ کاہنوں اور قلم بھی مہموروں میں تو کھانے میں تو کھانے میں ہے۔ اور میں نہیں فائدہ کا شریک ہوں۔ اور یہ کہ تم سب ملو۔ اے اے میں بھی وہی کہ دوں مجھے بالکل فی اہلیت مگر نہ اور میرا اور نہ صرف اتنا غصہ ہی ہے بلکہ اور غصہ ہے ہر ایک، یہ سچے گلے ہیں، اور میرے اور میں سب کی ہر ایک ان تمام نے ان کے یہ بھڑکا کر سب اہل کچھ لارہ ہے۔

[illegible]

وفاجر کے ہزاروں کے قہقہے میں ہمارا اپنی طبیعت میں ہیں۔ کوئی نہیں جو اس کے عکس سے اپنی ہی دنیا بنی ہو۔ جسکے سر پر ظالم نہیں جو تھوڑے سے مسخروں پر ہے۔ اور کچھ دانت ہے۔ یہ دلوں کی چوڑیاں اس کے ہاتھوں میں ہیں۔ سو میں جو انہی سے آگے زیادہ مہربان ہے جو میری اپنی آپ کی حوالہ دہائی ہے۔ اور کہیں ہے اس کے کمرہ کی کوئی حد نہیں اس کے ہاتھوں کو ملے سب جانتے ہیں وہ۔ وہ انہی سے ہو جاتے ہیں۔

[illegible]

وَيَقُومُوا أَفْوَاجًا ۚ وَلِذَٰلِكَ فَتَنَّا الْفَالِقِينَ ۚ وَلَا تَجْعَلُوا لِكُلِّ شَيْءٍ مِّمَّا هُمْ وَلَا تَعْمَلُوا فِي
بَعِثْتُ اللَّهُ خَيْرَ كَلِمَةٍ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ هَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ

(v) حفظ

وَإِنَّا لَنُوفِّئُكُمْ نَصِيحَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۖ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۚ وَإِن كَلَامَ الْيَوْقِينِ لَمْ رَبِّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّا بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۚ

جو اللہ کے فضل و کرم سے دنیا پر جمائے گئے تھے، ان کے ساتھ قلب حاصل کر لیا تاکہ اس میں سے لیا جھیلہ الحسنہ

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَیْسَ یُزِجُہُمُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاَعْبُدُوْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْہِ وَاٰیٰتُہٗ یُغَآفِلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

مَا رَزٰکَ یَغَآفِلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

زکویں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ تمام کاموں کا راز بھی اسی کی جانب ہے۔ جس لیے اسی کی عبادت کر لی جائے اور اسی پر محروسہ رہا جائے۔ تم کو یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے غفرت فرمائی۔

آپس میں دینی کے سب غیب پر اطلاع رکھنے والے صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ اسی کی سب کو عبادت کرنی چاہئے اور اسی پر محروسہ کرنا چاہئے۔ جو بھی اسی پر محروسہ نہ رہے گا اس کے لئے کافی ہے۔ معرفت غیب فرماتے ہیں کہ قرأت کا فائدہ بھی انہیں نہیں آتا۔ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کو معرفت کی کئی کئی قسمیں فرمائی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سوره کی تفسیر ختم ہوئی

تفسیر سورہ یوسف

اس سورت کی تعلیمات میں ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ اپنے بھائیوں کو سورج منہ دکھاؤ کہ مسلمان اسے چمکے پائے اپنے گھر والوں کو دکھائے۔ بالکل باقیہ کو گونا گوں دکھائے اس پر اللہ تعالیٰ عکس کرے۔ سورت آسمان کرتا ہے اور اسے اپنی قوت عظمیٰ ہے کہ وہ کسی مسلمان سے مدد نہ کرے۔ انہیں اس کی مدد بہت سی ضرورت ہے۔ اس کا ایک حوالہ ابن عمر کر رہے ہیں۔ لیکن اس کی بھی قسم سنیں۔ مگر ہیں تمام نبی کی کتاب لاکھ لاکھ ہیں۔ یہ سب یہود کے فیکہ تروہنے یہ سورت ہی تو وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے ہاں بھی یہ اللہ ہی طرف سے یہ تھا۔ یہ روایت بھی کہ ابو صاریہ سے اس کی معرفت یہ حدیث بن جابر سے ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ اِنَّا نَحْنُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲﴾

الرَّحْمٰنُ اِلَیْكَ الْکِتٰبُ الْمُبِیْنُ ﴿۳﴾ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

تَقْضِیٰ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْفَصْلِ مِمَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۚ وَ اِنْ کُنْتَ مِنْ

قَبْلِہٗ لَمَنِ الْعٰقِلِیْنَ ﴿۵﴾

سورہ یوسف کے شروع ہونے کے بعد

یہ سورہ یوسف کی آیتیں ہیں۔ آپس میں قرآن اور قرآن ہے کہ تم کو خود بخود آگے آئے۔ اس کے بعد یوسف بیان کرتے ہیں۔ نبی صاحب قرآن کو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پیچھے نہیں آئے۔

سورہ یوسف کی تفسیر کے شروع میں سورہ یوسف کی بحث ہو رہی ہے۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی یہ آیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ

ہوئی اور غیب صاف ہیں، ہم جیوں کی حقیقت کھول رہی ہیں۔ یہاں پر ﴿بَلَّغْ﴾ کے معنی میں ہے ﴿مبلغ﴾ کے معنی ہیں کہ وہی زبان
 حمایت کا عمل اور مقصد اور پہلی طرف واضح اور بے دلی اور دوست و نہایت والہ ہے کہ نے یہ کیا اور کتاب اس بہترین زبان میں اعلیٰ تر
 رسول پر فرشتوں کے مراد فرشتے کی سفارت میں تمام روئے زمین کے بہتر تمام میں اعلیٰ تر وقت میں ہزاروں جو کہ ہر ہر طرف
 کمال کو پہنچی تاکہ ہر طرف سے ہر طرف سے جان و نام بہترین قصہ بیان فرماتے ہیں۔ ﴿مَنْ﴾ نے عرض کیا کہ حضور اور کوئی واقعہ بیان
 فرماتے اس پر یہ آیت اتری اور روایت میں ہے کہ ایک روز نے ایک قرآن گرا ہوا ہوا آیا اور آپ ﷺ صحابہ کے سامنے حالات
 فرماتے رہے پھر انہوں نے کیا حضور اور کوئی واقعہ بھی بیان نہ پایا اور اس پر یہ آیت اتری۔ پھر کچھ وقت کے بعد کہ کاش کہ آپ کو کیا بات
 بیان فرماتے اس پر آیت ﴿وَاللَّهُ قَوْلُ أَحْسَنَ الْفَعْلِينَ﴾ اتری اور بات جان ہوئی۔ دوشی تمام کی ایک ہی عیب دیکھ کر سمجھنے سے کہ کیا
 رسول اللہ ﷺ سے اوپر کیا اور قرآن سے نیچے کی کوئی چیز ہوئی تھی واقعہ۔ اس پر یہ آیت اتری۔ پھر انہوں نے حدیث کی خواہش کی اس پر
 آیت ﴿وَاللَّهُ قَوْلُ﴾ اتری اور جس قصہ کے ارادے پر بہترین قصہ اور بات کے ارادے پر بہترین قصہ اور بات کے ارادے پر بہترین قصہ اور بات کے
 کی تحریف ہو۔ علی ہے اور یہ کہ قرآن ہے کہ یہ قرآن اور سب کہہ دیا ہے یہ ہذا کہ ہے والہ ہے حساب ہے کہ ہم سند احمد کی اس حدیث کو
 بھی بیان کر دیں جس میں ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ کو کسی اہل کتب سے ایک کتاب دکھائی گئی تھی اسے لے کر آپ حاضر حضور
 ﷺ ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اسے سامنے تھے۔ آپ ﷺ سخت غصہ کیا کہ ہو گئے اور فرماتے گئے سے خطاب کے لئے کیا تم اس
 میں مشغول ہو کر ایک جگہ چلے جاؤ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس کو نہ دیتا دیکھو اور اٹھ کر آؤ اس میں
 سب سے کوئی بات نہ پوچھ سکتے ہیں کہ کوئی صحیح جواب دیں اور تم سے بھلا اور ہو سکتا ہے کہ وہ غلط جواب دیں اور تم سے اس کا کچھ نہ سنا
 غلطی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ان خود حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نہ دے دیتے تو انہیں بھی بڑھیری تاجدار کی کے
 کوئی چاروں قادر اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ ﷺ سے کہا کہ عورتیہ قبیلہ کے میرے ایک دوست نے قدرت
 میں سے چند باتیں انہیں بھی کہہ دیا ہیں تو کیا میں انہیں آپ ﷺ کو سناؤں؟ آپ ﷺ کا چہرہ خیر ہوا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا
 کہ اسے عرا کیا تم حضور ﷺ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے ہیں حضرت علیؓ کی نگاہ پر آپ کو آپ کہنے لگے ہم اللہ کے رب سے پوچھ رہے ہیں
 دیں ہوئے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہوئے پر ال سے وضاحت ہیں۔ تب آپ ﷺ کے چہرے سے حضور اور اور اور فرمایاں داشت ہوئے کہ قسم
 جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں خود (حضرت) موسیٰ سے پوچھ رہے ہو تو مجھے مجوز کر سکیں ایسا میں نہ ہونے تو تم سب سر ہ
 ہو جاتے۔ اس میں سے میرا احمد تم اور انہوں میں سے سب احمد میں ہوں۔ ابو بکرؓ میں ہے کہ سون کا ہے والا قبیلہ عبد القیس کا ایک
 شخص جناب فاروق معظمؓ کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا تھا ہے؟ اس نے کہا میں پوچھتا ہوں میں تم سے اس نے
 کہا کہ آپ کے ہاتھ میں جو خوش قسمت ہے اس نے کہا کہ یہ ابو سنن میرا کیا قصہ ہے؟ آپ نے فرمایا چاہیں تاکا ہوں۔ پھر اس کا
 اور حسن انہیں پوچھا کہ اس سورت کی آیتیں ﴿الْحَنِيفِيْنَ﴾ کا تہہ پر میں نے نہیں سنا یہ انہیں کی HF نے کہا کہ میں سنا ہے اس نے
 نے پوچھا کہ امیر المومنین امیر الکاظم ہے؟ آپ نے فرمایا انہوں نے انیل کی کتاب لکھی ہے اس نے کہا پھر آپ نے فرمایا میں نے کوئی
 ہوں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ترجمانی اور حیدر روئے سے اسے ہر گل طراوت اور راز قیام کے بعد سے اسے خواہ چاہا کہ اس کو چاہا کہ
 میں نے اس کے خلاف تاکہ تو نے آپ سے پوچھا کہ میں کوئی حدیث دیکھتی سخت سزا کران تاکہ میرے ہوتے

پو فرمایا میں ہا ایک بات سنا چاہتا ہے یا کہ اہل کتاب کی ایک کتاب لکھی پھر اسے چہرے میں لے دے حضور علیہ السلام
 نے یہی کیا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ میں نے کہا ایک کتاب ہے کہ ہم شمس جہاں گاہے اس پر آپ اس
 اندر دیکھائی ہوئے کہ میری وجہ سے آپ نے نہ فرمایا نہ کوئی پھر حدیث کی کوئی کتاب لکھی گئی ہے اس کے بعد اس وقت انہوں نے

یوسف کی تلاش کے لئے جوئے خوب چون کر کے تعمیر طلبہ کی تھی

قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِ إِلَّا نَبَأَكُمَا بِوَيْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا
عَلَيْكُم بِرَبِّ لَئِنْ تَرَكْتُمُ مِلَّةَ قَوْمِهِ لَأَيُّ مُمْنُونٍ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ
كَفَرُونَ ۝ وَأَتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي ابْرِهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ
شُرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنْ أَكْثَرُ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

یوسف نے کہا تمہیں دو کھانا دیاجاتا ہے اس کے بعد پاس پہنچے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعمیر بخلاؤں گا یہ اس علم کی بات ہے جو میرے
رب نے سکھایا ہے میں نے دنیا کو لوگ کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اپنے پروردگار سے کہتے ہو اور ان کے لئے وہی دین ہے
ہو ان میں ایمان اور یقین ہے کہ ان کا یسوع مسیح نہیں کہ جہانہ توفیق کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں ہم پروردگار ہم کو گویا یہ
اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے لیکن آدم کو تکبیر کا شکر کی کرتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے دونوں قیدی ساتھیوں کو تسکین دیتے ہیں کہ میں تمہارے خوب کی صحیح تعمیر دیتا ہوں اور اس
کے بنانے میں مجھے کوئی غلہ نہیں اس کی تعمیر کے واقع ہونے سے پہلے ہی میں تمہیں وہ بخلاؤں گا۔ حضرت یوسف کے اس فرمان اور اس
وعدہ سے تو ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف نے قیدی میں تھے کھانے کے وقت کو کھانا دیا جاتا تھا اور ایک دوسرے سے مل سکتے
تھے اس لئے آپ نے ان سے یہ وعدہ کیا۔ ہر ممکن ہے کہ اللہ کی طرف سے عورتی عورتی کر کے دونوں خوب کی پوری تعمیر بتائی گئی ہو۔
ایک ہی اس سے یہ اثر ہو رہی ہے کہ بہت غریب ہے پھر فرماتے ہیں مجھے یہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے
ان کا فرد کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ کا نہیں ہے آخرت کو برحق جانیں میں نے اللہ کے پیغمبروں کے سچے ایمان کو دیکھ لیا ہے اور اسی کی
پہچان کرتی کہ ان خود میرے باپ کا مذہب کے وحشی تھے۔ انہی ایمان چھوڑ دیا۔ ایمان اسلام بنی فروع جو ابھی۔ اور امت پر اللہ صحت سے
پڑے۔ امت کا بھی دے اللہ کے رسول کی اتباع کو لازم پکڑے مگر انہوں کی۔ اس سے نہ بھیجے اللہ بڑا پاک و تعالیٰ اس کے دل کو پرورد
اور اس کے سینے کو صمد کر دیتا ہے جسے ظہار ظہار کی دولت سے لالہ کر دیتا ہے جسے بھلائی میں لوگوں کا پیشوا کر دیتا ہے اور جو کچھ اللہ کی
طرف سے تار جاتا ہے ہم جب کہ وہ اس سے کھلا ہے جسے توحید کی کھو دیتے جسے شریک کی برائی دیتے جسے بھلائی میں کسی سے بات نہ بد دیتی
ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ اور کسی کو بھی شریک کر لیں یہ توحید اور چاروں اور یہ اللہ کی وحدانیت کی گواہی یہ خدائے کائنات ہے جس میں ہم سب
نہیں بلکہ اللہ کی اور مخلوق بھی شان ہے نہیں ہمیں یہ برتری ہے کہ ہماری جانب رہو است اللہ کی ہی آئی اور لوگوں کو ہم نے یہ دینی پہنچائی
لیکن کٹر لوگ کا شکر کی کرتے ہیں اللہ کی اس برتری سے کہ ہماری جانب رہو است اللہ کی ہی آئی اور لوگوں کو ہم نے یہ دینی پہنچائی
نہیں اس لئے کہ اللہ کی قدرت سے ہر کفر کرتے ہیں اور خودی چھوڑ نہیں کے ہمارے شریک کے مگر میں اپنی جہت بناتے ہیں۔ حضرت یوسف
جس کو لوگ کا شکر کی کرتے ہیں اور فرماتے جو جات میں ہمیں اس سے میل کرتے کو جو ہوں اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ ہمیں
یہ دیکھو حضرت یوسف کے بارے میں فرمایا کہ سننا ہے یا ہم عہ۔ اسلام اسحق اور یعقوب کے دین کی ہی تھی۔

يُصَاحِبِي النَّجَسِ أَزْيَبُ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَتَيِّمُوها أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِها مِنْ
سُلْطَانٍ إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَدِيمُ
وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾

علیہ السلام) جو قیہ خانے میں ہیں ان کے پاس جہاں اور ان سے دریافت کر آؤں۔ سب نے اسے منظور کیا اور اسے اللہ کے محکم نبی و سلف کے پاس بھیجا۔ (ملاحظہ ہو) کہ دوسری قرأت اسٹ بھی ہے اس کے معنی بھول کے ہیں یعنی بھول جانے کے بعد اسے حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمان یاد آیا۔ وہ ہر اسے اجازت لکھ کر یہ قیہ خانے پہنچ کر اللہ کا نبی انہی نبی انہی نبی علیہم السلام سے کہا کہ اسے قرب سے یوسف (علیہ السلام) پر مشورہ اس طرح کا ایک خواب دیکھا ہے اسے تعبیر کا شوق ہے تمام رہا ہوا ہے۔ سب کی کانچیں لگی ہوئی ہیں آپ مجھے تعبیر بتادیں تو میں جا کر انہیں سنوں اور سب معلوم کر لیں آپ نے تو اسے کوئی علامت کی کہ خواب تک مجھے بھولے رہا یا ہوا میرے کہنے کے تو نے آج تک ہر مشورہ سے میرا کر بھی نہ کیا نہ اس کی درخواست کی کہ مجھے خیال خانے سے آزاد کیا جائے بلکہ بغیر کسی تھنا کے اکلہار کے بغیر کسی الزام کے دینے کے خواب کی پوری تعبیر بتادی اور ساتھ ہی یہ خبر بھی بتادی۔ فرمایا کہ سات فریہ گویوں سے مراد یہ ہے کہ سات سال تک برابر عاصت کے مطابق ہارٹش ہر حق رہے گی کہ خواب نہ سہائی ہو گی بلکہ کعبیت باغات خواب چھلیں گے یعنی ہر سات بڑی باتوں سے ہے۔ گامیں خلی عیالوں میں پھرتے ہیں۔ ان سے زمین پر کھینچی جاتی ہے۔ اب ترکیب بھی بتادی کہ ان سات برسوں میں جو لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ کے مطابق جو خیرے کے معنی کر لیا اور رکھا بھی باتوں اور خوش حسیت تاکہ سڑت گئے نہیں خراب نہ ہو جائی کھانے کی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لینا لیکن خیال رہے کہ ذرا سا بھی زیادہ نہ لیا جائے صرف عاصت کے مطابق ہی نکالا جائے ان سات برسوں کے گزرتے ہی اب جو قلعہ سامان شروع ہوں گی وہ ہر سات سال تک متواتر رہیں گی نہ ہارٹش رہے گی نہ پیدا اور ہوئی۔ یہیں مراد سے سات دہائی گاموں سے اور سات خشک خوشوں سے کہ ان سات برسوں میں دو جمع شدہ خیرہ و تم کھاتے پیتے ہو گئے۔ ہر رکھن میں کوئی قلعہ کھینچ نہ ہو گی دو جمع کروہ خیرہ و عی کام آئے گئے۔ خزانے ہو گئے لیکن یہ وہ کہہ بھی نہ ہو گی۔ آپ نے خواب کی پوری تعبیر دے کر ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی بتادی کہ ان سات خشک سالوں کے بعد جو سال آئے گا وہ بڑی برکتوں والا ہو گا خواب ہر شمس نہ سہائی کی خوب نلے اور کھیتیں ہوں گی۔ یہی خیال ہو جائیگی اور کھیتی اور ہو جائے گی اور لوگ سب ملاتہ زمین اور غیرہ کا جمل نکالیں گے اور حسب عادت انکو کا شیرہ و خجور میں گے جانوروں کے چھن ۱۱۱۱ھ سے لبریز ہو جائیں گے کہ خواب ۱۱۱۱ھ نکالیں اور چھن۔

وَقَالَ لِلْمَلِكِ انْتَوَيْ بِهٖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ اِلَى سَرِيكَ فَسَلِّهٖ
مَا بَالُ الْيَتَامَى الَّذِي تَقْطَعْنَ اَيْدِيَهُمْ اِنْ رِئِيَ بِكَ يَدٌ مِنْ عَلِيمٍ ۖ قَالَ
مَا خُطْبُكُمْ اِذَا رَاوْذُثْنُ يُوسَعُ عَنْ نَفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
مِنْ سُوْءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ الشَّنْ حَضَحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوْذُثْنُ عَنْ
نَفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۚ ذٰلِكَ لَعَلَّمْنَا اَنَّهُ لَمْ اُخْنَهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْاٰثِمِيْنَ ۝

ہاں! کہنے کا یہ سلف کو میرے پاس لاؤ جب کہ اس سلف کے پاس پہنچا تو اس نے کہا یہ وہ مشہور
 شخص ہے جو اس سے بڑھ کر ان عورتوں کا جتنی
 وقت کہتا ہے، ہندوؤں نے اسے اپنے ساتھ آپ کا کٹ لے کر اس کے چلنے کو بھیج دیا اور وہ
 وہاں پہنچا کہ وہ سلف کو اس کی بی بی کے پاس لے گیا اور وہاں اس نے سلف کو اس کے چلنے میں کوئی برائی

[illegible][illegible]

100

نزلہ